. o.r
750

A. or. 2750

A. Or.
2750

A. or. 2750

Answer

جو کوئي شخص مدعي کي مانند خوفِ خدا و الفتِ
راستي کو چھوڑ کر فقط بحث کے طول دینے کے لئے
لکھیگا، تو ہم اُس کے جواب میں ایک حرف بھي نہ
لکھینگے * اور ظاھر ھی، کہ وہ مصنف اصلا طالبِ حق
نہیں؛ کیونکہ اپنے رسالے کے ایک صفحہ پر لکھتا ھی، کہ
روح القدس محمد سے مراد ھی؛ اور دوسري جگہہ غفلت
کے گرداب میں گرکے لکھتا ھی، کہ روح وملک ایک
معنے میں ھیں، یعنے فرشتے سے مراد ھی * سوائے اِس
کے اُس نے کلامِ الٰھي کي کمالِ زبردستي و تحکم سے
نہایت غیر واجب تفسیر کي ھی، تا کہ اپني علتِ غائي،
یعنے رسالتِ محمد کو ثابت کرے؛ اور بلکہ اُس نے اِسي
ارادے سے خدا کے کلام کو بدل ڈالا، اور مسیحیوں پر بہت
سے بہتان لگائے * اب یہہ سب ظاھر و روشن ھوا؛ سو وہ یا
اور شخص اِسي طرح ایک دوسرا رسالہ لکھے، تو کیا ھم
اپنے بیش قیمت اوقات کو اُس کے واھیات کے جواب میں
بسر کرینگے؟ ھرگز نہیں * منصف مزاجوں کے واسطے یہہ،
کہ جو لکھا گیا ھی، بہت کافي ھوگا؛ اور وے لوگ، جو
کہ خدا دوست نہیں، اُن کے واسطے اگر ھزارھا دلایلِ معقول
لکھیں، اور اُن کو لاجواب کریں، تو بھي قایل نہ ھونگے *

تمام شد

Bayerische
Staatsbibliothek
München

که جو آگ و گندھک سے روشن ھی، به طفیل خداوند عیسی مسیح کے بچاوے! آمین *

اب جاننا چاھئے، که ھم نے مدعي کے رسالے کو مطالعه کرکے اُس کي حجتوں کا بالکل جواب لکھا؛ اور سبب اُس جواب لکھنے کا یہه تھا، که اُس کي تصنیف میں کچھه حجتیں تازه ھوں؟ ھرگز نہیں! بلکه مسلمان یہي حجتیں قدیم سے کرتے آئے ھیں؛ اور اُن حجتوں کے جواب معقول ھزارھا مرقوم ھوئے ھیں؛ تو بھي محمدي اکثر اپني چشم، إنصاف کو بند کرکے، اور اُن جوابات، لاردّ کو غور نه کرکے وھي حجتیں، که جو منصفوں اور خدا پرستوں کے روبرو ضعیف محض ھیں، پیش لاتے ھیں؛ چنانچه مصنف، خلاصه، صولة الضیغم نے اُنھیں کو جمع کرکے اپنے رسالے میں تحریر کیا * اور إس لئے، که تمام محمدي اُس تصنیف کو بہت معقول ولا جواب سمجھتے ھیں، سو إس مصنف نے مناسب جانا، که اُس مجموعے کا جواب بالکل و سراسر لکھے، تا که سب آدمیوں پر ظاھر و اشکار ھو، که محمدي محض راه، بغض و تعصب کے عیسائیوں پر تہمت، بے بنیاد لگاتے ھیں؛ فقط *

پس، اگر کوئي فضلاے إسلام سے چاھے، که اُس کا جواب از راه، صداقت و سچائي کے مرقوم کرے، تو إنشاءالله تعالی اُس کا جواب بھي لکھا جائیگا * لیکن

کو منسوخ کرکے محمد نے کہا، کہ بہشت میں داخل
ہونا دل کي پاکیزگي پر موقوف نہیں؛ مگر جو کوئي،
مجھہ کو قبول کرے، اور خصوصاوہ، جو کہ میرے حکم سے
جہاد کرے، وہ بہشت میں میراث پاویگا * اوروہ میراث
کیا ہی؟ کہ جو گھوڑوں کو پیار کرتے ہیں، وہاں گھوڑے
پاوینگے؛ اور جو کہ کھیتي میں خوش ہیں، اُنھیں کھیت
ملیگا، وغیرہ، وغیرہ * اور اُن سبھوں میں سے ایک ایک
کو ستر جورواں، اور ایسي طاقت، کہ ایک ہي دم میں
اُن سبھوں کے ساتھہ ہمبستر ہووے؛ بس * محمد اگر
اپنے شاگردوں کو ایسے وعدے نہ دیتا، تو وے سب
اُس کي رسالت کو قبول نہ کرکے اُس کے حکم سے جہاد
نہ کرتے * اِن باتوں سے کچھہ تعجب نہیں، کہ اُس نے
اِنجیلِ مقدس کو منسوخ کیا ہو؛ کیونکہ تمام بندۂ دنیا،
جو کہ شہوت پرست ہیں، ایسے ہي کرتے، اور یوں ہي
ارادہ رکھتے ہیں * لیکن اُن سبھوں پر افسوس! کس لئے، کہ
اُن کا یہي آنجام ہی، کہ وے بالاجماع خدا کے غضب
میں پڑینگے؛ یعنے، اُس جھیل میں، جو کہ آگ اور
گندھک سے جلتي ہی، ہمیشہ تک اپنے کاموں کا
بدلا پاوینگے *

اللہ مہربان تمام بندوں کو اپني کمال مہرباني
و خداوندي سے اُس راہِ بد سے بچا کر اُس جھیل سے،

به سبب اپني نفساني خواهشوں کے اُسے پسند نه آئیں؛ اِس لئے اُس نے اُسے منسوخ کیا؛ تا که اُس کي نفساني خواهشوں پر کچهه ممانعت نه هو* مثلاً اِنجیل کے مطابق ایک بیبي رکهنا روا هی؛ لیکن محمد ایک بیبي پر کفایت نه کرکے اور جوروؤں کي خواهش رکهتا تها؛ سو اپني خواهش جسماني کے پورا کرنے کے لئے اِنجیل کو منسوخ کیا * پهر اِنجیل کے مطابق دوسرے کي جورو لینا منع هی؛ پر جب محمد نے دیکها، که زید کي جورو بهت خوب صورت هی، تو زینب کو اپنے نکاح میں لایا؛ اِس لئے ضرور هوا، که اِنجیل مقدس کو منسوخ کرے؛ کیونکه اُس میں فاعل ایسے کام کا دوزخي هی * پهر اِنجیل میں حکم هی، که اپني قسم کو قایم رکهو؛ پهر محمد اپني قسم کو توڑ کر اپني لونڈي مریم سے همبستر هوا؛ سو اگر اِنجیل کو منسوخ نه کرتا، تو خود بخود اپنے کو دوزخي ٹهراتا *

تیسرے یهه، که لوگوں کو جسماني خوشیوں کي اُمید دلا کے اپني خدمت میں کهینچ لاوے؛ مثلاً اِنجیل کے مطابق بهشت وه مقام هی، که جس میں فقط روحاني خوشیاں حاصل هیں، اور کوئي آدمي بغیر اِیمان لائے خداوند عیسیٰ مسیح پر، اور بے دل کي پاکیزگي کے اُس میں داخل نهیں هو سکتا * پر اُس

جو کہ روح اور حقیقت کے ساتھہ تھے ، جسے مسیح نے نئے عہد میں ، یعنے انجیل میں ، مقرر کیا ھی * اب بخوبی ظاھر ھوا ، کہ انجیل پرانے عہد کی کتابوں کو منسوخ نہیں کرتی ، بلکہ پورا کرتی ھی * اِسی طور پر جو چیزیں ، کہ پورانے عہد کی کتابوں میں ظاھر تھیں ، اب نئے عہد کی باطنی سے بدل گئیں ؛ اور جو چیزیں ، کہ وھاں نمونہ کی طرح دیکھی جاتی تھیں ، یہاں حقیقتا دیکھنے میں آتی ھیں ؛ اور جن کا شروع و تدبیر مقرر وھاں ھوا ، اِس جگہہ پوری ھوئیں ؛ اِس واسطے ، کہ جس وقت یہود ایسا خیال کرتے تھے ، کہ گویا عیسیٰ توریت کے اُلٹ پلٹ و منسوخ کرنے کا اِرادہ رکھتا ھی ، وہ آپ فرماتا تھا ، خیال مت کرو ، کہ میں توریت اور نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے کو آیا ھوں ؛ میں منسوخ کرنے کو نہیں ، بلکہ پورا کرنے کو آیا ھوں * دیکھو متی کے ۵ باب ۱۷ و ۱۸ آیت میں مذکور ھی * قطع نظر اِن سب باتوں سے اب سوال کرنا لازم ھی ، کہ محمد نے کس لئے یہہ دعوےٰ کیا ، کہ توریت و انجیل منسوخ ھوئیں * میرے نزدیک اُس کے تین سبب ھیں * اول یہہ ، کہ جب اُس کی باتیں توریت و انجیل سے موافق نہ ھوئیں ، تو اپنے بچاؤ کے لئے اِس حیلہ کو درمیان میں لایا * اور دویم یہہ ، کہ انجیل کی باطنی طہارت و پرھیزگاری

هی ؛ کیونکہ اُس شخص کو، جو کہ اُس پر حقیقت
میں ایمان لایا، خدا سے ایسی قوت حاصل ہوتی ہی،
کہ اپنے نفس کی خواہشوں سے لڑنے اور زیر کرنے کی
طاقت رکھتا ہی، اور خداوند کے اِرادے کے موافق
بھی چل سکتا ہی * اور اِنجیل میں خدا کی قوم،
یعنے روحانی اِسرائیل کا نشان یہی ہی، کہ نفس کی
خواہش کاٹ ڈالے * پس، اِس صورت میں ظاہر کا
ختنہ کچھہ ضرور نہیں ؛ کسی سبب سے، کہ اب دل
میں روحانی بھی طور پر کرنے میں آتا ہی ؛ جیسا کہ
خطِ رومیوں کے ۲ باب ۲۸ و ۲۹ آیت میں ہی، کہ
وہ یہودی نہیں ہی، جو صرف ظاہر میں یہودی ہی ؛
اور وہ مختونی نہیں، جو صرف ظاہر جسم میں سے ہی ؛
بلکہ وہ یہودی ہی، جو باطن میں ہی ؛ اور وہ سچی
مختونی دل کی، جو روح میں ہی، حرف سے نہیں،
جس کی تعریف نہ آدمیوں سے، بلکہ خدا سے ہی * اور
کلسیون کے ۲ باب ۱۱ آیت میں مذکور ہی، اُس میں
تم بنا ہاتھہ کے ختنہ سے، یعنے مسیحی ختنہ سے، جو
جسم کے گناہوں کے بدن کا اُتارنا ہی، مختون ہوئے ہو *
الغرض اب ہم ایسے نمونے اور زیادہ لکھہ سکتے ہیں،
اور معلوم بھی کرا سکتے ہیں، کہ پرانے عہد کی عبادت
کے سب آداب اُس عبادت کے نمونہ اور تدبیر ہیں،

ھی ، آؤ ، ھم اپنے دلوں کو بري تميز سے پاک کريں ، اور بدن کو صاف پاني سے دھولا کے سچے دل اور پورے ايمان سے نزديک جاويں ، اور اُميد کے قرار کو بيشک تھاميں ؛ کيونکہ جس نے وعدہ کيا ھی ، صادق القول ھی * اور طيطس کے مکتوب کے ۳ باب ۵ آيت ميں ذکر ھی ، اُس نے ھم کو بچايا ، نہ صداقت کے کاموں کے سبب ، جو ھم نے کئے ، بلکہ اپنے رحم کے سبب ، نئے جنم کے غسل اور روح القدس کے نيا کرنے کے وسيلے ، جسے اُس نے ھمارے بچانيوالے عيسيٰ مسيح کي معرفت ھم پر زيادہ بہايا ، تاکہ ھم اُس کے فضل سے صادق ھوکے حيات ِ ابدي کي اُميد کے وارث ھوويں *

اور معلوم ھی ، کہ وہ شخص ، جس کي روح گناہ کي ناپاکي سے پاک ھوئي ھو ، اپنے بدن کے پاک رکھنے ميں قصور و سستي نہ کريگا ؛ پر يہہ نہيں ، کہ اِس ظاھر کي پاکيزگي کو اُس درجہ ميں سمجھے ، کہ آدمي کي نجات کے لئے ايک چيز ضرور اور فايدہ مند ھی * پس ، اب ھم کيونکر کہہ سکيں ، کہ اِنجيل توريت کو منسوخ کرتي ھی ؟

اور پھر ختنہ ، جو بني اِسرائيل کو ايک ظاھري نشاني ھونے کے سوا نفس کي خواھش کاٹ ڈالنے کا ايک نمونہ تھا ، جيسا کہ اب اِنجيل پر اِيمان لانے کے سبب نفساني خواھشوں کو کاٹ ڈالنا عمل ميں آتا

وشکر کي قرباني هی، که اُسے زبان سے نهیں، بلکه
چاهئے، که عمل سے بهي خدا کے حضور گذرانیں؛ جیسا
که خطِ رومیوں کے ۱۲ باب ۱ آیت میں ذکر هی *
ای بهائیو، میں تمهیں خدا کے کرم وفضل کے واسطے تم
کو نصیحت دیتا هوں، که اپنے بدنوں کو حاضر کرو، که زنده
اور مقدس، اور خدا کے منظور قربان هوویں؛ کیونکه
یهه تمهاري عقلي بندگي هی * اور بهي پطرس کے پهلے
مکتوب ۲ باب ۵ آیت میں هی، اور آپ جیتے پتهروں
کي مانند هیکلِ روحاني، کهانتِ مقدس بنو، که
روحاني قربانیاں، جو عیسیٰ کے واسطے خدا کو منظور
هیں، گذرانو * پس، اِس حال میں محمدي کیونکر کهه
سکتے هیں، که انجیل توریت کو منسوخ کرتي هی؟
پهر توریت میں نهانے دهونے بدن کي پاکیزگي کو حکم
هوا تها؛ اور غرض اُس دهونے دهانے سے وه تهي، که اُس
کام کا کرنیوالا دریافت کرے، که روح بدن سے زیاده دهونے
دهانے اور پاک کرنے کي محتاج هی؛ اور یهه دهونا اور
جسم کي پاکیزگي اُس روحاني پاکیزگي کا نمونه تهي،
جو که انجیل کے وسیله سے عمل میں آئي هی * اِس
حالت میں پهر ایسا نهانا اور طهارت لازم نهیں؛ کیونکه
روحاني و باطني طور پر عمل میں آتا هی؛ جیسا که
خطِ عبرانیوں کے ۱۰ باب ۲۲ و ۲۳ آیت میں مرقوم

کہ کتاب میزان الحق میں مسطور ہی * مثلاً توریت میں حکم ہوا تھا، کہ گناہوں کی معافی کے لئے جانوروں کو قربان کریں؛ پر ظاہر ہی، کہ قربانی گناہوں کو چھپا نہیں سکتی؛ بلکہ اُسی قربانی کا اصل مطلب یہہ تھا، کہ اُس ایک بڑی قربانی کا نمونہ ہو، کہ جسے مسیح نے اپنے جسم کے ساتھہ گذرانا؛ جیسا کہ پرانے عہد میں وعدہ ہوا تھا، کہ آنیوالا مسیح اپنا جسم آدمیوں کے سب گناہوں کے واسطے قربان کریگا * دیکھو، ۴۰ زبور ۶ و ۸ آیت تک، اور اشعیا کے ۵۳ باب کو آخر تک * اور دوسرا مطلب جانوروں کی قربانی سے یہہ تھا، کہ قربانی والوں کی فکریں اُس بڑی قربانی کی طرف رجوع ہوں، تاکہ وے اُسے دریافت کرکے ایمان لاویں؛ اور اُن کے گناہوں کے بخشے جانے کا سبب وہ بڑی قربانی تھی، یعنے خداوند کا مصلوب ہونا؛ سو جب کہ مسیح آیا، اور آپ کو آدمیوں کے گناہوں کے واسطے قربان کرکے اُن کے گناہوں کا کفارہ ہوا ہی، اِس صورت میں وے نمونہ کی قربانیاں پھر ضرور نہیں؛ کیونکہ پوری ہو چکیں؛ چنانچہ یہہ مطلب انجیل میں خط عبرانیوں کے ۹ و ۱۰ باب میں صاف مذکور ہوا ہی * سو اب مسیحیوں نے ظاہری قربانیوں کو موقوف کیا * اُن کی واجب قربانی خدا کے حمد

کے واسطے ایک بہتر تدبیر ٹھہرا کر اُس کو نہ بدلا *
لیکن محمدي اعتراض کرکے کہتے ہیں، کہ اگر
توریت منسوخ نہیں ہی، تو عیسائي اُس کي رسموں
پر کیوں نہیں چلتے؟ پوشیدہ نہ رہے، کہ عیسائي
اُن حکموں کو بجان و دل کوشش کرکے بجالاتے ہیں؛
پر وہ رسم، کہ جو قوم یہود کے جدا رہنے کے واسطے دیا،
خداوند کي عبادت روحاني کے نمونہ ہو کر یہود پر
واجب تھے؛ سو مسیحي اُن پر نہیں چلتے * اور اُن
رسموں کا حال یہہ ہی، کہ وے ظہور خداوند کے بعد
کامل اور پوري ہوچکیں * پس، جو چیز کہ کامل
ہوگئي، اُس کا بجالانا ہم پر فرض نہیں *

لیکن توریت کے ظاہري احکام کے کامل ہونے سے
اُس کے باطني احکام منسوخ و مبدل نہیں ہوتے؛
پر برعکس اِس کے خداوند نے انجیل میں اُن کي
بڑي تفصیل کرکے اُن کو زیادہ واضح کیا؛ جیسا کہ اُوپر
مذکور ہوچکا * اور توریت فروعات و ظاہرات میں
بدل جانے سے منسوخ نہیں ہوئي؛ بلکہ جو چیزیں
توریت میں ظاہري و نمونہ کے طور تھیں، سو اب
انجیل میں باطني و روحاني ہوکر کامل ہوئیں * اب
محمدیوں کي خاطر جمعي کے لئے ہم کئے ایک نمونہ
بیان کرکے اِس مطلب کو زیادہ تر ظاہر کرینگے، جیسا

کامل ہی ، کہ محمد نے اِس خبر کو اِس لئے مشہور کیا ، تاکہ اِنجیل مقدس کو جھٹلا کے اپنا رسول اللہ ہونا ثابت کرے * اُس نے اور بھی حقیقی معاملوں میں توریت واِنجیل کے بر خلاف بیان کیا ، کہ جس سے اُس کا رسول نہ ہونا زیادہ تر روشن ہی * جو کوئی کلام اِلہی کو قرآن سے مقابلہ کرے ، تو ظاہر ہوگا ، جیسا کہ یوسف کا حال ، وغیرہ *

پانچویں یہہ — جو بیان کہ محمدی منسوخ کی بابت کرتے ہیں ، اُن کا بیان خدائے برتر کی همه دانی و غیر تبدیلی سے محض برخلاف ہی ؛ کیونکہ اُس سے معلوم ہوتا ہی ، کہ خدا نے پہلے توریت میں نجات کے واسطے ایک تدبیر بتلائی ؛ پھر اُس تدبیر کو نادرست و بیکار جان کر رد کیا ؛ ایسا ہی زبور و اِنجیل میں اور راہیں نجات کی ظاہر کرکے آخر کو اُنہیں قرآن سے رد کیا * لیکن اِس حال میں خدائے پاک کو کیونکر همه داں وغیر متغیر کہہ سکتے ہیں ؟ اور اُس بیان سے ، کہ وہ خدائے قادرِ اپنی مقرر کی ہوئی تدبیر کو اور نئی تدبیر سے منسوخ کرے ، یہہ دونوں صفاتِ همه دانی و غیر تبدیلی کی اُس کی ذات سے گم ہوتی ہیں * افسوس ! برخلاف اُس کے باعتقاد مسیحیوں کے یہہ صفات جناب احدیت میں بخوبی ظاہر اور روشن ہیں ؛ کس واسطے ، کہ اُن کے نزدیک خدائے ذوالجلال نے اِبتدا میں نجات

طرح گفتگو کرے، کہ سکندر کبھي نہ لڑا، اور ایک آدمي بھي اُس کے ساتھہ کام نہ آیا، وہ خبر لڑنے، اور اُس کے ساتھہ کے آدمیوں کے مارے جانے کي منسوخ ھی: تو کیا لوگ اُس کو دیوانہ اور بیوقوف نہ کہینگے؟

اب غور کا مقام ھی * اِنجیلِ مقدس میں لکھا ھی، کہ خداوند عیسیٰ مسیح گنہگاروں کے واسطے موا، دفن ھوا، اور پھر گاڑا گیا، جي اُٹھا * پس، یہہ باتیں تو وقوع میں آچکیں، اور نجات بھي اِسي پر موقوف ھی: مگر محمدي کہتے ھیں، کہ عیسیٰ نہیں موا، گاڑا نہیں گیا، اور نہ جي اُٹھا، اور نجات بھي اُس پر منحصر نہیں: کیونکہ اِنجیل منسوخ ھی!

ای عزیزو، خیال کرو، کہ واقعاتِ حقیقي منسوخ ھوسکتي ھیں؟ ھرگز نہیں * اِس سے صاف معلوم ھوتا ھی، کہ محمد نے غلطي کي: کس واسطے، کہ نہ فقط اِنجیل اُس کي گواہ ھی، کہ خداوند موا، وغیرہ، وغیرہ: بلکہ تمام یہود اور رومیوں کے مورخ، جو کہ خداوند پر ایمان نہ رکھتے تھے، اِس بات کے گواہِ کامل ھیں * اور اگرچہ خداوند مسیح محمد سے چھہ سو سال پیشتر موا، تاھم اِس عرصہ میں اِس بات کا مذکور کسي تواریخ میں پایا نہیں جاتا، یعنے کہ کوئي بھي اُس کے مرنے، ودفن ھونے پر شک لایا ھو * اب یقین

سے متعلق ہیں، وہي حکم اِنجیل کے مطابق ہم سبھوں پر فرض ہیں * دیکھو، مرقس کے ۱۰ باب ۱۹ آیت میں، جب ایک جوان نے خداوند سے پوچھا، میں کیا کروں، کہ حیاتِ ابدي کا وارث ہوں؟ خداوند نے جواب دیا، تو حکموں کو جانتا ہی، کہ زنا مت کر، خون مت کر، چوري مت کر، جھوٹھي گواہی مت دے، فریب مت کر، اپنے ماباپ کو تعظیم دے * اور یوحنا کے ۵ باب ۳۹ آیت میں یہودیوں سے خداوند فرماتا ہی، تم کتابوں میں ڈھونڈھو، کیونکہ تم گمان کرتے ہو، کہ اُن میں ہمارے لئے ہمیشہ کي زندگي ہی؛ اور وے بھي میرے لئے گواہي دیتے ہیں * پس، اِس حالت میں محمدي کیونکر کہہ سکتے ہیں، کہ توریت وزبور اِنجیل سے منسوخ ہوئیں؟

چوتھا جواب یہہ ہی — اگر بہ قول محمدیوں کے ہم منظور کریں، کہ نسخ شروع سے ہوآیا ہی، تو بھي محمد رسول اللہ، اور قرآن خدا کا کلام نہیں ہوسکتا؛ کس لئے، کہ واقعاتِ حقیقي، یعنے جو باتیں کہ وقوع میں آچکیں، منسوخ نہیں ہوسکتیں * مثلاً سکندر بہت بڑا بادشاہ تھا، اور اُس کي لڑائیوں میں کئي ہزار آدمي کام آئے * یہہ خبر کیونکر منسوخ ہوسکتي ہی؟ اگر کوئي شخص اُس کي بابت اِس

اِس حالت میں ہم اُس کو رسول اللہ کیونکر جانیں ؟
تیسرا جواب یہہ ہی، کہ توریت کے احکام اِنجیل
مقدس میں بتاکید بیان ہوئے ہیں * مثلاً توریت
میں جھوٹھہ بولنا منع ہی ؛ سو اِنجیل میں لکھا ہی،
کہ سارے جھوٹھوں کا حصہ اُسي جھیل میں ہی، جو
آگ اور گندھک سے جلتي ہی * پھر توریت میں زنا
کرنا منع ہی ؛ اور اِنجیل کے مطابق جو شخص، کہ
یہہ بد اِرادہ اپنے دل میں رکھتا ہو، وہ زنا کار ٹھہر چکا،
اور اُسي جھیل میں ڈالا جائیگا * پھر توریت میں
مرقوم ہی، کہ خدا سے پیار اور اپنے پروسي سے دوستي
رکھہ ؛ اور اِنجیل مقدس میں جو کام کہ اِنسان پر فرض
ہی، سو یہہ، کہ خداوند کو، جو تیرا خدا ہی، اپنے
سارے دل سے، اور اپني ساري جان سے، اور اپني ساري
عقل سے پیار کر ؛ پہلا اور بڑا حکم یہہ ہی ؛ اور دوسرا،
جو اُس کي مانند ہی، یہہ ہی، کہ تو اپنے ہمسایہ کو
ایسا پیار کر، جیسا آپ کو کرتا ہی * یہي دو حکم ساري
شریعت اور سب نبیوں کا خلاصہ ہی * پھر توریت میں قتل
کرنا منع ہی ؛ پر اِنجیل میں نہ فقط خوني، بلکہ وہ،
جو اپنے دل میں عداوت رکھے، سو دوزخي ہی * بھلا،
اِس مطلب کو ہم کہاں تک لکھیں ؟ کیونکہ توریت
کے سب احکام، جو دل کي پاکیزگي اور نیک چال

موعود پر بھروسا رکھہ کر خوش ہوا * پس ثابت ہوا، کہ کلام، الہي میں نجات کے واسطے خاص ایک ہي راہ ہی؛ جیسا کہ اعمال کے ۴ باب ۱۲ آیت میں ہی، کہ اور کسي میں نجات نہیں؛ کیونکہ آسمان کے نیچے آدمیوں میں کوئي دوسرا نام دیا نہیں گیا ہی، کہ جس کے وسیلے ہم بچ سکیں * اب غور وإنصاف کا مقام ہی، کہ جب تمام بیبل، مقدس میں راہ نجات ایک ہي ہی، توتوریت، وزبور، وإنجیل، جو کہ بیبل، مقدس کے حصے ہیں، ایک دوسرے کو کیونکر منسوخ کرسکتا ہی؟

دوسرا جواب یہہ ہی، کہ خداوند عیسی مسیح نے نسخ ومنسوخ کرنے سے إنکار فرمایا؛ اور متي کے ۵ باب ۱۷ و ۱۸ آیت میں کہا ہی، مت سمجھو، کہ میں توریت یا نبیوں کي کتابوں کو منسوخ کرنے کو آیا ہوں * میں منسوخ کرنے کو نہیں، بلکہ پورا کرنے کو آیا ہوں * میں تم سے سچ کہتا ہوں، کہ جب تک آسمان وزمین تل نہ جاویں، نہ حرف نہ حرکت توریت سے تل جاویگا، جب تک سب پورا نہ ہو * پس، ظاہر ہوا، کہ محمد نے اپني ثبوت، رسالت کے لئے إس بات کو، کہ توریت، وزبور، وإنجیل منسوخ ہوئیں، ظاہر کرکے ہمارے خداوند کو جٹھلایا ہی * پھر

یہہ اِشارہ پیدایش کے ۳ باب ۱۵ آیت میں ہی — اللہ نے اُس سانپ سے کہا، تیری اور عورت کی نسل میں دشمنی ڈالونگا؛ وہ تیرے سر کو کچلیگا، اور تو اُس کی ایڑی کو کاٹیگا * صاف ظاہر ہی، کہ اُس میں خداوند عیسیٰ مسیح سے مراد ہی، جو کہ مجسم ہو کر اِبن آدم کہلایا، اور شیطان کو زیردست کرکے گنہگاروں کے لئے ایسی راہ نجات کی نکالی، کہ وے بھی اُس کی غلامی سے چھوٹ جاویں * پس، اُسی وقت سے بندگانِ خدا نجات دہندۂ موعود پر اِیمان لاکر اُس کے وسیلہ سے بچ گئے * دیکھو خطِ عبرانیوں کے ۱۱ باب میں ہابیل، و حنوک، و نوح، و ابراہیم، وغیرہ کا ذکر ہی؛ اور اُسی باب کی ۱۳ آیت میں ہی، اِیمان میں یہہ سب بن وعدہ پائے مر گئے؛ پر دور سے اُنہیں دیکھا، اور اِعتقاد کیا، اور مبارکباد کہا؛ یعنے، وے اگرچہ خداوند موعود کے وقتِ ظہور تک نہ پہنچے، تو بھی اُس پر اِیمان لائے، اور اُس کے وسیلے سے بچ گئے * پھر اِسی مطلب پر خداوند یوحنا کے ۸ باب ۵۶ آیت میں فرماتا ہی، تمہارا باپ ابراہیم میرے دن دیکھنے کو بہت چاہتا تھا، اور اُس نے دیکھا، اور خوش ہوا؛ یعنے، اِیمان کی راہ سے ابراہیم خدا کے وعدہ کو سچ جان کر، اور خداوند

سے نسخ ہوتا چلا آیا ہی؛ اور اِسي طرح محمدیوں کے نزدیک توریت زبور سے، اور زبور اِنجیل سے، اور اِنجیل قرآن سے منسوخ ہوئي * اِس کا پہلا جواب یہہ ہی، کہ محمدي کلامِ اِلہي سے نا واقف ہو کر اِس مقدمہ میں سراسر غلطي کرتے ہیں؛ اور اُن کے بیان سے لازم آتا ہی، کہ اللہ نے اِنسان کي نجات کے واسطے ایک تدبیر مقرر کي؛ پھر زبور سے اُس کو منسوخ کرکے اور تدبیر ٹھہرائي؛ پھر اُس کو بھي موقوف کرکے اِنجیل میں ایک اور راہِ نجات ظاہر کي؛ اور آخر کو اُسے بھي رد کرکے قرآن کي معرفت ایک نیا دین جاري کیا * مگر جاننا چاہئے، کہ یہہ محض غلطي ہی؛ کیونکہ توریت، وزبور، و اِنجیل میں فقط ایک ہي تدبیرِ نجات ظاہر ہی؛ یعنے، خداوند عیسیٰ مسیح پر اِیمان لانا؛ چنانچہ مقدس کتابوں میں یہہ خوشخبري ہمارے ما باپ آدم و حوا کو دی گئي؛ یعنے، جب کہ شیطان نے سانپ کي صورت پکڑکے ہمارے والدین آدم و حوا کو فریب دیا، اور اُس کے باعث اُنھوں نے اللہ سے سرکشي کرکے اپنے کو اپني اولاد سمیت ہلاکت میں ڈالا، تو اُن کي اُس کمال مایوسي میں اللہ نے اپني بڑي مہرباني سے وعدہ کیا، کہ تمھاري نسل سے ایک نجات دہندہ پیدا ہوگا * دیکھو،

کہ روح القدس، و روح، صدق، و فارقلیط محمد سے
مراد ہی؛ اور یہاں، یعنے ۸۶ صفحہ میں، صاف بیان
کرتا ہی، کہ روح القدس مراد جبرئیل سے ہی؛ کہ
جس سے لازم آتا ہی، کہ جبرئیل و محمد ایک ہی
ہوں * افسوس، افسوس! مگر ان چھہ باتوں سے، کہ
جو اُوپر مذکور ہو چکیں، صریح ظاہر ہوا، کہ مدعی کا
بیان، جو کہ توحید و تثلیث کی بابت ہوا ہی، ہرگز
درست و قابل اعتبار نہیں * خدائے قادر، راقم اور
تمام بنی آدم کو اپنے فضل کامل سے اس طرح کا ایمان
بوسیلۂ روح القدس کے عطا فرماوے؛ کہ وے سب اُس
کے کلام پاک کو سن کر اُس کے حکموں کے مطابق
پیروی کریں *

نویں فصل

نسخ و منسوخ کے جواب میں

محمدی بالاجماع کہتے ہیں، کہ بیبل مقدس قرآن
سے منسوخ ہوئی؛ چنانچہ اس بات کا مذکور مدعی
نے اپنے رسالے کی فصل آخر میں کیا ہی، یہہ کہ آگے

۳۵ آیت میں وہي فرشتہ اُس کنواري سے بولا، کہ روح القدس تجھہ پر اُتریگا، اور اللہ کي قدرت کا تجھہ پر سایہ ہوگا؛ اِس سبب سے جو قدوس، کہ تجھہ سے پیدا ہوگا، خدا کا بیٹا کہلائیگا * پس، ظاہر ہوا، کہ روح القدس و جبرئیل ایک نہیں ہوسکتے؛ بلکہ یہہ بات اُن آیتوں سے اور زیادہ مشہور و روشن ہی، جو کہ اُوپر مرقوم ہوئیں، جن میں کہ یہہ تین نام اِکٹھے لئے جاتے ہیں، یعنے اُنہیں باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام سے اِصطباغ دو؛ خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل، اور خدا کي محبت، اور روح القدس کي شراکت تم سبھوں کے ساتھہ ہووے؛ آمین * اگر بقول مدعي کے روح القدس سے مراد جبرئیل ہی، تو اِن آیتوں کو لازم ہی، کہ مدعي اِس طور سے یاد کرے؛ یعنے اُنہیں باپ بیٹے اور جبرئیل کے نام سے اِصطباغ دو؛ یا خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل، اور خدا کي محبت، اور جبرئیل کي شراکت تم سبھوں کے ساتھہ ہووے؛ آمین * اور تین ہیں، جو گواہي دیتے ہیں آسمان میں؛ باپ، بیٹا، جبرئیل؛ اور یہہ تینوں ایک ہیں * نعوذ باللہ منہا! یہہ ہرگز نہیں ہو سکتا *

علاوہ اِس کے کیا تماشے کي بات ہی، کہ مدعي خود اپني تقریر کے برخلاف بیان کرکے اکثر لکھتا ہی،

ھی، کہ وہ باپ اور بیٹے کے لفظ سے بیان ھوتا ھی؛ مگر حقیقت میں یہہ کیا علاقہ ھی، اور کس طور پر ھی، خدائے برتر نے اپنے کلام میں ظاھر نہیں کیا؛ اور اُس میں ھماري قیاس ناقص کو دخل نہیں * اور اگر ھم اِس لئے اِنکار کریں، کہ ھماري عقل سے باھر ھی، تو نہ صرف خدا کے وجود سے، بلکہ اپنے وجود سے بھي اِنکار لازم آویگا؛ کس واسطے، کہ یہہ بھي ھم سے سمجھا نہیں جاتا *

چھتویں یہہ، کہ راقم صولۃ الضیغم نے اُس کتاب کے ۸۶ صفحہ پر لکھا ھی، کہ اِسلام ظاھري کے عالموں کے نزدیک روح، و روح القدس بمعنے ملک کے ھیں، جو کہ انبیا پر نازل ھوتا ھی؛ اور وہ ملک جبرئیل ھی، حس کا ذکر صحیفۂ دانیال کے ۸ باب میں ھی * کہتا ھوں میں، کہ بلاشک اللہ نے اپني مرضي کو آدمیوں پر فرشتوں کي معرفت بارھا ظاھر کیا ھی؛ لیکن اِس سے ثابت نہیں ھوتا ھی، کہ روح القدس و جبرئیل ایک ھیں * برخلاف اِس کے مدعي کي غلطي لوقا کے ۱ باب سے خوب ظاھر ھی؛ کیونکہ اُس باب کي ۲۶ آیت میں ھی، اور چھٹے مہینے جبرئیل فرشتہ خدا کي طرف سے جلیل کے نصرت نام ایک شہر میں ایک کنواري کے پاس بھیجا گیا * اور اُسي باب کي

کرکے اُنھیں فریب نہ دیتا * اِس سبب سے خوب ظاہر ہوا، کہ مدعي غلطي کرکے خداوند کو اوزوں کي مانند پیارا ہونے کے باعث مجازي بیٹا بتلاتا ہی * مگر پوچھا جائیگا، اگر خداوند مجازي بیٹا نہ ہو، تو حقیقي کس طرح ہوگا ؟ کیونکہ حقیقي بیٹا بغیر جورو کے نہیں ہو سکتا ؛ اور باتفاق فریقین کے اللہ کي جورو ٹھہرانا کفر ہی * تو میرا جواب یہہ ہی، جب کہ اللہ تعالیٰ اپني ذاتِ پاک کو اِنسان پر ظاہر کرے، تو چاہئے، کہ ہماري ہي بول چال میں ظاہر ہو ؛ نہیں، تو ہم کیا ہیں، کہ سمجھیں ؟ اور اِس واسطے، کہ اللہ اپني ذاتِ عالیہ میں بے حد ہی، تو ہم پر بہت ہوشیاري کرنا فرض ہی، تاکہ ایسا نہ ہو، کہ اپني عقلِ ناقص کے سبب سے اُس کے کلام کے مضمون کو ناچیز و نالایق مثالوں سے تمثیل دیں * مثلاً لکھا ہی، کہ خدا دیکھتا و سنتا ہی ؛ پر یہہ گمان ہرگز نہ کیا چاہئے، کہ وہ آدمي کي مانند جسماني وضع پر آنکھہ، کان، ہاتھہ، پاؤں رکھتا ہی * سو اِس بات کو بھي، کہ خدا کا ایک بیٹا ہی، اِس طرح سمجھنا، کہ وہ آدم زاد کي طرح مولود ہوا، کفر و گمراہي ہی * مسیحي اِن باتوں سے فقط یہي سمجھتے ہیں، کہ باپ اور بیٹے میں ایک ایسا علاقہ

بتلاتا تها * اگر وہ اوروں کي طرح مجازي طور پر بيتا هوتا، تو ضرور بيان کرتا، که حقيقت ميں نهيں؛ اوروں کي طرح ميں بهي مجازي بيتا هوں * مگر اُس نے ايسا کبهي نه کها هی * ديکهو، يوحنا کے ۵ باب ۱۸ آيت ميں لکها هی، اُس سبب يهوديوں نے اُسے قتل کرنے کا زياده قصد کيا، کيونکه اُس نے نه فقط سبت کو نه مانا، بلکه اپنے کو خدا کے برابر کرکے خدا کو اپنا باپ کها * پهر ۱۰ باب ۳۰ و ۳۳ آيت تک هی، ميں اور باپ ايک هيں * تب يهوديوں نے پتهر اُتهائے، که اُسے ماريں * عيسیٰ نے اُنهيں کها، ميں نے اپنے باپ کے بهت سے اچهے کام تمهيں دکهلائے هيں؛ اُن ميں سے کس کام کے واسطے تم مجهے پتهر مارتے هو؟ يهوديوں نے اُس کو جواب ديا، که هم تجهے نيکوکاري کے واسطے نهيں، بلکه کفر کے واسطے پتهر مارتے هيں، که تو آدمي هوکے اپنے کو خدا بناتا هی * پس، غور کيا چاهئے، که اُسي دشمني کے سبب يهوديوں نے اُس پر نالش کرکے آخر کو اُسے صليب پر کهينچا؛ جيسا که خوب ظاهر هی * ليکن يهوديوں ميں سے کئي ايک خدا کے بيٹے کهلائے هيں * سو اگر يه نام اُنهيں کي مانند خداوند کو ديا گيا هوتا، تو وے لوگ هرگز اُس سے تکرار و دشمني نه کرتے؛ اور وه بهي اُن کے دعوے کو قبول

اور اُسي باب کي ۱۸ آيت ميں هی، خدا کو کسي نے کبھي نه ديکھا؛ ايکلوتے بيٹے نے، جو باپ کي گود ميں هی، اُسي نے اُس کو ظاهر کيا؛ اور پهر ۳ باب ۱۶ آيت ميں هی، که خدا نے دنيا کو ايسا پيار کيا، که اُس نے اپنا ايکلوتا بيٹا ديا، که جو کوئي اُس پر اِيمان لاوے، هلاک نه هووے، بلکه حياتِ ابدي پاوے * اور اُسي باب کي ۱۸ آيت ميں هی، جو اِيمان نهيں لاتا هي، سو تفصيروار ٹهہر چکا، اِس واسطے که وه خدا کے ايکلوتے بيٹے کے نام پر اِيمان نهيں لايا * اور پهلے خطِ يوحنا کے ۴ باب ۹ آيت ميں هی، خدا کي محبت اِس ميں هم پر ظاهر هوئي، که اُس نے اپنے ايکلوتے بيٹے کو دنيا ميں بهيجا، تاکه هم اُس کے سبب سے زندگي پاويں * پس، يهه لفظ، يعنے ايکلوتا بيٹا، همارے خداوند مسيح کا ايک خاص لقب هی، که اور کسي کے واسطے هرگز ديا نه گيا * سو مدعي کي دليل يهه، که اور بهي بيٹے کهلاتے هيں، سو خداوند بهي ويسا هي بيٹا هوگا، يهه محض غلط و نا درست هی * اور ايک دليلِ قوي يهه هی، که جب قومِ يهود خداوند سے ناراض هو کر اُس کو قتل کيا چاهتے تهے، تو سبب اُس عداوت و ناراض هونے کا يهه تها، که وه، يعنے خداوند، اپنے تئيں خدا کا بيٹا اور خدا کے برابر

اتفاق سے بیٹا پہلوتھا کہا گیا ہوتا، تو مدعي کا بیان کچھہ بھي قریب الفہم تھا؛ پر بر خلاف اِس کے خداوند عیسیٰ مسیح اکثر آیتوں میں بتاکید بیٹا کہا گیا؛ جیسا کہ متي کے ۳ باب ۱۷ آیت میں لکھا ہی، تب وے، جو کشتي پر تھے، اُسے سجدہ کرکے کہنے لگے، تو البتہ خدا کا بیٹا ہی * اور پھر یوحنا کے ۱ باب ۳۴ آیت میں ہی، سو میں نے دیکھا، اور گواہي دي، کہ یہہ خدا کا بیٹا ہی * اور خطِ عبرانیوں کے ۱ باب ۸ آیت میں ہی، وہ اپنے فرشتوں کو روحیں، اور اپنے خادموں کو آگ کا شعلہ کرتا ہی، پر بیٹے کے حق میں کہتا ہی، کہ ای خدا، تیرا تخت ہمیشہ تک ہی، تیري بادشاہت کا عصا راستي کا عصا ہی؛ بس * اور تمام اِنجیل شریف میں خداوند اِس طرح بیٹا کہلایا، کہ اُس طور یہہ نام اور کسي کو دیا نہ گیا * جو لوگ کہ بغض و تعصب کو چھوڑ کر مطالعہ کریں، اُنہیں صاف ظاہر و روشن ہوگا * سوائے اِس کے وہ پانچ مرتبہ اِنجیلِ مقدس میں یکلوتا بیٹا کہلایا ہی؛ دیکھو یوحنا کے ۱ باب ۱۴ آیت میں، وہ کلام مجسم ہوا، اور فضل اور سچائي سے بھرپور ہوکے ہمارے درمیان سکونت کر رہا؛ اور ہم نے اُس کا جلال ایسا، جیسا باپ کے ایکلوتے کا جلال، دیکھا *

تو تمام کلام اللہ کو مجازا کہہ کر اپني ناقص قیاس کے روبرو بے معنے ٹھہرا سکتا ہی؛ پر اُس کے کفر و تحکم کو عقلمند و خدا پرست کبھي روا نہ رکھہ کر پسند نہ کرینگے *

تیسرا جواب یہہ، کہ عیسائي اِن ناموں سے، یعنے بیٹے اور پہلوٹھے ہونے سے، خداوند کي اُلوہیت کو ثابت نہیں کرتے * اگر یہہ نام تمام بیبلِ مقدس میں نہ ہوتے، تا ہم اُن لارد دلیلوں سے، کہ جو اُوپر مسطور ہوئیں، اُس کي اُلوہیت میں شک نہیں آتا؛ اور بیٹے کا لفظ جو ہی، سو فقط ایک نام ہی خدائے واحد کي اُسي احدیت کے واسطے، جو کہ مجسم ہونے کو تھي * اور اگر منظور بھي کریں، کہ بیٹا حقیقي معنے میں نہیں، تو بھي تثلیث ثابت ہوگي؛ کیونکہ کلام اللہ سے بہت مشہور اور روشن ہی، کہ جس معنے سے کہ خداوند بیٹا کہلایا، اُس معنے سے یہہ نام اور دوسرے کو دیا نہ گیا * البتہ اِسرائیل ایکبار پہلوٹھا کہلایا ہی؛ پر سبب اِس کا یہہ ہی، کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو سب قوموں سے پسند کرکے بہت برکتیں بخشیں؛ جیسے کہ باپ اپنے مال سے پہلوٹھے کو زیادہ حصہ دیتا ہی؛ اِسي طرح پر افرایم پہلوٹھا کہلایا * اور اگر خداوند عیسیٰ مسیح اُن کي مانند ایک مرتبہ گویا

نہیں ہوتي ؛ کیونکہ جس طرح اُن کو ، اُسي طرح حضرت عیسیٰ کو ، یہہ نام کہا گیا ہی *

اُس کا جواب اول راقم کي زباني یہہ ہی ، کہ اصولي مسئلے مثالوں سے ثابت نہیں ہوسکتے ؛ بھلا ، اصولي باتیں مثالوں سے رد بھي نہیں ہو سکتیں ؛ سو راقم اپني ہي دلیل کو خود بخود نادرست و بے اعتبار ٹھہراتا ہی ؛ کیونکہ اگر یہہ نام اوروں کو دئے گئے ہوں ، تو بھي یہہ بات خداوند عیسیٰ مسیح کے بیٹے نہ ہونے پر دلیل نہیں ہو سکتي ؛ کیونکہ وہ ، یعنے ہمارا خداوند ، اوروں کي بہ نسبت قدرت ، و عظمت ، و جلالت میں بے حد فوقیت رکھتا ہی *

دوسرا جواب یہہ ، اگر کوئي محمد کي رسالت سے منکر ہو کر قرآن کي تفسیر اِس طرح کرے ، یعنے کہ جس آیت میں وہ رسول اللہ کہا گیا ہی ، وہ تو بطور حجو ملیح کے ہی ؛ گویا کیا یہي رسول اللہ ہی ؟ تو کیا محمدي اُس تفسیر کو قبول کرکے کہینگے ، کہ قرآن کا مطلب یہي ہی ؟ ہرگز نہیں * سو جب کہ مدعي اُن سب آیتوں کو ، کہ جن سے خداوند کي اُلوہیت ثابت ہوتي ہی ، اُنہیں مجازا و تمثیلا بیان کرتا ہی ، تو کیا ہم ایسي زبردستي اور بیوقوفي کو مان لینگے ؟ ہرگز نہیں * اور اِسي طرح اگر کوئي کافرِ خاسر چاہئے ،

خداوند خدا کے جلال کا نور، اور اُس کے حال کا نقش ہوکے، اور اپني قدرت کے کلام سے سب کچھہ اپنے اختیار میں رکھہ کے، اور آپ سے ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوکے، بزرگي کے دھنے بلندي پر جا بیٹھا، و بس *

اب اِن سب آیتوں میں اُس کي قدرت الیہہ، جس قدر کہ چاہئے، ظاہر و روشن ہوئي؛ پر کسي کو اِس بات میں اور کوئي گواہ چاہئے، تو کلام اللہ کو صدق دل سے از سر نو مطالعہ کرے * مگر مدعي کہتا ہی، کہ خداوند عیسیٰ مسیح عاجز تھا، اور دعا بھي مانگتا تھا، وغیرہ * جواب یہہ ہی، کہ یہہ امورات اُس کي اِنسانیت سے واسطہ رکھتے ہیں، نہ اُلوہیت سے * الغرض جس طرح کہ اُوپر مذکور ہوا، خداوند عیسیٰ مسیح کي ذاتِ پاک میں اُلوہیت و اِنسانیت دونوں بہ کمالیت موجود تھیں؛ اور اِنجیلِ مقدس کي اکثر آیتیں بعضي اُلوہیت و بعضي اِنسانیت سے علاقہ رکھتي ہیں * پس، یہي بیان اُن سب آیتوں کا گویا کہ ایک کنجي ہی، کہ جن سے محمدي اکثر ٹھوکر کھاتے ہیں *

پانچویں یہہ — مدعي کہتا ہی، کہ بہت سے آدمي خدا کے بیٹے کہلاتے ہیں، اور ایک دو پہلوٹھے؛ اِس لئے اِن ناموں سے خداوند کي اُلوہیت ثابت

مدعي، تیري ان غیر معقول باتوں سے کلام الله رد نہیں هو سکتا *

چوتھے یہہ، کہ مدعي کہتا هی، کہ اوروں نے بھي معجزے دکھائے هیں؛ سو خداوند کے معجزے اُس کي اُلوهیت کو ثابت نہیں کرتے * کہتا هوں میں، اُن میں یہہ تفاوت هی، یعنے کہ اور کسي نبي یا مرسل نے اپنے اِختیار سے معجزے نہ دکھلائے؛ پر خداوند عیسیٰ مسیح ایسا قادر هی، کہ خاص اپنے هي اِختیار سے سب کچھہ کر سکتا هی؛ جیسا کہ یوحنا کے ۱۰ باب ۱۸ آیت میں وہ آپ فرماتا هی، کوئي اُسے، یعنے میري جان، مجھہ سے لے نہیں سکتا، بلکہ میں اُسے آپ سے دیتا هوں * اُس کا دینا میرے اِختیار میں هی، اور اُس کا پھیر لینا میرے اِختیار میں هی * اور لوقا کے ۱۰ باب ۱۹ آیت میں هی، دیکھو، میں تم کو سانپوں اور بچھوؤں پر پاؤں رکھنے کا، اور دشمن کي ساري قدرت پر اِختیار دیتا هوں * اور متي کے ۹ باب ۶ آیت میں هی، لیکن تا کہ تم جانو، کہ آدمي کا بیٹا زمین پر گناہ معاف کرنے کا اِختیار رکھتا هی، اُس نے اُس اردھانگي کو کہا، کہ اُٹھہ، اور پلنگ لے کر گھر چلا جا؛ سو وہ اُٹھہ کر چلا گیا * اور خطِ عبرانیوں کے ۱ باب ۳ آیت میں هی، کہ

کرتے ہیں؛ جیسا کہ راقم نے اپنے رسالے کي ۸۶ صفحہ پر لکھا ہی، کہ آفتاب کے اثر سے پتھر میں لعل پیدا ہوتا ہی، مگر آفتاب یا اُس کي روشني پتھر میں گھس نہیں جاتي؛ سو جب کہ یہہ تھوڑي بات، جو کہ قیاس میں نہیں آتي، درست جانتے ہیں، تو خدا کي ذاتِ پاک کے، کہ توحید و تثلیث سے وابستہ ہی، کس لئے منکر ہوں؟

تیسرے یہہ — مدعي لکھتا ہی، کہ عیسائي خداوند عیسیٰ مسیح کو اِس لئے خدا کہتے ہیں، کہ وہ بغیر باپ کے روح سے پیدا ہوا، اور اِصطباغ پانے کے وقت روح القدس اُس پر نازل ہوا؛ مگر یہہ بالکل غلط ہی، اور خیالِ خام؛ کیونکہ یہہ دونوں باتیں اُس کي اِنسانیت سے متعلق ہیں، نہ کہ اُلوہیت سے * اور مناسب نہیں، کہ مدعي اِلہامي دلیلوں کو، جو کہ خداوند کي اُلوہیت پر اُوپر مذکور ہوئیں، اُن سب کو چھوڑ کر اُن باتوں پر گفتگو کرے، جو کہ في الحقیقت اُس کي اُلوہیت کي دلیل نہیں ہیں * یہاں مجھے ایک بزدل کي جواں مردي یاد آئي ہی، کہ جس نے کھاس یا کپڑے سے اپنے دشمن کي صورت بنا کر بڑے زور سے اُس پر تلوار چلائي * اب غور کیجئے، کہ اُس مردانگي سے اُس کا دشمن کب ہلاک ہوگا؟ سو اے

بیان کرتا، کہ سبھوں کو ثبوتِ تثلیث معلوم ہوتي؛ اور بعد اُس کے آدمي کي باتوں پر طول کلام کچھہ ضرور نہ ہوتا؛ مگر طرفہ بات ہی، کہ اُس نے یہہ نہ کیا؛ کس واسطے، کہ وہ اُن آیتوں کو ثبوتِ تثلیث میں دلایلِ لارد جانتا تھا؛ اِس لئے اُن کے بیان سے باز رہا * اِس جگہہ یہہ بھي خیال کرنا چاھئے، کہ اللہ تعالیٰ کو کسي چیز سے مشابہت دینا مناسب نہیں * وہ تو ابدي روح ہی، کہ جو ھمیشہ سے آپ سے آپ موجود ہی، جس کے برس گھٹتے نہ بڑھتے، جو ہر جگہہ حاضر و ناظر ہی * بھلا، اُس کي مانند کون ہی، اور کون اُس کا مثل و نمونہ ہو سکتا ہی؟ اِس لئے ہم نے اُس کو اِس تصنیف میں کسي چیز سے مشابہہ نہ کیا؛ کیونکہ اُس نے بھي اپنے کلامِ اقدس میں اپني ذات کو کسي شی سے مشابہت ظاہري نہیں دي؛ پر جتنا کہ اُس نے اپني بابت اپنے کلام میں فرمایا، اُس کو راست و درست جانتے ہیں، اگرچہ ہماري فہمِ نافص سے بخوبي سمجھا نہیں جاتا * مگر محمدي کلامِ الہي سے اِس قدر ایمان نہیں رکھتے، کہ اُس بات کو سچ جانیں، جو کہ اُن کے قیاس میں نہیں آتي * اگرچہ موجودات کے علاقہ میں بہت چیزیں ہیں، کہ غیر مفہوم ہیں، اُن کو راست جانتے اور پسند بھي

یعنے، باپ، بیٹا، روح القدس تین ہیں، اور تینوں مل کر ایک خدا ہیں * کہتا ہوں میں، کہ اِن دونوں مثالوں کی بابت راقم درست لکھتا ہی، کہ اصولی مسئلہ مثالوں سے ثابت نہیں ہوسکتا * مثل کا کام یہہ ہی، کہ مصنف کا مطلب ظاہر کرے؛ پر دلیل کے طور پر کسی بات کو ثابت نہیں کرتا * اور اگر کوئی عیسائی اِن مثالوں کو اِستعمال میں لایا ہوے تو اُس کا مطلب یہہ نہ ہوگا، کہ اِن مثالوں سے تثلیث کو ثابت کرے؛ ہرگز نہیں؛ مگر یہہ، کہ اپنے خیال کو اِس مشکل مسئلہ کی بابت اظہار کرے * سو اگر یہہ تمثیلیں درست ہوں، یا غلط، ہمارا کیا نقصان ؟. کیونکہ کلام، اِلہی نہ اُن سے ثابت، اور نہ اُن سے رد ہوسکتا ہی؛ بلکہ اِس سے مدعی کی محض بے اِنصافی ثابت ہوتی، کہ اِن مثالوں کو عیسائیوں کے مذہب، حق کی دلیل ٹھہراتا ہی، جو کہ حقیقتا اُس کی دلیل نہیں، اور نہ اُن پر کوئی تکیہ کرتا ہی * پر بڑے تعجب کا مقام ہی، کہ راقم خدا کے کلام کو، کہ جس سے توحید و تثلیث ثابت ہی، اُس کو بالکل چھوڑ کر اِنسانوں کی ناقص مثالوں پر اپنے کلام کو بہت طول دیتا ہی * لازم یہہ تھا، کہ کلام اِلہی کو دیکھہ کر اور غور کر کر اُن سب آیتوں کو، کہ جو اُوپر مرقوم ہوئیں، مفصلا و تشریحا

نے اِن آیتوں کو نہ دیکھا ہو، کیونکہ صاف روشن ہی، کہ عیب جوئی ورسالتِ محمد ثابت کرنے کو اُس نے تمام بیبلِ مقدس کو بڑی کوشش و محنت سے مطالعہ کیا * اگرچہ تیرھی گفتگو میں بہت طاق ہی، تو بھی اِن سیدھی آیتوں کا کوئی جواب اِیجاد نہ کر سکا؛ سو اُس نے اِس ڈر سے اُن سب آیتوں کو چھوڑ دیا، کہ اگر میں اُنہیں اپنے رسالے میں لکھوں، تو میرا دعوےٰ بالکل جھوٹھہ ٹھہریگا، اور اُس کے پڑھنیوالے خود میری ہی تصنیف سے توحید و تثلیث کے قایل ہونگے *

دوسرے یہہ، کہ مدعی اپنے رسالے میں ایک شکلِ مثلث کھینچ کر کہتا ہی، کہ عیسائی توحید و تثلیث اِس طرح ثابت کرتے ہیں؛ یعنے دیکھو یہہ مثلث 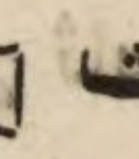 ایک ہی، اور ایک کے تین کونے ہیں، اور تین لکیریں، اور تینوں کا ایک مثلث ہی * اور یہہ بھی لکھتا ہی، کہ اگر کوئی چاہے، تو مربع 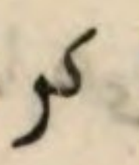 دایرہ کھینچ کر بیبی مریم کو بھی خدائی میں شریک کرکے کہے، کہ توحید فی التربیع، و تربیع فی التوحید ہی * بس اور پھر کہتا ہی، کہ کسی پادری نے مجھہ سے کہا، جس طرح کہ اِنسان تین چیزوں سے مرکب ہی، یعنے ایک جسم، ایک روح، ایک جان، اور باوجود تثلیث کے ایک ہی، اِسی طرح خدا تین مل کر ایک ہی؛

باپ ، اور بیٹے ، اور روح القدس کے نام سے باپتسما دو * پھر دوسرے خطِ قرنتیوں کے ۱۳ باب ۱۴ آیت میں ہی ، خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل ، اور خدا کی محبت ، اور روح القدس کی شراکت تم سبھوں کے ساتھہ ہووے * اور خطِ یہودا کے ۱ باب ۲۰ آیت میں ہی ، پر تم ، ای پیارو ، آپ کو اپنے مقدس ایمان پر ثابت کرکے روح القدس سے دعا مانگتے ہوئے اپنے تئیں خدا کی محبت میں رکھو ، اور ہمارے خداوند عیسیٰ کے رحم کی حیاتِ ابدی تک منتظر رہو ؛ و بس *

اب ہم کو لازم ہی ، کہ اِس تعلیمِ تثلیث کو مختصر کرکے مدعی کے دعوے پر ، کہ جو توحید و تثلیث کی بابت لکھا ہی ، غور کریں ؛ اور اُس کے جواب کو چھہ حصوں پر تقسیم کرکے لکھینگے * پہلے یہہ ، کہ اِن سب آیتوں سے ، جو اُوپر مذکور ہوئیں ، اُن میں سے مدعی نے ایک کا بیان نہیں کیا * اگر اُن سے توحید میں تثلیث ثابت نہ ہوتی ، تو بھی چاہئے تھا ، کہ مدعی اُن سب کو اور طور پر تفسیر کرکے تشریحاً بیان کرتا ؛ لیکن تعجب ہی ، کہ اُن آیتوں کی بابت بے زبان ہو کر خاموش و ساکت رہا * پر جانا چاہئے ، کہ اُس کا ، یعنے مدعی کا سکوت اِس باعث سے نہیں ، کہ اُس

ھی، تا کہ مردِ خدا کامل اور سب نیکوکاري پر تیار ھووے * پس، جب کہ ایک آیت میں خداے قادر اپنے الہام سے بیبلِ مقدس کا باني ٹھہرا، اور دوسری آیت میں روح القدس باني معلوم ھوتا ھی، تو اُن کے ایک ھونے میں کیا شک ھی ؟

علاوہ اِس کے ۳۹ زبور میں داؤد کہتا ھی، کہ دیکھہ، میري زبان پر کوئي ایسي بات نہیں، کہ جسے تو، ای خداوند، بالکل نہیں جانتا؛ تو آگے پیچھے میرا گھیرنے والا ھی، اور تونے اپنا ھاتھہ مجھہ پر رکھا * تیري روح سے میں کدھر جاؤں، اور تیرے حضور سے میں کہاں بھاگوں ؟ یہاں بھي خدا اور روح ایک ھي معلوم ھوتے ھیں * پس، اِن سب آیتوں سے ثابت ھوا، کہ روح القدس خدا ھی؛ اور في الحقیقت ماھیتِ الٰہی میں یہہ تین، باپ، بیٹا یا کلمہ، اور روح القدس موجود ھیں؛ جیسا کہ یوحنا کے پہلے خط ۵ باب ۷ آیت میں ھی، کہ تین ھیں، جو گواھی دیتے ھیں آسمان میں، باپ، بیٹا، روح القدس؛ یہہ تینوں ایک ھیں * اور اُن مقاموں سے تثلیث اور بھي زیادہ ظاھر ھوتي ھی، کہ جن میں یہہ تینوں نام اِکٹھے لئے جاتے ھیں؛ جیسا کہ متي کے ۲۸ باب ۱۹ آیت میں ھی، تم جاکر سب قوموں کو شاگرد کرو، اور اُن کو

همارے باپ دادوں کو خوب کہا، کہ اِن لوگوں کے پاس جا، اور کہہ، تم کانوں سے سنوگے، پر نہ سمجھوگے، تا آخر * پس، وہي خدا، جو کہ اشعیا کي زباني اِلہام فرماتا ہی، وہي اعمال الحواریوں میں روح القدس کہلاتا ہی، کہ جس سے اُن کا ایک ہي ہونا ثابت ہوتا ہی * پھر پہلے خط قرنتیوں کے ۳ باب ۱۷ آیت میں ہی، اگر کوئي خدا کي ہیکل کو اُجاڑے، تو خدا اُس کو اُجاڑیگا؛ کیونکہ خدا کي ہیکل پاک ہی، اور وہي تم ہو؛ یعنے، اُس کي مراد یہہ ہی، کہ اللہ راستبازوں کے دل میں رہتا ہی؛ پھر اِسي خط کے ۶ باب ۱۹ آیت میں ہی، کیا تم نہیں جانتے ہو، کہ تمہارا بدن روح القدس کي ہیکل ہی، جو تم میں رہتا ہی؟ اِن آیتوں کي تفسیر سے ایمانداروں کا دل پہلے خدا کي اور پھر روح القدس کي ہیکل کہلاتا ہی * اور پھر پطرس کے دوسرے خط پہلے باب ۲۱ آیت میں ہی، کیونکہ نبوت کي بات آدمي کي خواہش سے کبھي نہیں ہوئي، بلکہ خدا کے پاک لوگ روح القدس کي تاثیر سے بولتے ہیں * اور طمتیوس کے دوسرے خط ۳ باب ۱۶ آیت میں ہی، تمام کتاب خدا کے اِلہام سے لکھي گئي ہی، اور تعلیم، و اِلزام، و تصحیح، و صداقت میں تربیت کے واسطے فایدہ مند

نہیں ہوسکتا * تو جانا چاہئے، کہ اِسي طرح خداوند کي اُلوہیت و اِنسانیت کي نشانیاں متفرق ہیں، پر ایک دوسرے کو تردید نہیں کر سکتي *

پوشیدہ نہ رہے، کہ روح القدس بھي خدا ہی؛ جیسا کہ کلام اللہ کي اِن آیتوں سے ثابت ہوتا ہی * دیکھو اعمال کے ۵ باب ۳ آیت میں ہی، تب پطرس نے حننیاس سے پوچھا، کہ ای حننیاس، کیوں شیطان تیرے دل میں سمایا، کہ تو روح قدس سے جھوٹھہ بولا؟ اور ۴ آیت میں یوں کہتا ہی، کہ تو آدمي سے نہیں، بلکہ خدا سے جھوٹھہ بولا * سو بموجب اِن آیتوں کے، روح القدس خدا ہی؛ کیونکہ وہي، جو تیسري آیت میں روح القدس کہا گیا ہی، سو چوتھي میں خدا کہلاتا ہی * پھر اشعیا کے ۶ باب ۸ و ۹ آیت میں ہی، اُس وقت میں نے خداوند کي آواز سني، جو بولا، کہ میں کس کو بھیجوں، اور ہماري طرف سے کون جاویگا؟ تب میں بولا، میں حاضر ہوں، مجھے بھیج * اُس نے فرمایا، کہ جا، اور اِن لوگوں سے کہہ، کہ تم تو سنا کرتے ہو، پر سمجھتے نہیں؛ تم تو دیکھا کرتے ہو، پر بوجھتے نہیں * اور اعمال کے ۲۸ باب ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ آیتوں میں اِنھیں باتوں کو اِنتخاب کرکے یوں فرماتا ہی، روح القدس نے اشعیا نبي کي معرفت

وغیرہ ، وغیرہ * دیکھو ، تمام بیبل مقدس اِسی مطلب کو ظاہر کرتا ہی ؛ سو بعد مجسم ہونے کے خداوند کا وجود دو طور پر تھا ، ایک اِلہیت ، اور دوسرا اِنسانیت ؛ اور بھی بہ نسبت اُن وجودوں کے وہ کبھی خدا ، اور کبھی اِبن آدم ، کہلاتا ہی * اور یہہ ، کہ وہ مریم سے پیدا ہوا ، کھاتا ، پیتا ، تھک جاتا ، اور سوتا ، و غم کھاتا ، اور بعضے امورات سے ناواقف تھا ، وغیرہ ، وغیرہ ، یہہ سب باتیں ، جو کہ لکھی گئیں ، اُس کی اِنسانیت سے متعلق ہیں ؛ نہ کہ اِلہیت سے ، کہ جس کی بابت وہ خدائے قادر ، واجب ابدیت ، اور خدا ہمارے ساتھہ ، و خالق ، و مالک ، و پروردگار ، و اول و آخر ، اور بادشاہوں کا بادشاہ ، اور خداوندوں کا خداوند کہلاتا ہی * سو محمدی محض اُس کے آثارِ اِنسانیت پر غور کرکے اُس کی اُلوہیت سے منکر ہوتے ہیں ؛ لیکن یہہ اُن کی بڑی نادانی و گمراہی ہی ؛ کیونکہ اُن کی یہہ دلیل اِس طرح ہی ، گویا ہم کہیں ، کہ مدعی کے پاس آنکھہ ، بال ، ہڈی ، ہاتھہ ، پاؤں ، یہہ سب ہیں ؛ اِس واسطے اُس میں روح نہیں ؛ کس واسطے ، کہ روح ایسی صفتیں نہیں رکھتی ؛ مگر مدعی کہیگا ، کہ ای نادان ، بدن کی صفتیں اور ہیں ، اور روح کی صفتیں اور ہیں ؛ اور ایک کو ثابت کرنے سے دوسرا رد

جو سبھوں کا خدا ھمیشہ مبارک ھی؛ آمین * اور پھر دوسرے قرنتیوں کے ۵ باب ۱۹ آیت میں ھی، یعنے خدا نے مسیح میں ھوکے دنیا کو اپنے ساتھہ یوں ملالیا، کہ اُس نے اُن کی تقصیروں کو اُن پر حساب نہ کیا * اور پھر عبرانیوں کے ۱ باب ۸ آیت میں خداوند کی بابت لکھا ھی، ای خدا، تیرا تخت ابد تک ھی؛ راستی کا عصا تیری بادشاھت کا عصا ھی * اور یوحنا کے پہلے خط کے ۵ باب ۲۰ آیت میں ھی، خدائے برحق اور ھمیشہ کی زندگی یہہ ھی * پس، کلام الہی سے خوب ثابت ھوا، کہ خداوند عیسیٰ مسیح خدا ھی؛ اور مدعی، یعنے مصنف صولۃ الضیغم ان آیتوں کا بیان، کہ جن سے اُوپر کی دلیلیں ثبوت کو پہنچیں، ھرگز اور طرح پر نہ کرسکیگا؛ اِس واسطے اُس نے اِن میں سے ایک آیت کو بھی اپنے رسالے میں تحریر نہ کیا * لیکن ھمیں اُمید قوی ھی، کہ تمام لوگ، بموجب حکم کلام الہی کے، خداوند کی اُلوھیت میں شک نہ لاوینگے *

پھر غور کیا چاھئے، کہ خداوند عین وقت مقرر پر مجسم ھوا؛ جیسا کہ یوحنا کے ۱ باب ۱۴ آیت میں ھی، اور کلام مجسم ھوا * اور پھر پہلے خط طمتیوس کے ۳ باب ۱۶ آیت میں ھی، اور خدا جسم میں ظاھر ھوا،

و مسیحیوں کے خالق و پروردگار سب مخلوقات کا خدائے ذوالجلال ہی ؛ سو جس حالت میں کہ خداوند عیسیٰ مسیح خالقِ ازلي و پروردگارِ ابدي کہلاتا ہی ، تو اُس کي اُلوہیت میں شک نہیں *

دسویں یہہ ، کہ وہ نہ فقط خالق و پروردگار ہی ؛ وہ عالم الغیب و غیر مبدل ہی ؛ بلکہ اکثر مقاموں میں خدائے برحق کہا جاتا ہی * دیکھو اِس کے ثبوت میں اشعیا کے ۹ باب ۵ آیت میں ہی ، اور اُس کے لیے نام ہونگے ، عجیب ، مصلح ، خدائے قادر ، اب ابدیت ، و شاہِ سلامت * اور پھر متي کے ۱ باب ۲۳ آیت میں ہی ، اور وے اُس کا نام عمنوائیل رکھینگے ، جس کا ترجمہ خدا ہمارے ساتھہ ہی * اور مطابق اِس کے پہلے خطِ طمتیوس کے ۳ باب ۱۶ آیت میں ہی ، اور یقینا دین کا بڑا رازیہہ ہی ، کہ خدا جسم میں ظاہر ہوا ، الخ * اور پھر یوحنا کے ۱ باب ۱ آیت میں ہی ، اِبتدا میں کلمہ تھا ، اور کلمہ خدا کے ساتھہ تھا ، اور کلمہ خدا تھا * اور اعمال کے ۲۰ باب ۲۸ آیت میں ہی ، خدا کي مجلس کو ، جسے اُس نے اپنے ہي لہو سے مول لیا ، چرائو * اور پھر رومیوں کے ۹ باب ۵ آیت میں ہی ، اور باپ دادے اُنہیں میں کے ہیں ، اور جسم کي نسبت مسیح بھي اُنہیں میں سے ہوا ،

بکتا ہی * عیسیٰ نے اُن کے خیال سے واقف ہو کر کہا، کہ تم کس واسطے اپنے دلوں میں بد گماني کرتے ہو؟ پھر خطِ کلسیوں کے ۲ باب ۳ آیت میں ہی، کہ خداوند میں حکمت اور دانائي کے سارے خزانے چھپے ہیں * اور اُسي باب کي ۹ آیت میں ہے، کیونکہ اُلوہیت کا سارا کمال اُس میں مجسم ہو رہا * پس، ثابت ہوا، کہ خداوند عالم الغیب اور ہمہ داں ہی، کہ جس سے اُس کي اُلوہیت بدرجۂ کمال ظاہر ہوتي ہی *

نویں یہہ، کہ وہ سب چیزوں کا خالق ہی؛ جیسا کہ یوحنا کے ۱ باب ۳ و ۱۰ آیت میں ہی، سب کچھہ اُس سے پیدا ہوا، اور بغیر اُس کے ایک چیز پیدا نہ ہوئي، جو پیدا ہوئي * وہ دنیا میں تھا، اور دنیا اُس سے پیدا ہوئي؛ پر دنیا نے اُسے نہیں پہچانا * پھر کلسیوں کے ۱ باب ۱۶ آیت میں ہی، وہ خدائے نادیدہ کي صورت اور سب خلقت کا پہلوٹھا ہی؛ کہ اُس سے سب کچھہ پیدا ہوا، جو آسمان میں اور زمین پر، جو دیکھا، اور ان دیکھا، کیا تخت، کیا [ختیار، کیا سرداري، کیا سرکاري، سب کچھہ اُس سے اور اُس کے لئے ہی، اور وہ سب کا اگلا ہی، اور سب کچھہ اُس میں موجود ہی * لیکن باتفاق محمدي

هونگے؛ تو اُن کو چادر کي مانند لپیٹیگا، اور وے بدل جائینگے؛ پر تو یکساں هی، اور تیرے برس نه گھٹینگے * اور پھر ۱۳ باب ۸ آیت میں هی، عیسیٰ مسیح کل اور آج اور ابد تک یکساں هی * اے محمدیو، سنو! کیا یے سب آیتیں تمثیلا و مجازا هیں؟ اور اگرچه تم بے إنصافي سے کهو، تو مجازي طور پر غیر مبدل هونے کے کیا معنے؟

آٹھویں یهه، که وه عالم‌الغیب اور همه داں هی * دیکھو، یوحنا کے ۱۶ باب ۳۰ آیت میں اُس کي بابت یوں مرقوم هی، اب هم جانتے هیں، که تو سب کچھه جانتا هی، اور محتاج نهیں، که کوئي تجھه سے پوچھے * اور پھر ۲۱ باب ۱۷ آیت میں هی، اور اُس نے، یعنے پطرس نے، خداوند سے کہا، اے خداوند، تو سب کچھه جانتا هی؛ تو جانتا هی، که میں تجھے پیار کرتا هوں * اور پھر یوحنا کے ۲ باب ۲۴ و ۲۵ آیت میں هی، لیکن عیسیٰ نے اپنے کو اُن کے سپرد نه کیا؛ إس واسطے، که وه سبھوں کو جانتا تھا، اور محتاج نه تھا، که آدمي کے حق میں کوئي گواهي دیوے، کیونکه وه جانتا تھا، که آدمي میں کیا هی * اور پھر متي کے ۹ باب ۳ و ۴ آیت میں هی، تب فقیهوں میں سے کئي ایک اپنے دل میں کہنے لگے، که یهه کفر

هیں، وهاں میں اُن کے درمیان هوں * اور پهر متي کے ۲۸ باب ۱۹ و ۲۰ آیت میں خداوند اپنے شاگردوں سے فرماتا هی، تم جا کر سب قوموں کو شاگرد کرو؛ اُن کو باپ، اور بیٹے، اور روح القدس کے نام پر باپتسما دو، اور اُن کو سکھلاؤ، کہ سب کچھہ، جو میں نے تم کو فرما یا هی، مانیں؛ اور دیکھو، کہ میں زمانوں کے آخر تک هر روز تمهارے ساتهہ هوں * اور پهر یوحنا کے ۳ باب ۱۳ آیت میں خداوند کہتا هی، اور سوائے اُس کے، جو آسمان پر سے اُترا، یعنے ابن، آدم، جو آسمان پر هی، کوئي آسمان پر نہیں گیا * پس، اب محمدیوں سے یہہ سوال هی، کیا کسي فرشتے یا نبی کو یہہ قدرت و طاقت بخشي گئي، کہ هر مقام، علحدہ پر حاضر و ناظر هو کر صفات، الهیہ نمودار کرے ؟ هرگز نہیں * مگر همارے خداوند عیسیٰ مسیح میں یہہ سب صفات، مذکورہ موجود تهیں، کہ جس سے اُس کي اُلوهیت ثابت هوئي *

ساتویں یہہ، کہ غیرمبدل، ازلي و ابدی هی؛ جیسا کہ خط، عبرانیوں کے ۱ باب ۱۱ و ۱۲ آیت میں هی، اے خداوند، تونے شروع میں زمین کو بنا یا، اور آسمان تیرے هاتهہ کے کام هیں؛ وے سب تلینگے، پر تو نہ پهریگا؛ وے سب پوشاک کي طرح پرانے

اور کسي پیغمبر یا فرشتے کے حق میں کہي جاتي هیں ؟ هرگز نہیں *

چوتھي دلیل — وہ انجیلِ مقدس میں آپ جلال کا خداوند کہلاتا هی ؛ یعنے ، کہ وہ خود کبریائي جلال رکھتا هی ، اور جلال کا بخشنیوالا هی ، جیسا کہ پہلے خط قرنتیوں کے ۲ باب ۸ آیت میں هی ، کہ اگر وے اُس کو جانتے ، تو جلال کے خداوند کو مصلوب نہ کرتے * اور مشاهدات کے ۲۱ باب ۶ و ۷ آیت میں هی ، اور اُس نے مجھہ سے کہا ، هو چکا ؛ میں الف اور یا هوں ؛ ابتدا و انتہا هوں * میں اُس کو ، جو پیاسا هی ، زندگي کے چشمے کا پاني مفت پینے دونگا * جو غالب هوگا ، سو سب کا وارث هوگا ؛ میں اُس کا خدا هونگا ، اور وہ میرا بیٹا هوگا *

پانچویں یہہ ، کہ بادشاهوں کا بادشاہ ، اور خداوندوں کا خداوند کہلاتا هی ؛ جیسا کہ مشاهدات کے ۱۷ باب ۱۴ آیت میں هی ، یہہ توبرہ سے لڑائي کرینگے ، اور برہ اُن پر فتحمند هوگا ؛ کہ وہ خداوندوں کا خداوند ، اور بادشاهوں کا بادشاہ هی *

چھٹھویں یہہ ، کہ وہ هرجگہہ حاضر و ناظر هی * دیکھو ، اِس کے ثبوت میں متي کے ۱۸ باب ۲۰ آیت میں هی ، کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے

باب ۱۹ آیت میں ہی، تب عیسیٰ نے جواب دے کے کہا، کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں، بیٹا آپ سے کچھہ نہیں کرتا، مگر جو کچھہ وہ باپ کو کرتے دیکھتا ہی؛ کیونکہ جو وہ کرتا ہی، بیٹا بھی ایسا ہی کرتا ہی * پھر یوحنا کے ۱۰ باب ۱۸ آیت میں خداوند فرماتا ہی، کوئی اُسے، یعنے میری جان، مجھہ سے نہیں لیتا، بلکہ میں اُسے آپ سے دیتا ہوں؛ اُس کا دینا میرے اختیار میں ہی، اور اُس کا پھر لینا میرے اختیار میں ہی * اور اُسی باب کی ۳۰ آیت میں ہی، میں اور باپ ایک ہیں * اور پھر یوحنا کے ۱۴ باب ۹ آیت میں ہی، جس نے مجھے دیکھا ہی، اُس نے باپ کو دیکھا؛ اور تو کیونکر کہتا ہی، کہ باپ کو ہمیں دکھلا؟ اور یوحنا کے ۱۶ باب ۱۵ آیت میں ہی، سب کچھہ، جو باپ کا ہی، میرا ہی * اور یوحنا کے ۱۷ باب ۲۱ آیت میں خداوند یوں فرماتا ہی، تا کہ سب ایک ہوویں، جیسا، ای باپ، تو مجھہ میں، اور میں تجھہ میں ہوں؛ کہ وے بھی ایک ہوویں * اور جو کہ اِس سے زیادہ دیکھا چاہے، تو لازم ہی، کہ تمام اِنجیلِ مقدس کو مطالعہ کرے * ہم نے بہ سبب طول کلام کے اِتنے ہی پر اکتفا کیا * کیا یہہ سب باتیں، جو کہ اِنجیل سے اِنتخاب کرکے اُوپر لکھی گئیں،

بہت فرشتوں کي آواز سني، جو شمار میں ہزارہا ہزار، و لاکھہاں لاکھہ تھے، جو بڑي آواز سے بولے، کہ وہ برہ، جو ذبیح تھا، قدرت، اور دولت، اور دانائي، و قوت، و عزت، و جلال، و برکت پانے کے لایق ہی؛ اور ہر مخلوق، کیا آسمان، کیا زمین پر، کیا زمین کے نیچے، کیا سمندر پر، اور سب، جو اُن میں ہی، میں نے کہتے سنا، کہ تخت نشین اور برہ کو برکت، و عزت، و جلال، و قدرت زمانوں کے زمانے تک ہووے؛ فقط * ثابت ہوا، کہ خداوند کو آسمان و زمین پر سجدہ کیا جاتا ہی؛ مگر باتفاق سبھوں کے سوائے اللہ کے اور کسي کي پرستش کرنا بت پرستي و کفر ہی؛ سوجب کہ کلام اللہ سے خداوند کو سجدہ کرنا فرض ہوا، تو في الحقیقت اُس کي اُلوہیت میں شک لانا کفر ہی؛ جیسا کہ یوحنا کے ۵ باب ۲۳ آیت میں ذکر ہی، وہ، جو بیٹے کي تعظیم نہیں کرتا، باپ کي، جس نے اُسے بھیجا ہی، تعظیم نہیں کرتا * کیا محمدي اِن آیتوں کو بھي مجاز پر گمان کرینگے ؟

تیسرے یہہ، کہ اِنجیل مقدس میں اُس کي بابت ایسي باتیں بہ کثرت پائي جاتي ہیں، کہ اُن کا کہنا کسي پیغمبر یا فرشتے کے حق میں محض کفر و خلاف ایمان کے ہی؛ جیسا کہ یوحنا کے ۵

اور مردہ تھا، اور دیکھہ، میں زمانوں کے زمانے تک زندہ ہوں؛ اور موت اور برزخ کي کنجیاں رکھتا ہوں * اور ۲۲ باب ۱۲ و ۱۳ آیتوں میں یوں ہی، دیکھہ، میں جلد آتا ہوں، اور میرا پھل میرے ساتھہ ہی، کہ ہرایک کو اُس کے کام کے موافق دوں * میں الف اور ي ہوں، پہلا اور پچھلا، اول وآخر * اب ثابت ہوا، کہ ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح اپنے مولود جسماني سے پیشتر موجود ہو کر مختار و قادر تھا * کیا کسي پیغمبر اور نبي کو اُس سے همسري ہی، ویا کہ محمدي ان سب آیتوں کو بھي زبردستي وتحکم سے تمثیلا ومجازا کہینگے ؟

دوسرے یہہ، کہ اُس کو سجدہ کرنا سبھوں پر فرض ہی، جیسا کہ یوحنا کے ۵ باپ ۲۲ آیت میں لکھا ہی، باپ کسي کي عدالت نہیں کرتا، بلکہ ساري عدالت بیٹے کو سونپ دي ہی، تا کہ سب بیٹے کو مانیں، جس طرح باپ کو مانتے ہیں * پھر خط عبرانیوں کے ۱ باب ۶ آیت میں ہی، اور جب پھر پہلوٹھے کو دنیا میں لاتا، تو کہتا ہی، کہ خدا کے سب فرشتے اُس کي پرستش کریں * اور پھر مشاہدات کے ۵ باب ۱۱، و ۱۲ و ۱۳ آیتوں میں لکھا ہی، پھر میں نے دیکھا، اور تخت، اور جانداروں، اور بزرگوں کے گرداگرد

سے آگے میں ہوں * اور یہہ بھي جانا چاہئے، کہ یہہ لفظ، میں ہوں، اُس پر دلالت کرتي ہی، کہ باپ اور بیٹا ماہیت میں ایک ہیں؛ کیونکہ خدا نے موسیٰ سے خروج کے ۳ باب ۱۴ آیت میں فرمایا، کہ میں وہ ہوں، جو میں ہوں * تو بنی اسرائیل سے یوں کہیو، کہ وہ جو ہی، اُس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہی * پس، اِس آیت کي تفسیر سے صاف ثابت ہوتا ہی، کہ خداوند عیسیٰ مسیح بذاتِ خود خدا ہی * اور یوحنا کے ۱۷ باب ۵ آیت میں، ای باپ، تو اپنے پاس مجھے وہ جلال دے، جو میں دنیا کي پیدایش سے پہلے تیرے ساتھہ رکھتا تھا * سواے اِس کے وہ الف اوري، یعنے اول و آخر، ابتدا و انتہا کہلاتا ہی: دیکھو مشاہدات کے پہلے باب ۷ و ۸ و ۱۷ و ۱۸ آیتوں میں ہی، — دیکھہ، وہ بادلوں سے آتا ہی، اور وے بھي، جنھوں نے اُسے چھیدا، اور زمین کے سارے فرقے اُس پر رویں پیٹینگے؛ ہاں، آمین؛ خداوند خدا بولتا ہی، میں الف اوري، شروع و آخر، اور جو ہی، اور جو تھا، اور جو آنیوالا ہی، قادر مطلق ہوں * اور جب میں نے اُس کو دیکھا، تو اُس کے قدم پر مردہ سا گر پڑا، اور اُس نے اپنا دہنا ہاتھہ مجھہ پر رکھہ کر کہا، کہ مت ڈر! میں پہلا اور پچھلا، اور زندہ ہوں،

مقدس کو کلام الله جان کر اُس کي نصيحت کو جان
و دل سے قبول کريں * پر محمدي نہيں مانتے، که
توحيد و تثليث کلام الهي ميں پائي جاتي هی؛
اِس لئے اُن کي دل جمعي کے واسطے اُن آيتوں سے، که
جن ميں وہ اِشارہ هی، اِنتخاب کرکے مشتي نمونہ
از خرواري بيان کرتے هيں *

ظاهر هی، که باپ کی اُلوهيت کي نسبت محمدي
و عيسائيوں کے فيما بين کمال اِتفاق هی؛ اِس واسطے
اُس پر گفتگو کرنا کچھہ ضرور نہيں؛ فقط بيٹے اور
روح القدس کي اُلوهيت ميں اُنهيں شک هی؛ سو
چاهئے، که حسد و تعصب چھوڑ کے اُن دليلوں کو، که
جو بيان هونگي، غور کريں * هم خداوند عيسیٰ مسيح
کي اُلوهيت ميں دس دليليں لکهينگے *

پهلے ظاهر هی، که وہ مريم سے پيدا هونے سے پيشتر
موجود تها؛ کيونکه صحيفہ يوحنا کے ۸ باب ۵۶، و ۵۷
و ۵۸ آيتوں ميں خداوند فرماتا هی، تمهارا باپ
اِبراهيم ميرے دن ديکهنے کو بهت چاهتا تها، اور اُس
نے ديکها، اور خوش هوا * تب يهوديوں نے اُس سے
کها، که تيري عمر تو پچاس برس کي بهي نہيں هی،
اور کيا تونے اِبراهيم کو ديکها؟ عيسیٰ نے اُنهيں کها،
که ميں تمهيں سچ سچ کهتا هوں، که اِبراهيم کے هونے

کوئي بھي نہ سمجھیگا، اور نہ جواب دے سکیگا * تعجب یہہ ھی، کہ اِس بات کو ھرایک مان لیتا اور قبول کرتا ھی، پر توحید و تثلیث کے قایل نہیں ھوتے، حالانکہ دونوں غیر مفہوم ھیں؛ فقط *

اور راقم اُس رسالے کا کہتا ھی، کہ مطابق قول عالموں کے آدمي کي روح نہ بدن کے اندر، اور نہ بدن سے خارج ھی * بھلا، کہتا ھوں میں، اُس لطیف ھستي میں علم ھی، اور ارادہ کي قوت بھي ھی؛ یعنے، کہ توحید میں ایک طرح کي تثلیث ھی، بلکہ محمدي اِقرار کرکے کہتے ھیں، کہ آدمی میں دس عقلیں ھیں * اِس بات سے توحید بالعشر و عشر بالتوحید لازم آتا ھی * مگر یہہ کس طرح ھو سکتا ھی ؟ کوئي عالم یا فاضل بتا نہ سکیگا * خیر، اگر اِنسان کي روح ایسي عجایب و لطیف چیز ھی، تو خداے قادر کیساھي عجایب و لطیف کیوں نہ ھو! بس، جب ھم اپنے ذات کي حقیقت کو بیان و دریافت نہیں کر سکتے، تو اُس کی، یعنے خداے ذوالجلال کي ذاتِ پاک میں ھماري عقل ناقص کو کیا دخل ھی ؟ جس قدر کہ اپني بابت وہ اپنے کلامِ پاک میں بیان فرماوے، ھرگز اُس سے زیادہ تجاوز کرکے ھم پہچان نہیں سکتے؛ اِس لئے ھم سبھوں پر فرض ھی، کہ بیبلِ

بزرگي کو پوشيدہ کرکے گہنگاروں کو نجات بخشے؛ جيسا کہ فلپيوں کے خط کے ۲ باب ۶ و ۷ و ۸ آيتوں ميں مرقوم ہی، کہ اُس نے، يعنے خداوند نے خدا کي صورت ہوکے خدا کے برابر ہونا غنيمت نہ جانا، بلکہ اپنے کو عاجز بنايا، اور خادم کي صورت پکڑ کے آدمي کي صورت بنا؛ اور آدمي کي صورت ميں ظاہر ہوکے آپ کو فروتن کيا، اور مرنے تک، بلکہ صليبي موت تک فرماں بردار رہا * پس، ظاہر ہوا، کہ ماہيتِ الٰہي ميں تثليث واقعہ ہی؛ پر اگر کوئي کہے، کہ ہم اِس بات کو، يعنے توحيد و تثليث کو، سمجھہ نہيں سکتے؛ تو ميں بھي اِقرار کرتا ہوں، کہ ميري بھي سمجھہ ميں نہيں آتا؛ ہاں، مگر جو کچھہ کہ خدا اپنے کلامِ مقدس ميں فرماتا ہی، اُس کو درست و واجب جان کر سب سے اِلتماس کرتا ہوں * ليکن اگر کوئي کہے، کہ يہہ بات خلافِ قياس ہی، اور درست نہيں، تو اِنکار کرکے ہمارا جواب يہہ ہی، کہ يہہ بات ہماري عقل سے برخلاف نہيں، مگر باہر ہی؛ جس طرح کہ خدا کي ذاتِ پاک کي سب صفتيں کسي سے سمجھي نہيں جاتيں؛ مثلاً باتفاق سبھوں کے خدائے واحد تمام خلقت ميں فرد فرد بہ کماليت موجود ہو کر ہر جگہہ حاضر و ناظر ہی؛ ليکن يہہ کيونکر ہی؟

خدا نے اپنے کلام میں اِس قدر ظاہر نہیں کیا، کہ ہم بیان، واضح کر سکیں * اور یہہ بھي ہمارے لئے خاص کر واجب ومفید ہی، کہ اپنے قیاس و عقل پر متکبر نہ ہو کر، محض اُس پر اکتفا کریں، کہ اُس نے اپني ذات، عالیہ کو، یونہیں، یعنے توحید اور تثلیث کے ساتھہ ظاہر کیا * پھر یہہ خیال کیا چاہئے، کہ یہہ تین اگرچہ ماہیت، و قدرت، و ابدیت، و جلال میں ایک ہیں، تو بھي اِنسان کي نجات کے واسطے، اپني کمال مہرباني و خداوندي سے، فرد فرد عہد، کو سرانجام کرتے ہیں، یعنے باپ بیٹے کو بھیجتا؛ بیٹا وقت، مقرر پر آدمي کے جسم میں مجسم ہوکر نجات کا دروازہ کھولتا؛ اور روح القدس اُن دونو، یعنے باپ بیٹے سے بھیجا جاتا، تاکہ چنے ہوئے لوگوں کے دل کو پھر تبدیل دے کر، اور اُنھیں صادق کرکے، گناہ کي آلودگي و حکومت سے آزاد کرے * اور وہ ظاہري پستي، بیٹے اور روح القدس کي، جو کہ چند آیتوں سے معلوم ہوتي ہی، سو اُن کي ازلي ذات و صفات سے نہیں، مگر اُن کے خاص عہدوں سے نسبت رکھتي ہی؛ یعنے، جب کہ اِنسان کو نجات اور کسي طور سے حاصل نہ ہوسکتي تھي، تو اُس نے اپني بڑي محبت اور مہرباني سے قبول کیا، کہ چند مدت تک اپني ذاتي

یے تین، اگرچہ ماهیت، اور قدرت، و ابدیت، اور سب صفات دایمي میں، واحد هیں، تو بهي کسي طور پر، کہ جس کا ظاهر کونا خدا کو پسند نهیں آیا، اور هم اُس کو سمجهہ بهي نهیں سکتے، وے اپني اپني خاص احدیت رکهتے هیں، مگر اُن میں ایسا تفاوت نهیں، کہ وحدتِ الهي گم هو جاوے؛ جیسا کہ یوحنا کے پهلے مکتوب ۵ باب ۱۷ آیت میں هی، کہ تین هیں، جو گواهي دیتے هیں آسمان میں، باپ بیٹا، روح القدس، اور یے تینوں ایک هیں * پس توحید میں تثلیث، اور تثلیث میں توحید بهي هی * اگر کوئي کہے، کہ خداے واحد کو ایک کہہ کر تین کہنا شرک اور ناداني هی، تو همارا جواب یہہ هی، کہ جس معنے سے اُس کو ایک کہتے هیں، اُسي حالت میں تین نهیں کہہ سکتے؛ اور جس صورت میں تین کہتے هیں، اُس حالت میں ایک نهیں کہتے؛ اور خدا کے کلام سے صاف ظاهر هی، کہ الله واحد میں کیسي عجایب وغیر مفهوم طور پر تثلیث هی، لیکن اُس تثلیث سے وحدتِ الهي گم نهیں هوتي، باوجودیکہ تینوں خدا کهلاتے هیں، اور پوجے بهي جاتے هیں، اور صفاتِ الهہ سے آراستہ، وفي الحقیقت وے تینوں ایک خداے واحد هیں، مگر کس طرح ایک میں تین هیں،

و إدراک کو کیا دخل کہ اُسے سمجھیں * پانچ برس کا لڑکا، کیا باپ کي حکمت کو حقیر جانے؟ سو آدمي، جو کہ محض گنہگار اور ناقص الفہم ہی، کیا شی ہی، کہ خدا کے کلام کو نادرست بتلاوے؟ خداے قادر ہم سبھوں کو اپني کمال فضل و رحمت سے اِس نادانی و گمراهي سے بچاوے!

پوشیدہ نہ رہے، کہ راقم، صولۃ الضیغم، جو عیسائیوں کے نسبت چند الفاظ، یعنے مشرک، و نادان، و کافر، لکھتا ہی، نہیں جانتا ہی، کہ توحید بالتثلیث، و تثلیث باالتوحید، کیا ہی، اور کس معنے سے کہا جاتا ہی؛ اِس لئے، اِس اصولي مسلہ کو اُن سبھوں کے روبرو بیان کرکے بعد اُس کے کلام الهي سے ثابت کرینگے *

پس جانا چاهئے، کہ خدا ایک ہی، اور واحد؛ جیسا کہ اِستثنا کے ۶ باب ۴ آیت میں ہی، یعنے سن، ای اِسرائیل، خداوند ہمارا خدا، ایک خداوند ہی، تو اپنے سارے دل، اور اپنے سارے جي سے، اور اپنے سارے زور سے، اُسے دوست رکھہ الخ * مگر ماهیت الهي میں ایسي کثرت ہی، کہ بیبل مقدس میں بہ نسبت اُس خداے مقدس کے، یہہ نام، یعنے باپ بیٹا روح قدس، اکثر اِستعمال میں آئے ہیں؛ اور

آتھویں قصل

توحید و تثلیث پر شامل ھی *

باتفاق محمدي و مسیحیوں کے، توریت و إنجیل صحیفۂ آسماني ھیں، اور إس تصنیف کي دوسري فصل میں إظہار کیا گیا ھی، کہ اُن پر تحریف و تبدیل واقعہ نہیں ھوئي، پر برخلاف إس کے خدا نے اُن کو اب تک محفوظ رکھا * اور محمدي جو کہتے ھیں، کہ ھماري کتابیں، یعنے توریت و إنجیل تحریف ھوئیں، إس جھوتھے دعوے کو ثابت نہیں کر سکتے * پس، جب ثابت نہ کرسکیں، تو لازم ھی، کہ کبر، اور تعصب، اور بغض، و وھمي حرکاتوں کو چھوڑ کر اُن کو کلام إلہي جانیں، اور جو کہ نصایح اُن میں ھم کو دي گئي ھیں، بجان ودل قبول کر لیں * جس طرح بیٹے کو جب کوئي بات مشکل نظر آتي ھی، باپ کي بات کو معتبر جان کر اُس سے پوچھتا ھی؛ سو چاھئے، کہ ھم بھي کلام إلہي کو راست و درست جانیں، باوجودیکہ اُس میں، یعنے مقدس کتاب میں، بعضي باتیں إس قدر بلند و اعلیٰ معنے رکھتي ھیں، کہ ھمارے قیاس

قدم نہیں بڑھایا، اور غرور و غفلت سے لایق و مناسب نہیں جانا، کہ اور فرقوں کي کتابوں، اور علموں، اور مذہبوں کي تلاش کریں، پس اِس دعوےٰ کرنے کي جرأت و ہنر نہیں رکھتے *

اور چوتھے — ہوسکتا ہی، کہ جھوٹے مطلب، اور بڑے معنے، اور کفرکي باتیں، ایسي شیریں لفظوں، اور رنگین عبارتوں میں کہي، اور لکھي جاویں، کہ اُن کی عبارت اِنتہا مرتبوں میں ہو: چنانچہ یہہ بات بت پرست اور اور فرقوں میں واقعہ ہوئي ہی، اور بہت لوگوں نے ایسي میٹھي باتوں اور رنگین عبارتوں سے دھوکھا کھایا ہی * پس، محمدیوں کے دعوے کے موافق چاہئے، کہ ایسي جھوٹھي اور کفر کي باتیں عبارتِ افضل ہونے کے باعث سچي اور خدا کا کلام سمجھي جاویں * غرض کہ، اِن باتوں سے، جو قرآن کي عبارت کي دلیل ہونے کے رد میں جوذکر ہوئیں، بالکل ظاہر اور معلوم ہوا، کہ قرآن کي عبارت خواہ بے مثل اور بے مانند ہو، خواہ نہ ہو، اُس کے خدا کي طرف سے ہونے، اور محمد کي رسالت کے واسطے ہرگز دلیل نہیں ہوسکتي *

جو اِن دنوں انگریزي اور نمسه، اور فارسي، اور اور زبانوں میں لکھي گئي هیں، که اب تک اُن کي مانند عبارت میں اُن زبانوں کے درمیان کوئي کتاب نهیں لکھي گئي هی، چاهئے که وے سب بهي خدا کي طرف سے هوویں * اور یونهیں وید، جو هندؤں کے دین کي کتابیں هیں، اور وے اُن کے خدا کي طرف سے هونے کا دعوی کرتے هیں، اگرچه وے کتاب بت پرستي کي تعلیم دیتي هیں؛ پهر چاهئے که وے بهي اپني عبارت کے سبب خدا کا کلام ٹهریں * اور اگر شاید مسلمان عالموں کا قرآن کي بابت یهه دعوی هو، که اُس کي عبارت تمام کتابوں کي عبارت سے، جو دنیا میں هیں، بهتر هی، تو ضرور اِس دعوے سے پهلے، که مسلمانوں کے عالم سب زبانیں سیکهیں، اور کتابیں جو سب زبانوں میں لکھي گئي هیں، پڑهیں * یعنے ظاهر هی، که جب تک عبراني، اور یوناني، اور لاطیني، اور نمسه، اور انگریزي، اور فرانسي، اور هندي، اور چیني، اور اور زبانوں کو، بالکل تحصیل نه کي هوں، اور اور زبانوں کي کتابیں نه پڑهي هوں، یهه دعوی درمیان میں لاکر نهیں کهه سکتے، که قرآن کي عبارت جهان کي سب کتابوں کي عبارت سے، برتر اور افضل هی؛ اور جب که، اِس کام میں ابهي تک

قرآن سے افضل هیں؛ چنانچه یهه مطلب فرنگ کے عالموں پر ظاهر و آشکاراهی، اور اُن کے درمیان مشهور هی؛ اور اُن میں سے بعضوں نے، که عربي زبان سیکهي، اور اُس علم میں پورا دخل پیدا کرکے عربي کتابیں مطالعه کي هیں، کهتے هیں، که بعضي عربي کتابیں، مثلاً مقالاتِ حریري، اور مقاماتِ همداني، کلام کي عبارت میں قرآن کے موافق، بلکه اُس سے بهتر هیں * اور اگرچه اُن شخصوں کا دعوی محمد کي اُمتوں کے نزدیک اعتبار واعتماد نهیں رکهتا، اور طرفداري کي راه سے اُن کي بات نهیں مانتے، مگر اُسي طرفداري کے سبب خود محمدیوں کي گواهي بهي قرآن کي عبارت کے حق میں، اور قوموں کے نزدیک کچهه قوت و اعتبار نهیں رکهتي *

تیسرے — جب که هم بالفرض مان لیں، که قرآن عربي زبان میں بے مثل اور بے مانند هی، اور اُس کے خدا کے کلام هونے پر صرف عبارت گواه اور دلیل هو، تو اگر ایک کتاب کي بے مثل اور بے مانند عبارت اُس کي خدا کي طرف هونے پر دلیل اور گواه هووے، تو اِس صورت میں لازم آتا هی، که وے سب مشهور کتابیں، جو قدیم زمانے میں یوناني، و لاطیني زبان میں لکهي گئي هیں، اور وے مشهور کتابیں بهي،

اور مسلمانوں کے عالموں کے شمار کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں: چنانچہ اِس بات کي سچائي جہان کے سیر کرنیوالوں اور تواریخ کے پڑھنیوالوں پر ظاہر اور روشن ہی * پس، اگر شاید ہو سکے، کہ قرآن کي عبارت ایک دلیل ہووے، پھر بھي ظاہر ہی، کہ غور کرنیوالے اور حقیقت کے ڈھونڈھنیوالے کو اُس طرح کي تسکین اور یقین، جو اُس کے دل کي فراغت کے لئے ضرور اور لازم ہی، نہیں دے سکتي: بلکہ اُسے ہمیشہ کے شک میں چھوڑ دیگي * اور یہہ بات، کہ اِنجیل ایسي دلیلیں رکھتي ہی، کہ بڑے چھوٹے آسانی سے سمجھتے ہیں، اور اِیمان لانیوالا اپنے دل میں اِنجیل کے سچ ہونے کا پورا یقین حاصل کرتا ہی، پچھلے باب میں ہم نے ذکر کیا ہی * دوسرے — اگر شاید یہہ بات ہم مان لیں، کہ ہاں، عربي زبان میں قرآن کي مانند کوئي کتاب، کوئي عبارت نہیں لکھي گئي، اُس سے صرف یہہ نکلتا ہی، کہ قرآن عربي سب کتابوں سے عبارت میں افضل ہی، نہ کہ قران کي عبارت طرح طرح کي زبانوں کي سب کتابوں سے، جو جہان میں ہیں، افضل اور خدا کا کلام ہووے * پوشیدہ نہ رہے، کہ یوناني، اور لاطیني، اور انگریزي، اور نمسہ کي زبانوں میں ایسي کتابیں بني ہیں، کہ عبارت میں کتنے درجہ

اور لوگ، خود اِس دلیل کے سمجھنے پر کبھي قدرت نہ رکھینگے؛ بلکہ چاہئے، کہ کتنے عالموں کے کہنے کے سبب خاموشي اِختیار کرکے اِعتقاد کریں، کہ قرآن کي عبارت حد درجہ میں افضل، اور اِسي سبب سے خدا کا کلام ہی * مگر اِس صورت میں باریک بین اور غور کرنیوالے کے دل میں یہہ شک اور شبہ نہ رہیگا، کہ شاید عرب کے عالم بھول سے اِس جھوتھي فکر میں پڑے ہیں؛ کیونکہ آدم کي گروہ، کیا عالم، اور کیا عوام، میں کوئي بھول اور چوک سے پاک نہیں ہیں؛ اور وہ شخص بھي اِس فکر میں پڑیگا، کہ وے عالم صرف اِس سبب سے دعوےٰ کریں، کہ قرآن کے تابعدار ہیں، اور جو کچھہ کہ منظور رکھتے ہیں، یہہ ہی، کہ قرآن پر لوگوں کے اِعتقاد اور تابعداري کے سبب اُن کي ریاست، اور عزت، اور دولت بڑھے؛ اور اِسي سبب سے اب تک اِس بات پر ایکا کیا ہی، جیسا کہ بت پرستوں کے عالم اور اِستعداد والے، باوجردیکہ یے خود ناداني اور فریب کھانے میں ثابت ہیں؛ لیکن پھر بھي آدمیوں کے فریب دینے کے لئے آگے کے وقت سے ابتک آپس میں ایک منہہ ہو کر ایک ہي دعوےٰ کرتے ہیں، کہ اُن کي بنائي کتاب خدا کي طرف سے ہی؛ حالانکہ بت پرستوں کے عالم عرب

کہ جو برملا وقوع میں آتے، تو سوا محمدیوں کے وے
ہرایک کو معلوم ہوتے؛ مثلاً، چاند کا دوپارہ ہونا *
اگر یہہ سچ ہوتا، تو بےشک تمام عالم میں مشہور ہو کر
تواریخوں میں درج ہوتا؛ لیکن اُس کي خبر سوائے
حدیث کے اور کہیں پائي نہیں جاتي * پر آگے کے
قصوں سے، کہ جو اُوپر مذکور ہوچکے، حدیث واجب
الاعتبار نہیں * سوہم اُس کي گواہي پر کیا اعتبار
کریں؟ بکلہ محمدي بھي اُن کے وہمي قصوں سے
شرمندہ ہوکر، اور اُن کو چھوڑ کر کہتے ہیں، کہ قرآن
خود ایک معجزہ ہی، کہ جس نے محمد کي رسالت
کو ثابت کیا * اور جواب اِس بات کا کتاب میزان الحق
میں، کہ طبعِ عالي و فکرِ معالي موصوف بہ صفاتِ
حقایق پادري فانڈرصاحبؒ کي سے تصنیف ہوکے
واسطے خدا ترسوں اور حقیقت کے ڈھونڈھنیوالوں کے
چھاپي گئي ہی، اُس کتاب کے ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹،
۲۲۰ صفحہ میں مرقوم ہی — پہلے، اگر بالفرض مان لیں،
کہ قرآن کي عبارت اُس کے سچے ہونے کے واسطے دلیل
ہو، تو بھي ناقص دلیل ہی، اِس سبب سے، کہ
صرف وے لوگ، جو زبانِ عربي کو تمام اور بالکل
پڑھتے اور اُس زبان میں پورا دخل رکھتے ہوں، اِس
دلیل کو سمجھینگے، اور بس؛ لیکن دنیا کے سب

کیا، کہ جس سے محمد نے یہہ دریافت کیا، کہ اللہ نے آدم و حوا سے سب آدمیوں کو پیدا کیا * پھر زمخشري، اور بیضاوي، اور جلال الدین، اور یحیی کے بیان سے معلوم ہوتا ہی، کہ ایک دن ایسا ہوا، کہ محمد مریم نامي ایک لونڈي سے ہم بستر ہوا * اُس کي جورؤں میں سے ایک نے اُسے اِس بات پر ملامت کي؛ تو قسم کھائي، کہ اُس سے پھر میں ہم بستر نہ ہوؤنگا * پر باز نہ رہ سکا، اور کہا، کہ خدا نے یوں حکم کیا ہی * دیکھو سورۂ تحریم کي ۱ آیت میں، یعنے ای نبي، جو اللہ نے تجھہ پر حلال کیا، تو اُسے کیوں حرام کرتا ہی؟ تو اپني عورتوں کي رضامندي چاہتا ہی، اور اللہ بخشنیوالا مہربان * اور اللہ نے تمھاري قسموں کا اُتار ڈالنا تم کو ٹھہرا دیا ہی؛ اور اللہ تمھارا دوست ہی * بھلا، ایسے ماجرے ہم کہاں تک لکھیں؟ صاف ظاہر اور روشن ہی، کہ اِن باتوں سے ہمارا خداے پاک وبرتر مانند رام چندر و کرشن کے، جو ایسے کام، یعنے لیلا کیل کریڑا کرتے تھے، ٹھہرتا ہی * نعوذباللہ منہا! افسوس، صد افسوس! الغرض جب کہ حدیث کا یہہ حال ہی، تو اُس کي گواہي پر کیا اعتبار؟

چوتھے یہہ — اُن معجزوں میں سے بعضے ایسے ہیں،

کے نزدیک ہوتا، تو وہ دوزخ میں ڈالا جاتا ؟
پھر مشکات المصابیح میں لکھا ہی، کہ جھوٹھہ بولنا
درست نہیں، مگر تین وقت — ایک جورو کی
رضامندی کو، دوسرے لڑائی میں، اور تیسرے صلح
کروانے کو لوگوں میں * اِسی طرح عین الحیات کے
۲۴۳ صفحہ پر لکھا ہی * پھر اُسی کتاب کے ۲۴۲
صفحہ میں ہی، کہ سچ بولنا درست نہیں، اگر اُس
سے کسی اِیمان والے کا نقصان ہو، یا اُس کی جان کو
کچھہ خطرہ، اور جھوٹھہ بولنا فرض و واجب ہی،
بشرطیکہ اِیمان والا قتل، یا قید، یا نقصان سے بچ
جاوے * اور پھر حیات القلوب کے ۱۶ و ۱۷ صفحہ پر
لکھا ہی، کہ اللہ نے ایک مٹھی خاک لے کر ایک چلو
میٹھا پانی لیا، اور وہ پانی لے کر مٹی سانی، اور کہا،
کہ تجھہ سے نبیوں، اور رسولوں، اور اُن سب بندوں
کو، جو بہشت کے لایق اور عاشق ہوں، پیدا کرتا
ہوں * پھر ایک چلو کھارا پانی لے کے مٹی سانی، اور
کہا، میں تجھہ سے ظالم، اور فریبیوں، اور خطا کاروں،
اور شیطان کے سب ساتھیوں کو پیدا کرتا ہوں * پر
قرآن میں لکھا ہی، کہ اللہ نے اِنسان کو آدم و حوا سے
پیدا کیا * پس، بڑا تعجب ہی، کہ حدیث نے نہ
صرف قرآن کو جھٹلایا، بلکہ خدا کے کلام کو بھی غلط

مقبول هو گيي ؟ ايک شخص نے اُس سے کہا، کہ فلانے گانو ميں جا؛ وهاں ايک درويش رهتا هی، جو تيري مشکل آسان کريگا * اُسي وقت موت کے نشان اُس پر ظاهر هوئے؛ اور وہ گانو کي طرف جاکر مرگيا * تب رحم اور سزا کے فرشتوں نے آپس ميں بحث کي؛ يعنے، رحم کے فرشتے نے کہا، کہ خدا اُس کو معاف کريگا؛ اور دوسرے نے کہا، نہيں، خدا اُس کو سزا ديگا * تب خدا نے اُس گانو کو، جس کي طرف وہ آدمي جانے کو تھا، حکم ديا، کہ لاش کے نزديک هو؛ اور اُس گانو کو، جس سے وہ بهاگا تھا، اُس سے دور هو * اُس کے بعد خدا نے فرشتوں سے کہا، کہ اُن دونوں گانو کے بيچ کا فاصلہ ناپو؛ اور ديکهو، کون گانو اُس مرد کي لاش کے نزديک هی * اُنهوں نے ناپا، کہ وہ گانو، جس ميں وہ جاتا تھا، بالشت بهر دوسرے گانو سے نزديک تھا؛ اِس لئے وہ بخشا گيا * بهلا، کيا يے باتيں خداے کريم کي قدوسي کے لايق هيں، کہ ايک قاتل و زنا کار کے بچانے کے لئے ايک گانو کو اُس کي لاش سے دور، اور دوسرے کو نزديک کرے ؟ اُس زاني کو اِس سبب سے بچاوے، کہ وہ بہ سبب ايک گانو کے بالشت بهر دوسرے سے نزديک تھا، حالانکہ اگر وہ اُس پہلے گانو

بد کام کرواتا ھی، اور اُن کو اُسي کام کے سبب جہنم سیں بھیجتا ھی! پھر حیات القلوب کي ۲ جلد ۳۷۰ صفحہ پر مسطور ھی، کہ کلیني سے یہہ معتبر روایت ھی، کہ ایک تیلي، جو محمد سے نہایت محبت رکھتا تھا، اور روز حضرت کے جمال دیکھے بغیر اپنے کام کو نہ جاتا، جب کئي روز گذرے، کہ وہ نہ آیا، تب محمد بعضے اپنے ساتھیوں کو لیکر اُس کا حال پوچھنے گئے * وھاں سنا، کہ کئي دن ھوئے، جو وہ سرکیا * اور اُس کے پروسیوں نے کہا، ای نبي اللہ کے، وہ ھم لوگوں میں بڑا نیک تھا، مگر اُس کي ایک خو بد نہي * حضرت نے پوچھا، کیا؟ اُنھوں نے کہا، وہ زاني تھا * پیغمبر نے جواب میں فرمایا، و اللہ، وہ مجھے ایسا پیار کرتا تھا، کہ اگرچہ وہ آزادوں کو بیچ ڈالا کرتا، تو بھي خدا اُسے بخش دیتا، بس *

پھر مشکات کي ۱۰ کتاب ۳ باب ۱ فصل میں ذکر ھی، کہ ابوسعد خطري نے کہا، کہ اِسرائیلیوں میں ایک مرد تھا، کہ جس نے ۹۹ آدمیوں کو قتل کیا تھا، بعد اُس کے باھر نکلا، اور ایک درویش سے پوچھا، کہ میري توبہ مقبول ھوگي، یا نہیں؟ درویش نے جواب دیا، نہیں * تب اُس مرد نے اُس درویش کو بھي مار ڈالا * پھر اور لوگوں سے پوچھا، کہ میري توبہ

کتاب میں لکھا؛ کیونکہ مشہور ہی، کہ محمد کے مرنے کے کئي پشت بعد حمار ابن بخاري، وقدوني، وغیرہ نے اُن کو لکھا، جس طرح اُنھوں نے اپنے باپ دادوں سے سنا * پس، اِس حالت میں کچھہ تعجب نہیں، کہ اُنھوں نے بہت سے قصہ و افسانہ سنکر محمد کے معجزے بنائے ہوں * اِسي طرح ہندو ساشتر و پران ایسے قصوں سے بھرے ہیں * کیا محمدي ہنود کے سب قصوں کو، کہ جو رام چندر و کرشن اور اور دیوتاؤں کے بابت مسطور ہیں، سچ جانینگے؟ ہرگز نہیں * تو لازم ہی، کہ حدیث کے افسانوں کو بھي نادرست سمجھیں *

نیسرے یہہ — جو محدث کہ محمد کے معجزوں پر گواہ ہیں، جانا چاہئے، کہ اُن کي گواہي قابلِ اعتبار نہیں؛ کس واسطے، کہ اُن میں بہت قصے اِس طرح پر ہیں، کہ جس سے اللہ کي ذاتِ پاک کي سب صفاتِ عالیہ گم ہوتي ہی؛ مثلاً ابوہریرہ نے کہا، کہ رسول نے کہا، في الحقیقت خدا نے زناکاروں کي قسمت میں زنا کرنے کي بات لکھہ دي، اور اُنھیں ضرور ضرور زنا وبساهي کرنا ہی؛ دیکھو مشکات کي پہلي کتاب ۴ باب، پہلي فصل میں یہہ ذکر ہی * بھلا، اِس میں کیا خدا کي قدوسي و منصفي ظاہر ہوتي ہی، کہ آپ اُن کي قسمت میں زنا لکھہ کر اُن سے یہہ

اور اگرچہ مفسرین دعوی کرتے ہیں، کہ جب خدا جانتا تھا، کہ وے لوگ، جنھوں نے یہہ معجزے محمد سے چاہے، اگر شاید دیکھتے، تو ایمان نہ لاتے؛ پس، اپني رحمت کے سبب محمد کو پروانگي نہ دي، کہ اپنے معجزے ظاہر کرے، تاکہ اُن لوگوں کا عذاب بڑھہ نہ جاے، اور نہیں، تو اُن کے وقتوں کے سوا محمد نے بہت معجزے ظاہر کئے؛ مگر اِس دعوے سے مفسرین محمد کو جھوٹھا بناتے ہیں؛ کیونکہ اِن آیتوں میں، خصوصا اخیر کي آیتوں میں، خود محمد برملا اقرار کرتا ہی، کہ میرا کام صرف نصیحت کرنا ہی؛ اور نہیں، تو اگر معجزہ کرنے کي مجھہ میں طاقت ہوتي، تو البتہ اُن کو میں ظاہر، اور اِس طور سے حجت تمام کرتا * پس، اور نہایت تعجب ہی، کہ محمد نے معجزہ دکھلانے سے اِنکار کیا، پر محمدي تو بھي دعوی کرتے ہیں، کہ اُس نے ہزارہا معجزے دکھلائے *

دوسرے یہہ، کہ جو مورخ کسي نبي کے معجزوں کو اپني تواریخ میں قلمبند کرے، تو لازم ہی، کہ اُن معجزوں کو اپني آنکھہ سے دیکھا ہو؛ پر جن مورخوں نے کہ محمد کے معجزوں کو لکھا، اُنھوں نے اپني آنکھہ سے دیکھا نہیں؛ فقط کان ہي سے سن کے اُن کو اپني

مگر تو ہمارے لئے ایک کتاب اُتارے، کہ ہم پڑھیں *
ای محمد، اُن کے جواب میں کہہ، کہ سبحان اللہ،
کیا میں کون ہوں، مگر ایک بشر، کہ پیغمبری میں
بھیجا گیا ہوں * اور پھر سورۂ انعام میں لکھا ہی، یعنے
اُنھوں نے اپنی بڑی سخت سوگند کے ساتھہ قسم کھائی
ہی، کہ اگر اُس پر کوئی معجزہ نازل ہو، تو مقرر
اُس پر ایمان لاوینگے * ای محمد، تو کہہ، کہ معجزے
مقرر خدا پاس ہیں، اور تم کو خبردار نہ کیا، کہ
اگرچہ معجزے آویں، پھر بھی ایمان نہ لاوینگے * اور
پھر اُسی سورۃ میں لکھا ہی، یعنے ای محمد، کہہ،
کہ میرے پاس وہ چیز، یعنے معجزہ، جس کی بابت
تم جلدی کرتے ہو، نہیں ہی؛ کیونکہ خدا کا حکم
ہی؛ اور وہی حق کو ظاہر کریگا؛ اور وہی بہتر
حاکموں کا ہی * ای محمد، کہہ، جو چیز، یعنے
معجزہ، کہ تم چاہتے ہو، کہ جلدی آوے، اگر میرے
پاس ہوتا، تو کام میرے اور تمہارے بیچ میں فیصل
ہوچکا * پس، اِن آیتوں سے صاف سمجھا جاتا ہی،
کہ محمد نے کوئی معجزہ ظاہر نہ کیا، اور ظاہر کرنے
پر قدرت بھی نہیں رکھتا تھا؛ کیونکہ اگر اُس پر قادر
ہوتا، تو البتہ اُن لوگوں کو معجزہ دکھلاتا، یا اُن کو
کسی معجزے پر، جو آگے ظاہر کیا تھا، رجوع کرتا *

کے ۷۴ صفحہ سے ۷۹ صفحہ تک بعضوں کا ذکر کیا ھی ؛
پر مسیحي بالکل اُن پر اعتبار نہیں رکھتے * اب میري
التماس یہہ ھی ، کہ محمدي اِن چار دلیلوں کو تعصب
چھوڑ کے غور سے ملاحظہ کریں ؛ تو اُنھیں معلوم
ھوگا ، کہ محمد کي کراماتیں حقیقي نہیں ، بلکہ ظني
وھمي ھیں *

اول یہہ ، کہ قرآن ھي سے ظاھر ھی ، کہ محمد
معجزہ دکھلانے پر قادر نہ تھا ؛ اِس لئے اِنکار کیا * دیکھو
سورۂ عنکبوت میں لکھا ھی ، یعنے کہتے ھیں ، کہ اگر
اُس کے پروردگار سے اُس پر کوئي نشاني نہ اُترے ،
تو ھم اِیمان نہ لاوینگے * ای محمد ، کہہ ، کہ نشانیاں
مقرر خدا کے پاس ھیں ، اور میں بے شک واضح
نصیحت کرنیوالا ھوں * اور یونہیں سورۂ بني
اِسرایئل میں ذکر ھی ، یعنے وے لوگ کہتے ھیں ،
کہ ھم تجھہ پر ایمان نہ لاوینگے ، جب تک کہ تو
ھمارے لئے زمین سے پاني کا چشمہ جاري کرے ، یا تیرا
ایک باغ خرما یا انگور کا ھو ، اور تو جاري نہرین
رواں کرے ، یا جیسا کہ تو نے دعوی کیا ، آسمان کو
ٹکڑے اُتارے ، یا کہ خدا اور فرشتوں کو گواھي کے لئے
لاوے ، یا کہ تیرے لئے سنہرا گھر ھو ، یا تو آسمان کے
اُوپر جاوے ؛ اور ھم اُوپر تیرے جانے کو یقین نہ کرینگے ،

جو خدا کو فراموش کرتي هيں * سو جهاد کے باب
ميں محمد نے دو بڑی غلطياں کيں ؛ ايک تو يهه ،
که زور و ظلم سے اپنا مذهب پهيلايا ، حالانکه دل کي
پاکيزگي ، که بغير جس کے کوئي خدا کو مقبول نه
هوگا ، تلوار کے زور سے پيدا نهيں هو سکتي ، مگر برعکس
اِس کے تلوار کے زور سے مکر اور فريب ، که جس سے
خداے پاک نهايت نفرت رکهتا هی ، پيدا هوتا هی *
اور دوسري غلطي يهه ، که اپنے شاگردوں کی دليری
کے واسطے تلوار کو بهشت کي کنجي ٹهرايا ، که
جس سے لازم آتا هی ، که جتنے گنهگار و بدذات ، که
بے توبه کئے مارے گئے هيں ، وے سب کے سب خدا
کي بادشاهت ميں داخل هو کے فرشتوں اور راستبازوں
کي جماعت ميں شريک هوں *

ساتوين فصل

محمد کے معجزوں کے جواب ميں

محمدي کهتے هيں ، که محمد نے سب سے بهتر اور
بهت معجزے دکهلائے ؛ چنانچه مدعي نے اپنے رسالے

کہ بے مدد تلوار کے میرا مطلب پورا نہیں ہوتا ، یعنے
کہ سب لوگ میری رسالت کو قبول نہیں کرتے ، تب
اُس نے حکم دیا ، کہ جہاد کرو ؛ اور کہا ، کے جو لوگ
جہاد میں مارے جاویں ، وے سب کے سب جنتي
ہونگے ؛ اور بلکہ جو لوگ کہ جہاد کے ہتھیار تیار کریں ،
وے بھي بہشت میں میراث پاوینگے * پس ، جاننا
چاہئے ، کہ جو یہہ بات درست و راست ہی ، تو کتنے
ہي قاتل ، و ظالم ، و زناکار ، و دغاباز ، و چور وغیرہ ،
وغیرہ ، بہشت میں داخل ہونگے * افسوس ، افسوس !
کیا ہمارا خدا ، کہ جس کے حضور میں ملایک و پاک
روحیں بہ آواز بلند پکارتي ہیں ، قدوس ، قدوس ، قدوس ،
ہمارا خداوند خداے قادر ؟ کیا وہ ایسے بدکاروں کي
جماعت کو ، کہ جو دل کي پاکیزگی سے کچھہ بھي واسطہ
نہیں رکھتے ، قبول کریگا ؟ ہرگز نہیں * دیکھو ، خدا اپنے
کلام پاک میں یوں فرماتا ہی ، مبارک وے لوگ ، جو
کہ دل کے پاک ہیں ؛ کیونکہ وے خدا کو دیکھینگے *
اور بھي پاکیزگي کي پیروی کرو ، جس کے بغیر کوئی
خدا کو نہ دیکھیگا * پس ، یہہ بات بھي سب قوموں
کے دل پر لکھي ہی ، کہ بدکار خدا کے غضب میں
رہیگا ؛ جیسا کہ ۹ زبور ۱۷ آیت میں لکھا ہی ،
کہ گنہگار جہنم میں ڈالے جائینگے ، اور ساري قومیں ،

هماري عبادت بالکل بک بک کرنا هی * مثلا محمدي ، جو که توحید و تثلیث کے قایل نهیں ، اگر تلوار کے در سے اُس کو قبول کریں ، اور اُس کي بندگي بهي پونهیں بجالاویں ، تو اُس عبادت سے اُن کو کیا حاصل ؟ کیا الله ایسے کام کو ، که جس میں صاف مکاري هی ، پسند کرتا هی ؟ هر گز نهیں * دیکهو ، اشعیا کے ۲۹ باب ۱۳ و ۱۴ آیت میں ، خدا یوں فرماتا هی ، از بس که یے لوگ زبان سے مجهه سے نزدیکي ڈهونڈهتے هیں ، اور اپنے لبوں سے میري تکریم کرتے هیں ، لیکن اُن کے دل مجهه سے دور هیں ؛ اُن کا مجهه سے ڈرنا آدمیوں سے سیکها هوا دستور هی ؛ اِس لئے دیکهو ، میں اُن لوگوں کے درمیان ایک حیرت افزا کام ، یعنے ایک حیرت انگیز و عجیب کام ، کرونگا ؛ که اُن کے عاقلوں کي عقل زایل هو جائیگي ، اور اُن کے دانائوں کي دانش جاتي رهیگي * پس ظاهر هوا ، که دین کے معاملہ میں تلوار چلانا نهایت زبردستی و گمراهي هی ؛ کیونکه تلوار کے زور سے دل نهیں بدلتا اور نه خداوند کي محبت اُس میں پیدا هوتي هی * محمد بهي یهه بات درست و واجب جانتا تها ؛ اِس لئے ، که جب شاگرد تهوڑے تهے ، اُس نے کها ، که دین کے مقدمہ میں زبردستي نه کرو ؛ پر جب که اُس کے شاگرد بڑهے ، اور اُس نے دیکها ،

کی شرارت کے باعث اُن کو تیرے آگے سے خارج کرتا ھی ، تاکہ وہ اُس بات کو، جو اُس نے قسم کر کے تیرے باپ دادوں سے ، ابراھیم ، و اِسحاق ، و یعقوب سے کہا ، پورا کرے * پس ، تو سمجھہ لے ، کہ خداوند تیرا خدا تیری صداقت کے سبب سے تجھہ کو اِس نفیس سرزمین کا وارث نہیں کرتا ؛ کیونکہ تم تو گردن کش لوگ ھو، پس ، ظاھر ھوا ، کہ خدا نے اُن قوموں کو اُن کی بدکاري کے سبب یہود سے قتل کروایا ، نہ اُن کے مذھب کے بڑھانے کے لئے ؛ اور تمام بیبلِ مقدس میں ایسا حکم نہیں ، کہ تم جہاد کرو، یا تلوار کے زور سے اپنے مذھبِ حق کو پھیلاؤ، اور یہودیوں نے محمدیوں کي طرح دین کے مقدمہ میں قتال و جدال نہیں کیا ؛ اِس لئے ھمارا یہہ اِعتراض لا جواب ھی ، کہ محمد نے برخلاف سب پیغمبروں کے حکمِ جہاد واجب کیا ، اور کہا ، کہ تِلوار بہشت کي کنجي ھی *

آب غور کیا چاھئے ، کہ پاکیزہ گي اور دینداري دل کي عبادت سے واسطہ ھی ؛ اور جب تک کہ دل خدا کي طرف رجوع نہ ھو، تب تک کسي ظاھری رسم اور سجدہ سے فایدہ نہ ھوگا * سو ضرور چاھئے ، کہ ھم سب بہ جان و دل خدا کے کلام کو قبول کر کے اُس کي بندگي کمال خوشي و رضامندي سے بجالاویں ؛ نہیں ، تو

بت پرست ، بدکار تھے ؛ سو خدا نے اُن کو یہود کي معرفت اُن کے گناھوں کي سزا پہنچائي ، اور اُن کي میراث کو اُن کے ھاتھہ سے لے کر یہود کے قبضہ میں کردیا ، و بس * لڑنے کا سبب یہہ ھی ، جیسا کہ احبار کے ۱۸ باب ۲۴ و ۲۸ آیت تک لکھا ھی ، اُن چیزوں میں سے آپ کو کسي سے آلودہ مت کرو ، کہ اُن سب کاموں سے قومیں ، جنھیں میں تمھارے اگے ھانکتا ھوں ، نا پاک ھوتي ھیں ، اور زمین نا پاک ھوتي ھی ، کہ اُن کي بدکاری کا مطالبہ اُس سے کرونگا ، اور زمین اُنھیں ، جو اُس میں بستے ھیں ، قی کر ڈالیگی * پس ، اب تم میری شریعتوں اور میرے حکموں کو حفظ کرو ، اور اُن کراھیتوں میں سے کسي کو کوئي نہ کرے ، خواہ تمھارا متوطن ھو ، خواہ اجنبی تم میں رھنے والا ؛ کیونکہ زمین کے باشندوں نے ، جو تم سے آگے تھے ، یہہ سب کراھیتوں کے کام کئے ؛ اور زمین ناپاک ھو گئی ؛ تاکہ زمین تمھاری ناپاکی سے تمھیں بھي اُگل نہ دے ، جس طرح اُس نے اُن قوموں کو ، جو تم سے آگے تھے ، اُگل دیا * پھر بھي [ستثنا کے ۹ باب ۵ و ۶ آیت میں مذکور ھی ، تو اپني صداقت سے ، اور اپنے دل کي پاکیزگي سے اُس زمین کا وارث ھونے نہیں جاتا ؛ بلکہ خداوند تیرا خدا اُن جماعتوں

پیارے محمدیو، تم بھي اُسي پتھر پر ٹھوکر کھاتے ہو؛ مگر نہ چاہئے، کہ تم بھي اُن کي مانند ہو اپنے اوپر خدا کے قہر کو بھڑکاؤ * پس، میری اِلتماس یہہ ہی، خداوند کو قبول کرو، جیسا کہ ۲، زبور ۱۲ آیت میں ہی، بیٹے کو چومو، تا نہ ہو، کی وہ بیزار ہو، اور تم بے راہ ہو کر ہلاک ہو، جب کہ اُس کا قہر ایک ذرا بھي بھڑکے *

چھٹویں فصل

اِس جواب میں، کہ محمد نے اپنے مذہب کو تلوار کے زور سے قایم کیا، اور سب محمدیوں پر جہاد کو واجب ٹھہرایا

اُس مصنف کے رسالے میں لکھا ہی، کہ یہود بھي اپنے مذہب کو اِسي طرح پھیلاتے تھے، سو محمدي ایسا کیوں نہ کرتے؟ ہمارا جواب یہہ ہی، کہ مدعي یہود کي لڑائي کي محض غلطي کرتا ہی؛ کیونکہ اُن کا لڑنا مذہب حق کے بڑھانے کو نہ تھا؛ پر مشہور ہی، کہ جن قوموں پر یہود غالب آئے، وے لوگ نہایت

تم نے مجھے پناہ نہ دي ؛ ننگا تھا ، تم نے مجھے نہ پہنایا ؛ بیمار اور قید میں تھا ، تم نے میري مہماني نہ کي * تب وے بھي اُسے جواب دینگے ، اي خداوند ، کب ہم نے تجھے بھوکھا ، یا پیاسا ، یا پردیسي ، یا ننگا ، یا بیمار ، یا قیدي دیکھہ کے تیري خدمت نہ کي ؟ تب وہ اُنھیں جواب دیگا ، میں تم سے سچ کہتا ہوں ، جتنا کچھہ تم نے اِن چھوٹے بھائیوں میں ایک کے ساتھہ نہ کیا ، میرے ساتھہ نہ کیا * اور یے ہمیشہ کے عذاب میں ، اور نیک لوگ ہمیشہ کي زندگي میں جائینگے *

اب جانا چاہئے ، کہ یہودیوں نے مسیحیوں کي طرح خداوند سے خاص اِس لئے اِنکار کیا ، کہ وہ اِس دنیا کے طور پر بادشاہي شان و شوکت سے ظاہر نہ ہوا * اِسي باعث یہودیوں نے اُس سے بڑي عداوت رکھہ کر صلیب دیتے وقت کہا ، اُس کا خون ہم پر اور ہماري اولاد پر ہووے *

پس ، غور کا مقام ہی ، کہ اُن پر اُسي دن سے کیا کیا مصیبتیں اور آفتیں نازل ہوئیں ؛ چنانچہ اُن کي بادشاہت بالکل تباہ ہوئی ، اور وے تمام دنیا میں تتر بتر ہوگئے ، اور ہر کوئي اُن کو اُن کي بد بختي و غلامي کے سبب تہمتوں میں اُڑاتا تھا * سو اي

اور بکریوں کو بائیں طرف ، رکھیگا * تب بادشاہ اُنھیں ، جو اُس کي دھني طرف ھیں ، کھیگا ، ای میرے باپ کے مبارک لوگو ، اِدھر آؤ ، اور وہ بادشاھت ، جو دنیا کي اِبتدا سے تمھارے لئے تیار کي گئي ھی ، اُس کے وارث ھو ؛ اِس لئے کہ میں بھوکھا تھا ، تم نے مجھے کھانا دیا ؛ میں پیاسا تھا ، تم نے مجھے پلایا ؛ میں پردیسي تھا ، تم نے مجھے پناہ دي ؛ میں ننگا تھا ، تم نے مجھے پہنایا ؛ میں بیمار تھا ، تم نے میري بیمارداري کي ؛ میں قید میں تھا ، تم میرے پاس آئے * تب نیک لوگ اُس کے جواب میں کہینگے ، ای خداوند ، کب ھم نے بھوکھا دیکھہ کے تجھے کھلایا ؛ پیاسا دیکھہ کے پلایا ؟ کب ھم نے پردیسي دیکھہ کے تجھے پناہ دي ، یا ننگا دیکھہ کے پہنایا ؟ کب تجھے بیمار یا قید میں دیکھہ کے تیرے پاس آئے ؟ تب بادشاہ جواب میں اُن سے کہیگا ، میں تم سے سچ کہتا ھوں ، جتنا کچھہ تم نے میرے اِن چھوٹے بھائیوں میں سے ایک کے ساتھہ کیا ، وہ میرے ساتھہ کیا * تب وہ اُنھیں ، جو بائیں طرف ھیں ، کہیگا ، کہ ای ملعونو ، میرے سامنے سے اُس ھمیشہ کي آگ میں جاؤ ، جو شیطان اور اُس کے فرشتوں کے لئے تیار کي گئي ؛ کیونکہ میں بھوکھا تھا ، تم نے مجھے کھانا نہ دیا ؛ پیاسا تھا ، تم نے مجھے نہ پلایا ؛ پردیسي تھا ،

واقعات کو اپنے مقدس نام کے جلال کو اور اُن چنے
ہوئے لوگوں کي نیک بختي کے واسطے ترتیب دیتا
ہی: اور بلکہ اُس میں بھي اُس کے اِختیاراتِ
خداوندي ظاہر ہوتے ہیں، کہ باقي اُن لوگوں کو، کہ
جو اِنجیلِ مقدس نہیں مانتے، اور خدا کو نہیں
پہچانتے، سزا پہنچاتا ہی * پر محمدي کہینگے، کہ
عیسیٰ نے اپنے دشمنوں کو سزا نہیں دي، اور نہ اپنے
شاگردوں کو چین و کامیابي * تو میرا جواب اُس رسالے
کے مصنف کي زباني یہہ ہی، کہ جزا و سزا دینا
قیامت پر موقوف ہی: اور اگرچہ خدا اپنے دشمنوں
کي برداشت کرکے اپنے دوستوں پر مصیبت و آفتوں کو
آنے دیتا، پر وہ دن جلد آویگا، کہ جس میں وہ اپنے
دشمنوں کو ہلاک کرکے اپنے دوستوں کو کمال خوشي
و بزرگي سے اپني آسماني بادشاہت میں داخل کریگا:
چنانچہ متي کے ۲۵ باب ۳۱ — ۴۶ آیت میں لکھا
ہی، جب اِبنِ آدم اپني حشمت سے سب پاک
فرشتوں کو اپنے ساتھہ لیکر آویگا، تب وہ اپني حشمت
کے تخت پر بیٹھیگا، اور سب ملک کے لوگ اُس
کے آگے جمع کئے جائینگے: اور جس طرح سے کہ چرواہا
بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہی، وہ اُن کو ایک
دوسرے سے جدا کریگا * اور وہ بھیڑوں کو دہني طرف،

ظاهر هوا، هماري نجات کے واسطے * دیکھو، خدا کي دولت، حکمت اور گہرائي کیسي هی! اُس کے فتوے تلاش، اور اُس کي راہ ملنے سے باهر هیں! پس، اِس حال میں آدمي، جو که گنهگار اور کم فهم هی، کیا هی، که خدا کي مقرر کي هوئي تدبیر کو رد کرکے اپنے واسطے اور نئي تدبیر نکالے؟ اور جب محمدي کہتے هیں، که خداوند عیسیٰ مسیح بادشاهي شان وشوکت نه رکهتا تها، تو هم منظور کرکے یهه جواب دیتے هیں، که اُس میں اُس کي کمال مهرباني اور فروتني ظاهر هی: یعنے، که اُس نے ازلي وذاتي جلال کو تهوڑي مدت تک چهپا کے لاچار گنهگاروں کي نجات کے لئے نجات کا دروازه کهول دیا: پر اِس سے اُس کي عظمت وسلطنت میں خلل واقعه نهیں: کیونکه وه بادشاهِ عظیم الشان، اور اپني سلطنت واِختیار کو دنیا میں اِس طرح ظاهر کرتا هی، که بعضوں کو نجات کے واسطے چن کر اُن کے حاکم وقانون ٹهہراتا هی * پهر اُن پر اپنا فضل جاري کرکے اُن کے گناهوں کے لئے سزا، اور اُن کي نیکیوں کي جزا عطا کرتا هی: اور وقتِ اِمتحان میں اُن کا مددگار هوکر اُنهیں اُن کے دشمنوں سے محفوظ رکهه کر اپني بڑي حمایت سے اُنهیں مغلوب هونے نهیں دیتا * علاوه اِس کے هرایک

غنیمت نہ جانا، بلکہ اُس نے آپ کو عاجز بنایا، اور خادم کي صورت پکڑکے آدمي کي شکل بنا، اور آدمي کي صورت میں ظاہر ہوکے آپ کو فروتن کیا، اور مرنے تک، بلکہ صلیبي موت تک، فرمان بردار رہا * پھر گلتیوں کے ۳ باب ۱۳ آیت میں لکھا ہی، کہ مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کي لعنت سے چھوڑایا؛ کہ وہ ہمارے بدلے لعنتي ہوا * پس، ان آیتوں سے ثابت ہوا، کہ خداوند مسیح اپني ازلي بزرگي پوشیدہ کرکے اِس دنیا میں خاص اِس لئے آیا، کہ اپني موت سے اِیمان لانیوالوں کو نجات بخشے؛ نہ اِس لئے، کہ اِس دنیا کے طور پر بادشاہي لباس پہن کر شان وشوکت سے عیش وعشرت میں جیتا رہے * ہاں، یہہ وہي رازوں کا راز ہی، کہ جس سے تمام ذیہوش حیران ہیں؛ یعنے، کہ جب اور کوئي تدبیر نجات کي ظاہر نہ ہوئي، تو خدا آپ خادم بنا، اپنے خادموں کي نجات کے واسطے؛ کیونکہ اپنے باپ آدم کي لغزش سے ہم لوگ خدا کي راہ سے بھٹک کر دوزخ کي راہ پر چلے جاتے تھے، اور کوئي بچانیوالا نہ رہا؛ تب خدا جسم میں ظاہر ہوا، ہماري نجات کے واسطے؛ جیسا کہ طمتیوس کے پہلے خط کے ۳ باب ۱۶ آیت میں ہی، کہ یقینا دین کا بڑا راز یہہ ہی، کہ خدا جسم میں

جانور، اور زمین کے بادشاہ، اور اُن کی فوجیں جمع
ہوئیں، تاکہ اُس سے، جو گھوڑے پر سوار تھا، اور اُس
کے لشکر سے لڑیں: اور وہ حیوان پکڑا گیا، اور اُس
کے ساتھہ وہ جھوٹا نبی، جس نے اُس کے سامنے وے
معجزے دکھائے، جن کے وسیلہ سے اُس نے اُن کو،
جنھوں نے اُس جانور کے نقشہ کو پایا تھا، اور اُن کو،
جنھوں نے اُس کی تصویر کو پوجا تھا، گمراہ کیا تھا:
اور یہہ دونوں اُس آگ کی جھیل میں، جو گندھک
سے جل رہی ہی، جیتے ڈالے گئے * اور جو باقی تھے،
وے اُس گھوڑے کے سوار کی تلوار سے، جو اُس
کے منہہ سے نکلتی ہی، جان سے مارے گئے * اور
سارے پرندے اُن کے گوشت سے سیر ہوئے * پس،
غور کیا چاہئے، کہ اِن آیتوں میں خداوند عیسیٰ مسیح
کی بزرگی و بادشاہی ظاہر و روشن ہی: پر محمدی
کہتے ہیں، کہ حضرت عیسیٰ جب اِس دنیا میں
تھا، وہ بادشاہی لباس نہ پہنتا تھا، اور سوائے اپنے
حواریوں کے اور کسی پر حکومت بھی نہ رکھتا تھا *
مگر محمدی اُس کے مجسم ہونے کے مطلب کو نہ
دریافت کرکے اِس بھول میں پڑے ہیں * دیکھو،
فلپیوں کے ۲ باب ۶ و ۷ آیت میں لکھا ہی، کہ
خداوند نے خدا کی صورت ہوکے خدا کے برابر ہونا

دیکھتا ہوں ، کہ اور ایک سفید گھوڑا ہی ، اور اُس کا سوار اور آمین سچا کہلاتا ہی ؛ اور وہ حق عدالت کرتا ہی ، اور لڑتا ہی ، اور اُس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند ، اور اُس کے سر پر بہتیرے تاج ، اور اُس کا ایک لکھا ہوا نام ، جسے اُس کے سوا کسی نے نہ جانا ، اور اُس کا لباس خون میں ڈوبا ہوا تھا ؛ اور اُس کا نام خدا کا کلام ہی * اور آسمانی فوجیں سفید و صاف لباس پہنے ہوئے سفید گھوڑوں پر اُس کے پیچھے چلتیں * اُس کے منہہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ، کہ وہ اُس سے ملکیوں کو مارے ؛ اور وہ لوہے کے سونٹے سے اُن پر حکمرانی کرتا ؛ اور وہ قادرِ مطلق خدا کے غصہ و غضب کی شراب کے کولھو میں پیرتا ہی ؛ اور اُس کے لباس و ران پر یہہ نام لکھا ہی ، بادشاہوں کا بادشاہ ، اور خداوندوں کا خداوند * پھر میں نے ایک فرشتہ کو سورج پر کھڑے ہوئے دیکھا ؛ اُس نے سارے پرندوں کو ، جو آسمان کے بیچ میں اُڑتے ہیں ، یہہ کہہ کے بلند آواز سے پکارا ، آؤ ، اور خدا کی بڑی مہمانی میں جمع ہو ؛ تم بادشاہوں کا گوشت ، و سپہ سالاروں کا گوشت ، اور زور آوروں کا گوشت ، اور گھوڑوں کا گوشت ، اور اُن کے سواروں کا گوشت ، اور سب آزادوں و غلاموں ، اور چھوٹوں بڑوں کا گوشت کھاؤ * پھر میں نے دیکھا ، کہ وہ

۱۲ و ۱۳ و ۱۴ صفحہ میں ، اور بلکہ اِدھر اُدھر تمام رسالے میں ، ایسا ہي بیان ہی ، کہ حضرت عیسیٰ بادشاہ نہ تھا ، مگر بندہ * جانا چاہئے ، کہ بیبلِ مقدس کے مطابق ، کہ في الحقیقت خدا کا کلام ہی ، خداوند عیسیٰ مسیح شاہنشاہِ عظیم الشان ہی ، جیسا کہ مشاہدات کے ۱۷ باب ۱۴ آیت میں آیا ہی ، خداوندوں کا خداوند و بادشاہوں کا بادشاہ * اور اُس کي بادشاہت دو طرح کي ہی ؛ یعنے ، بہ سبب اپني اُلوہیت کے وہ تمام خلقت پر حکومتِ اعلیٰ رکھتا ہی ؛ اور بہ سبب شفیع و کفیل ہونے کے وہ ایک روحاني بادشاہت اِیمانداروں کے دل میں رکھتا ہی * یہہ دونوں باتیں باہم مختلف نہیں ؛ بلکہ ایک ہي انجام کو پہنچاتي ہیں ؛ یعنے ، ایمانداروں کي نجات اور بے اِیمانوں کي ہلاکت سے خدا کا فضل و جلال ظاہر کرتي ہیں ؛ اِس لئے اُس کو نہایت بڑا بادشاہ جانتے ہیں ، کہ تمام عالم پر اِختیارِ کلي رکھتا ہی ، یہاں تک کہ ایک کو دنیا کے بادشاہوں سے سرفراز ، اور دوسرے کو پایمال کرتا ؛ اور برخلاف شیطان اور بے اِیمانوں کي دشمني کے اپني روحاني بادشاہت اِیمان داروں کے دل میں قایم کرتا ہی *

دیکھو ، مشاہدات کے ۱۹ باب ۱۱ و ۱۹ آیت میں یوں لکھا ہی ، میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا * پھر کیا

محمدیوں کا یہي دستور ھی ، کہ اکثر اپنے مذھب کے ثبوت میں بے ایماني سے کوشش کرتے ھیں ، گویا کہ خداے قادر اِس قدر عاجز ھی ، کہ بغیر جھوٹھہ و فریب کے اپنے مذھبِ حق کو پایۂ ثبوت تک پہنچا نہیں سکتا * پس ، سبھوں سے میري یہہ اِلتماس ھی ، کہ جو کوئي اِس مختصر کا جواب لکھے ، تو خوفِ خدا کرکے سچائي اور راستي سے جواب لکھے ؛ نہ اِس طرح کہ جیسا مصنفِ صولۃالضیغم نے لکھا ھی ؛ و بس * اِسي پر اِکتفا کر کے راقم کي پیشیں گوئیوں کا جواب ، کہ جن سے وہ محمد کي رسالت کو ثابت کیا چاھتا ھی ، تمام کرتے ھیں *

پانچویں فصل

خداوند عیسیٰ مسیح کے بادشاہ ھونے پر شامل ھی *

مدعي خداوند مسیح کي بادشاھت سے منکر ھو کر بیبلِ مقدس کے اُن مقاموں کو ، کہ جن میں اُس کی سلطنت و جلالت کا ذکر ھی ، اِنتخاب کر کے محمد کي طرف رجوع کرتا ھی * دیکھو ، اُس رسالے کے

پوشیدہ نہ رہے ، کہ انجیلِ مقدس میں اللہ تعالیٰ
ایسے شخص کو بہت لعنت کرتا ہی ؛ کیونکہ مشاہدات
کے ۲۲ باب ۱۹ آیت میں لکھا ہی ، اور اگر کوئي
اِس نبوت کي کتاب کي باتوں کو کچھہ کاٹے ، تو خدا
اُس کا حصہ حیات کے درخت ، اور اُس مقدس شہر ،
اور اُن باتوں سے ، جو اِس کتاب میں لکھي ہیں ،
کاٹیگا * لیکن مدعي نے خدا کے پاک کلام سے کئي
باتیں کاٹ ڈالیں ، تاکہ اپنے مطلب کے موافق خبر
نکالے * اُس کي نجات کي کیا اُمید ہی ؟ معلوم ہوتا
ہی ، کہ وہ اُن میں کا ایک ہی ، جو کہ خدا کے کلام
کو اپني ہلاکت تک اُلٹنے ہیں ، جن کا ذکر بھي
مقدس پطرس کے ۲ خط ۳ باب ۱۶ آیت میں ہی *
پس ، ظاہر و روشن ہی ، کہ مدعي ہرگز طالبِ حق
نہیں ؛ کیونکہ جو لوگ سچائي سے نجات کے تلاشي
ہیں ، اُن سے کبھي ایسي حرکت واقعہ نہ ہوگي *
اب ، اے پڑھنیوالو ، یہہ نہ جانو ، کہ ہمارا دل اُس سے
ناخوش ہی * میں تو نہایت محبت و گرم جوشي سے
اُس کی نجات کا خواہاں ہوں * اور میري دعا اُس
کے لئے یہہ ہی ، کہ اللہ مہربان و رحیم اُس کي خطاؤں
کو معاف کرکے اُس کو نجات بخشے * یہہ بھي نہ
جانا چاہئے ، کہ مدعي اِس کام میں یکتا ہی ؛ کیونکہ

هی، که مدعي یهه لفظ، ای اسرائیل، بالکل نکال کر، اور خوف خدا نه کرکے اِن آیتوں کو بڑي بے دیني سے محمد سے نسبت دیتا هی * الله کریم اُس کو اُس کام کي سزا سے بچاوے *

اور پهر اُس رسالے کے ۴۶ صفحه میں هی، که صحیفه ملاکي کے ۳ باب میں هی، هاں، میں اپنا فرشته بهیجونگا، وه دیکهیگا راه میرے سامنے کي، اور اچانک خدا کي هیکل میں آویگا، وه ملک عدل، جسے تم چاهتے هو، هاں، آویگا * دیکهو، وه یقینا آویگا، رب الافواج فرماتا هی، تاآخر * دیکهو، مدعي نے یهه لفظ، وه خداوند، جس کے تم منتظر هو، اور جو که محمد کے لئے کسي طرح شایان ولازم نهیں، اُن کو بالکل نکال کے اور اُن آیتوں کي عبارت اپنے مطلب کے موافق بنا کر اپنے رسالے میں لکهتا هی * افسوس، هزار افسوس! پس، اِتنے میں خوب ظاهر هوا، که خدا کے کلام پر تحریف واقعه هوئي، اور فاعل اِس فعل بد کا خلاصۂ صولة الضیغم کا مذصف هی *

و شاہِ سلامت * پس، ظاہر ہی، کہ محمد خدائے قادر نہیں، اور نہ یہود کي نسل سے؛ اِس لئے مدعي نے بیٹے کے لفظ کو چھوڑ دیا، اور لفظ خدائے قادر کو تبدیل دے کر آلہ قوي لکھا؛ کیونکہ اگر آلہ کہیگا، تو گنہگار ہوگا *

پھر اِس رسالے کي ۳۰ صفحہ پر ہي، اشعیا کے ۴۹ میں ہی، کہ خدا نے مجھے دور سے بلایا؛ میں ہنوز اپني ما کے پیٹ میں تھا، اور اُس نے میرا نام ذکر کیا، اور میرے دھن کو تیغِ تیز کي مانند کیا، اور اپنے ہاتھہ کے سایہ تلے مجھے چھپایا، اور مجھے خدنگِ درخشاں بنایا، اپني ترکش میں مجھے پنہاں کیا، اور کہا، تو میرا بندہ ہی، میں تیرے سبب سے محمود ہوؤنگا * اب محمدي اُس کو اصل سے مقابلہ کریں، تو صاف معلوم ہوگا، کہ اشعیا کا کلام محمد سے نہیں، بلکہ اِسرائیل سے مراد رکھتا ہی؛ کیونکہ اِن آیتوں میں لکھا ہی، کہ اُس نے مجھے تیرانداز کیا، اور اپني ترکش میں مجھے پنہاں کیا، اور پھر اُس نے مجھہ سے کہا، ای اِسرائیل، تو میرا بندہ ہی؛ میں تجھہ میں محمود ہوؤنگا * دیکھو، یہہ لفظ، ای اِسرائیل، اِس سے صاف صریح ہی، کہ یے آیتیں اِسرائیلیوں سے مراد ہی، نہ محمد سے، جو کہ اِسماعیلي ہی؛ مگر کیا ہي حیرت

زندگي بسر کي * ليکن کيا محمدي اِس بات کو قبول کرکے اِن آيتوں کو محمد کي پيش خبر کہينگے ؟ هرگز نہيں * سو بهي چاهئے، که مدعي کي تحرير پر اعتبار نه کريں ؛ کس واسطے، که وه نهايت زبردستي سے اُن آيتوں کو، که جن ميں کسي پيغمبر کي خبر نہيں، محمد کي پيش خبر بتاتا هی *

علاوه اِس کے اب هم ظاهر کرتے هيں، که مدعي نے اُن سب باتوں پر، که جو آگے مذکور هوچکيں، بس نه کرکے کمال شرارت اور بے ديني سے خدا کے کلام کو بدل ڈالا، تاکه اُس سے محمد کي رسالت ثابت کرے * ديکهئے، اُس رسالے کي ۲۵ صفحه پر مسطور هی، اور اشعيا کے ۹ باب ميں هی، همارے لئے ايک لڑکا تولد هوا، که حکمراني کا نشان اُس کے کاندهے پر هوگا ؛ اُس کے يے نام هونگے، عجيب، و مشير، و مشورت عظمی کا بادشاه، و آله قوي، مسلط، وسرمدي باپ، و سلامتي کا بادشاه ؛ اُس کي حکمراني و سلامتي کي افزايش کا کچهه اِنتها نه هوگا * اب غور کيا چاهئے، که اصلي عبارت اِس نبوت کي يهه هی، همارے لئے ايک لڑکا تولد هوا، اور هم کو ايک بيٹا بخشا گيا، جو حکمراني اُس کے کاندهے پر هوگي ؛ اور اُس کے يے نام هونگے، عجيب، مشير، خداے قادر، اب ابديت،

عیسائیوں کو فرض نہیں ؛ مگر مسیحیوں کو اختیار ھی ، کہ کھاویں ، یا نہ کھاویں ، یہہ جان کے ، کہ خدا کي بادشاھت کھانے اور پینے میں نہیں ، مگر راستبازي اور دل کي پاکیزگي میں ، جیسا کہ رومیوں کے ۱۴ باب ۱۷ آیت میں مرقوم ھی * پر اگر کہیں ، کہ اِس سے توریت پر نسخ لازم آتا ھی ، تو اِس کا جواب اگلي فصل میں ھوگا * پھر اِسي طرح راقم اپني تصنیف کے ۱۳ ، و ۱۶ ، و ۱۸ ، و ۱۹ ، و ۲۳ ، و ۲۶ ، و ۲۸ ، و ۳۰ ، و ۳۲ ، و ۳۳ صفحوں پر اور باتیں اِنتخاب کرکے نہایت بے دیني و زبردستي سے محمد کي خبر بتاتا ھی * مگر ایک ایک کرکے اُن کا جواب دینا فعلِ عبث ھی * اِسي طرح ھم بھي جسے چاھیں دجال یا رسول اللہ کہہ سکتے ھیں * مثلاً لوقا کے ۱۶ بابِ میں ایک دولتمند کا ذکر ھی ، کہ جو اِبراھیم کي نسل سے پیدا ھو کر بہت شان اور شوکت سے زندگي کرتا رھا ، پر آخر کو مر کر دوزخ میں ڈالا گیا ، کہ وھاں سے نکلنے کي مطلق اُمید نہیں ؛ سو جس طرح کہ مدعي نے اپني تصنیف میں زبردستي سے نبوتوں کي تفسیر کي ھی ، اُسي نمونہ پر ھم بھي محمد کو وھي دولتمند مذکور کہہ سکتے ھیں ؛ کیونکہ وہ اولادِ ابراھیم سے ھو کر بہت دولتمند تھا ، اور اپني نو بیبیوں سے کمال عیش و عشرت میں

جیسا کہ سبھوں پر روشن ھی * اور مشہور ھي، کہ جب یہود خداوند پر ایمان نہ لائے، تو اُن کو چھوڑ کے خدا نے غیر قوموں کو قبول کیا، مگر یہود یوں میں ایک بیج، یعنے تھوڑے سے لوگ بچے * پس، اشعیا کا مطلب یہہ ھی، اور بلکہ اُس کي تفسیر پولوس مقدس بھي یوں ھي کرتا ھی * دیکھو رومیوں کے خط دس باب ۲۰ و ۲۱ آیت میں، — اور اشعیا بڑي بے پروائي سے صاف کہتا ھی، کہ میں اُن کو ملا، جو میري تلاش میں نہیں؛ اور اُن پر ظاھر ھوا، جو مجھہ کو نہ مانگتے تھے * لیکن وہ اِسرائیل کو یوں کہتا ھی، کہ میں تمام دن ایک نافرماں بردار اور حجتي قوم کے لئے اپنے ھاتھہ بڑھائے ھوں * پس، ظاھر ھوا، کہ راقم زبردستي سے اِن آیتوں کو عربیوں و عیسائیوں سے نسبت دیتا ھی * مگر پوچھا جائیگا، کہ سور کھانا یہود پر حرام تھا؛ سو عیسائي کیوں کھاتے ھیں ؟

جواب یہہ، کہ خدا نے بوسیلہ اِن رسموں کے یہود کو اور سب قوموں سے جدا کیا، تا کہ خداوند عیسی مسیح جب اُن میں سے ظاھر ھووے، تو نجات دھندۂ موعود ٹھہرا یا جاوے * سو جب یہہ بات ثابت ھوئي، اور خدا کا وعدہ سبھوں کے روبرو پورا ھوا، تو اُن رسموں کي ضرورت کچھہ نہ رھي؛ اِس واسطے اُن پر چلنا

کو چن کر پیغمبروں کے وسیلہ سے اپنی مرضی اُن پر ظاہر کی ؛ اور یہہ بھی اُن سے وعدہ تھا، کہ قوم یہود سے ایک نجات دھندہ پیدا ہوگا * اِس لئے اُن پر کئی رسم فرض کئے تھے، تا کہ وے سب غیر قوموں سے علحدہ رہیں ؛ کیونکہ جس حال میں کہ خداوند کے تولد سے دو ہزار برس پیشتر خدا نے وعدہ کیا، کہ وہ بنی اِسرائیل سے پیدا ہوگا، تو اُن کو سب قوموں سے جدا رکھنا ضرور پڑا ؛ نہیں، تو کسی کو معلوم نہ ہوتا، کہ وہ وعدہ پورا ہوا، یا نہیں * پس، اُن رسموں سے ایک رسم یہہ تھی، کہ وہ سوروں کا گوشت نہ کھاویں ؛ پر یہود خدا کے حکموں کو ترک کرکے غیر قوموں کی مانند چلنے لگے ؛ تب اللہ نے یہہ بات ٹھہرائی، کہ اُن کو اُن کی بری مرضی پر چھوڑ کر غیر قوموں کو اپنی خاص قوم بناوے * اِس لئے اشعیا کی معرفت اُس نے پیشین گوئی کی، اور کہا، میں اُنہیں ملا ہوں، جنھوں نے مجھے نہ مانگا * یہی آیت اُس باب کی پہلی آیت ہی ؛ اور اُسی باب کے ۷ آیت تک خدا یہودیوں کو اُن کی سرکشی کے سبب اُن کو ملامت کرتا ہی * تو بھی اپنی کمال مہربانی سے ۸ و ۹ آیت میں فرمایا ہی، کہ اُن میں ایک بیج، یعنے تھوڑے سے لوگ، بچینگے * سو في الحقیقة ایسا ہی ہوا،

سوورون کا گوشت کھاتے، اُس کو راقم کے نمونہ پر اضافت بادنیٰ کہہ کر اِس طرح بیان کر سکتے ھیں، یعنے کہ محمدي اُونٹ، وغیرہ، کا گوشت کھاتے ھیں، جو کہ یہودیوں کے نزدیک فقط سوروں کے لایق ھی؛ اور اِس لئے سوروں کا گوشت کہلاتا ھی، جیسا کہ راقم نے اپنے رسالے کے ۸۶ صفحہ پر لکھا ھی، — اور روح اللہ، کہ حضرت عیسیٰ کا لقب ھی، اُس میں اضافت بادنیٰ سے علاقہ ھی، جس طرح بکري کا گوشت پکتا ھی، اور کہتے ھیں، کہ ھمارا گوشت پکتا ھی * کیا مدعي ھمارا یہہ بیان نادرست بتلائیگا ؟ تو منظور کرکے کہونگا، کہ آپ ھي کے نمونہ پر ھی، اور ھرگز ھمارے خیال میں نہ آتا، اگر آپ کے رسالے کو نہ پڑھتا * مگر ایسي زبردستي سے کون قایل ھوگا ؟ کیونکہ سب کے سامنے وہ محض نامناسب ھی * اور ھمارا مطلب اِن باتوں سے فقط اِتناھي ھی، کہ آپ کي دلیلیں آپ ھي کي سمجھہ میں نالایق و نادرست معلوم ھوں * پس، اب جانا چاھئے، کہ اشعیا کي اِن آیتوں کي تفسیر یہہ ھی، یعنے حضرت یعقوب کے عہد سے خداوند کے ظہور تک بني اِسرائیل خدا کے خاص لوگ تھے؛ اور بہ سبب اُن کے اور سب اُمتیں غیر قوم کہلاتي ھیں؛ کس لئے، کہ خدا نے قوم یہود

سچے خدا کو نہ پہچانتي تھي، پر بعد مدت جہالت کے اُنھوں نے اُس کي صادق خبر پائي، تو یہہ قوم مذکور اُن سب سے مراد ہو سکتي ہی؛ اِس لئے کہ یہہ قول اُن سب کے حق میں پورا ہوتا ہی، کہ میں اُنھیں ملا ہوں، جنھوں نے مجھے نہ مانگا * سو مدعي محض زبردستي کرکے اُس قوم کي نسبت مخصوص عربیوں سے دے کر محمد کي خبر بتاتا ہی * اور اِسي طرح دوسري قوم عیسائیوں کو بیان کرتا ہی * پس، اِسي طور ہم بھي اگر چاہیں، تو اُسي قوم کو محمد یوں سے نسبت دے سکتے ہیں؛ یعنے، کہ محمدي وہي سرکش گروہ ہیں، کہ جس کے لئے خدا تمام دن اپنے ہاتھہ پھیلائے رہا؛ اور وہ اپني ہواے نفس پر چلتے ہیں؛ کیونکہ مشہور ہی، کہ وے اِس دنیا میں چار چار بیبیاں کرتے، اور اُمید رکھتے ہیں، کہ بہشت میں ستر حوریں ملینگي * اور یہہ بھي بہت مشہور ہی، کہ محمدي فقیر مقبروں میں بستے ہیں، اور اکثر محمدي اُن پر پھرل اور شیرینی چڑھاتے ہیں؛ اور بلکہ بعضے وہاں سجدہ بھي کرتے ہیں؛ چنانچہ اکثر لوگ شاہ جہاں آباد میں نظام الدین اولیا کي قبر پر جاکے حال میں آتے، اور اُس وجد و حال کو ایک بڑا وسیلۂ معرفت الٰہي کا جانتے ہیں * اور قول اُس کا،

نفس کي پيروي ميں بري راہ چلتے هيں؛ وهي جماعت، جو ميرے منهہ پر مجھے کهجاتي، غصه دلاتي هی؛ اور شياطين کے مذبحوں پر خوشبو جلاتي هی؛ جو مقبروں ميں بستے؛ اور سوروں کا گوشت کهاتے هيں، اور نفرتي ناپاک چيزوں کا شوربا اُن کے باسنوں ميں هی * راقم اُس رسالے کا کهتا هی، که يهه پهلي قوم قوم عرب سے مراد هی؛ اور دوسري عيسائيوں سے؛ اور يهه پهلي قوم به قول عيسائيوں کے يونانيوں سے مراد نهيں هوسکتي؛ کيونکه وه هميشه خدا کی ذات وصفات سے بحث کيا کرتے تهے، اور خدا کے طالب رهتے تهے؛ حالانکه اشعيا کهتا هی، که اُس قوم نے خدا کا نام نه ليا تها *

جواب يهه، که يوناني بهي عرب والوں کي مانند بت پرست تهے؛ اور اپلوس، و ديانا، و جوبتر، و جونو، و نيپطون، و اپلوطو، وغيره، وغيره، کي پوستش کرتے تهے؛ اور اگرچه اُنهيں بتوں کي بابت بهت بحث کيا کرتے تهے، تو بهي اُنهوں نے سچے خدا کا نام نه ليا، اور اُس کو نه پهچانا؛ اِس لئے يهه پهلي قوم، مذکور اُن سے بهي مراد هو سکتي تهي؛ کيونکه بعد گذرنے ايام جاهليت کے اُن کو سچے خدا کي پهچان هوئي * اور سوا اِس کے جتني قوم که اگلے وقت ميں

باب کي پانچويں آيت سے لکھنا، تو اُس کي زبردستي و دغابازي خود بخود ظاهر هو کر سبھوں پر معلوم هوتي، که يهه الٰهي خبر کس کي هی، اور کس لئے هی * ديکھو، اُسي باب کي ۵ آيت ميں يوں هی، اور ای اسوريو، ميرے غصه کا سونٹا، اور وه لٹهه، جو اُن کے هاتهه ميں هی، ميرا قهر هی؛ ميں اُسے بهيجونگا، تاکه ايک ناپاک اُمت کو، اور جن پر ميرا قهر هی، سزا ديوے، الخ * سو اِن آيتوں کي مراد صاف ظاهر و روشن هی، که خدا نے بني اِسرائيل کو اُن کي بدکاريوں کے باعث آسوريه کے بادشاه سے سزا دلوائي؛ مگر راقم پانچويں آيت کو، بلحاظ ظاهر هونے نام آسوريه کے بادشاه کا، چهوڑ کر چهٹويں آيت کو لکهه کر محمد کي خبر بتاتا هی * افسوس، صد افسوس! وه کيا مذهب هی، که جس کا شارح بغير ايسے فريب بے ديني کے ثابت نهيں کر سکتا؟

پهر اشعيا کے ۶۵ باب سے اِنتخاب کرکے مدعي لکهتا هی، ميں اُنهيں ملا هوں، جنهوں نے مجهے نه مانگا؛ اُنهوں نے مجهے پايا، جنهوں نے مجهے نه ڈهونڈها؛ ميں نے ايک گروه کو، جس نے ميرا نام نه ليا، کها، ميري طرف ديکهه، ميري طرف ديکهه * ميں ايک سرکش جماعت کے لئے تمام دن اپنے هاتهه پهيلائے رها، جو اپني هوا ے

سو اُس مصنف کا بیان بھي بالکل نادرست و بے بنیاد ھی * اور جانا چاھئے، کہ فقط اُسي مقام پر نہیں، لیکن اُس رسالے کي اکثر جگہہ ایسي ھي تحکم و خود سري پائي جاتي ھی؛ جیسا کہ آگے آشکار کیا جائیگا * لیکن اِس جا عقلمند اور منصف مزاجوں سے سوال ھی؛ کیا اِس طرح کي زبردستي و خود سري راستبازوں اور حق کے طالبوں کے لایق ھی، کہ نہیں ؟ یا اھلِ اِسلام اِس طرح کے دلایل سے اپنے مذھب کي سچائي کو ثابت کر سکتے ھیں ؟ تو في الواقعہ محمد کي عقلمندي و دور اندیشي اِس بات سے ظاھر ھوتي ھی؛ یعنے، کہ مذھب کي سچائي کي بڑي دلیلِ قوي تلوار ھی؛ ھاں، اُس کے روبرو دلایلِ عقلي و نقلي کس کام کے ھیں ؟

اور اُس رسالے کے ۲۶ صفحہ پر لکھا ھی، اشعیا کے ۱۰ باب میں ھی، کہ میں اُسے بھیجونگا، جو ایک ناپاک اُمت کو، جن پر میرا قہر ھی، سزا دیوے؛ اور میں اُسے حکمِ نافذ دونگا، کہ لوٹ کا مال لے لیوے، اور اُنھیں اسیر کرے، اور کیچڑ کي مانند لتاڑے * یہہ بھي محمد کي پیش خبر ھی *

جواب یہہ، کہ مدعي اِن باتوں کو اشعیا کے دس باب ۶ آیت سے اِنتخاب کرتا ھی؛ پر اگر وہ اُسي

دينا صريح زبردستي هی؛ کيونکه اِن ميں حضرت موسیٰ اُن برکتوں کا ذکر کرتا هی، که جن کو خدا بني اِسرائيل پر بهيج چکا تها؛ اور وے برکتيں موعود موسیٰ کي رحلت سے پيشتر کامل اور پوري هوئيں * اور بهي خاص تفسير اِن آيتوں کي همارے مفسرين نے يوں کي هی، که جس دم خداے ذوالجلال اپني تمام شوکت و قدرت سے کوهِ سينا پر نازل هوا، اور دس حکم موسیٰ کو اِرشاد فرمائے، تو اُسي جلال نے سعور اور فاران تک پهنچ کر کمال و قدرت کو بني اِسرائيل پر بهي ظاهر و نمودار کيا * پهر بهلا، اِن آيتوں کو محمد و يا کسي پيغمبر سے، کيا واسطه ؟ اور اگر منظور کريں، که اُن آيتوں ميں کسي پيغمبر کي خبر هی، تو بهي وه خبر محمد کي نهيں هو سکتي؛ کيونکه کوهِ فاران به قول مصنفِ صولة الضيغم کے مکه کا پهاڑ نهيں؛ اور مصنف اُس رساله کا اپنے قول کو کسي زبان کي کسي کتاب سے ثابت نهيں کر سکتا * وه محض تحکم و سر کشي سے لکهتا هی، که کوهِ فاران مکه کا پهاڑ هی؛ ليکن اُس کا کهنا کافي نهيں * اِسي طرح هنود بهي دعویٰ کر سکتے هيں، که کيوهِ فاران گوبردهن پربت سے مُراد هی، که جس سے کرشن جيو کا پيغمبر هونا ثابت هی؛ ليکن اُن کي اِس بات کو کون مانيگا ؟

روح القدس، جو سب حواریوں میں تھا، اور دیکھا نہ جاتا تھا، سو وہ اُونٹ، اور گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا، اور عورتوں سے همبستر بھي هوتا تھا، اور زخمي بھي هوا؟ افسوس، صد افسوس! آدمي کیا هي بیوقوفي میں پھنس جاتا هی، جب که خدا کے کلام پر زبردستي کرکے اُس کا بیان اپني خود غرضي کے مطابق کرتا هی * پس، الله رحیم ایسے شخص پر مہرباني کرکے اُسے هلاکت سے بچاوے!

علاوہ اِس کے راقم اُس رسالے کا هماري کتبِ مقدس سے کئي ایک مقام اِنتخاب کرکے، که جن میں کسي پیغمبر کي خبر نہیں، اُن آیتوں کو کمال زبردستي محمد کي خبر بتاتا هی؛ جیسا که اُس کے رسالے کے ۹ صفحہ پر مرقوم هی، یعنے که اِستثنا کي ۳۳ باب میں هی، که خدا سینا سے آیا، سعور سے طلوع هوا، اور فاراں کے پہاڑ سے اُن پر چمکا؛ یعنے طور پر موسیٰ کے واسطے نور اُترا، اور سیکڑوں پیغمبر اُس کا اِتباع کرینگے * شام میں ایک پہاڑ هی؛ اُس میں اِشارہ هی، پر اِنجیل اُتریگي، اور نئے حکم جاري فاران مکہ کا پہاڑ هی؛ یعنے وهاں محمد پر نازل هوگا *

اِن آیتوں کو کسي پیغمبر سے نسبت

اب غور کیا چاھئے، کہ خداوند نے محمد کی پیدایش سے چھہ سو برس آگے اپنے حواریوں سے برملا کہا، کہ فارقلیط، یعنے روح القدس تم میں رھتا ھی؛ اور مدعی کے مطلب کے موافق اُس کے معنے یوں ھوتے ھیں، کہ عوام اُس کے مرتبہ کو نہ پہچانینگے * واہ، واہ! ایسا شارح اگر کہے، کہ دو اور دو پانچ ھیں، میں تعجب نہ کرونگا * اور قول اُس کا، جو باپ میرے نام سے بھیجیگا، اُس کے یہہ معنے ھیں، کہ محمد خدا کے پاس سے آویگا، اور خدا کی صفتوں سے موصوف ھوگا * اب خیال کرو، کہ خداوند کے ارشاد اور راقم کے بیان میں کیا مناسبت؛ مسیح نے کہا، کہ باپ فارقلیط کو میرے نام سے بھیجیگا، اور راقم اِن باتوں کی تفسیر یوں کرتا ھی، کہ محمد صفاتِ الہی سے موصوف ھوگا * پھر محمد کا بدن سایہ انداز نہ تھا؛ اِس سبب سے وہ روح القدس ٹھہرا * جواب یہہ، کہ جو اُس کا بدن سایہ انداز نہ تھا، تو زخمی ھو کر کیونکر قریب المرگ ھوا؟ پھر وہ عطریات اور ایسی چیزوں کو بہت پیار کرتا تھا؛ اِس لئے وہ دانست میں روحِ قدس ھی * بھلا، وہ تو اُ گھوڑوں، اور عورتوں کو بھی پیار کرتا تھا، سے وہ روح القدس کہا جاتا ھی؟ یا

فارقلیط اِس جہان کا سردار ہی، کہ جس کا مذکور اِن آیتوں میں ہی.*

دسویں یہہ — راقم اُس رسالے کا، جب کہ اِن آیتوں کو محمد سے نسبت کرتا ہی، تو اُس کي تقریر میں نہایت ضعف ونادانی معلوم ہوتي ہی؛ چنانچہ قول اُس کا، دنیا اُس کو قبول نہیں کر سکتي، اِس سے مدعي یہہ مطلب نکالتا ہی، کہ یہود محمد کو نہیں مانتے تھے؛ حالانکہ اُس زمانے میں محمد پیدا بھي نہ ہوا تھا، کہ یہود نے اُس کو نہ مانا * اور جب کہ وہ پیدا ہوا، تو قوم یہود تمام دنیا میں ابتر و پریشان تھے؛ سو یہود کو دنیا کہنا محض زبردستي ہی * کیا دنیا کا ایک تباہ قوم سے مطلب ہی؟ اور پھر قول اُس کا، تم میں ہوویگا، یعنے محمدیوں کے بہ قول، کہ محمد حقیقت الحقایق ہی، اور سب میں ہی، اِس سے معلوم ہوتا ہی، کہ محمد ایک روح لاحد ہی، کہ جو ہرجگہہ حاظر وناظر ہي رہتا ہی * اور قول اُس کا، تم میں رہتا ہی، مدعي کہتا ہی، کہ یہہ اپنے حقیقي معنے میں ہی؛ مگر سوال یہہ ہی، کہ اُس کے حقیقي معنے کیا ہیں؟ تو نے بتلائے نہیں؛ بلکہ حیران ہو کر کہتا ہی، کہ شاید یہہ معنے ہوں، کہ عوام اُس کے مرتبہ کو نہ پہچانینگے *

تین ہیں، جو آسمان پر گواہي دیتے ہیں، باپ، کلمہ، اور محمد؛ اور یہہ تینوں ایک ہیں * اِس سے بھي محمد بہ قول مسلمانوں کے خدا ٹھہرتا ہی * نعوذباللہ منہا! افسوس، افسوس!

نویں یہہ، کہ اگر محمد وہ سردارِ مذکور ہی، تو جو ذکر کہ اُس سردار کا اِنجیلِ مقدس کے اَور مقاموں میں پایا جاتا ہی، وہ بھي اُس سے مراد رکھتا ہی * اب تعصب چھوڑ کر اِنصاف سے ملاحظہ کریں * دیکھو یوحنا کے ۱۲ باب ۳۱ آیت ہی، اب اِس جہان پر حکم ہوتا ہی؛ اب اِس جہان کا سردار نکال دیا جایگا * اور پھر افسیوں کے ۲ باب ۲ آیت میں آیا ہی، جن میں تم آگے اِس جہان کے طور پر ہوا کي حکومت کے سردار کي طرح، جو وہ روح ہی، کہ اب نا فرمان بردار لوگوں میں تاثیر کرتي، چلتے تھے * پس، اِن آیتوں سے معلوم ہوتا ہی، کہ یہہ سردارِ مذکور کوئي بري روح ہی، کہ جو لوگوں کا دل بد کاموں کي طرف اُبھارتي، اور بھي نکال دئے جانے کے لایق ہی؛ اور ہمارے مفسر اِس کي تفسیر محض شیطان ہي کرتے ہیں؛ سو اگر محمدي اِس لقب کو محمد کي طرف لگاویں، ہمارا کیا نقصان؟ جو ہو، سو ہو؛ پر بخوبي ثابت ہوا، کہ محمد فارقلیط نہیں، اور نہ

رسولوں کے ہاتھہ رکھنے سے محمد بخشا جاتا ہی، تو اُن کے پاس مال لاکے کہا، یہہ اختیار مجھے بھي دے، کہ جس پر میں ہاتھہ رکھوں، وہ محمد کو پاوے * اور پھر اعمال کے ۵ باب ۴ آیت میں ہی، کیوں شیطان تیرے دل میں سمایا، کہ تو روح القدس سے جھوٹھہ بولا؟ تو آدمي سے نہیں، بلکہ خدا سے جھوٹھہ بولا؛ یعنے کیوں شیطان تیرے دل میں سمایا، کہ تو محمد سے جھوٹھہ بولا؟ تو آدمي سے نہیں، بلکہ خدا، یعنے محمد سے جھوٹھہ بولا * افسوس، افسوس! یہاں سے بھي محمد اگر فارقلیط ہی، تو خدا ٹھہرتا ہی * اور اعمال کے ۲۸ باب ۲۶ آیت میں ہی، روح القدس نے اشعیا نبي کي معرفت ہمارے باپ دادوں سے خوب کہا؛ یعنے بہ قول مسلمانوں کے، کہ محمد فارقلیط ہی، تو اُس کا مطلب یہہ ہی، کہ محمد نے اشعیا کي معرفت ہمارے باپ دادوں سے خوب کہا * اِس سے معلوم ہوتا ہی، کہ محمد ہمارے خداوند کے ظہور سے سات سو برس پیشتر، اور اپني پیدایش سے تیرہ سو برس پیشتر، موجود ہو کر بني اسرائیل کو نصیحت دیتا تھا * اور یوحنا کے پہلے مکتوب ۵ باب ۷ آیت میں لکھا ہی، تین ہیں، جو آسمان پر گواہي دیتے ہیں، باپ، کلمہ، اور روح القدس؛ اور یہہ تینوں ایک ہیں؛ یعنے

آتي هی ؛ کیونکه باتفاق حاضر و ناظر هونا هرجگهه فقط ذاتِ الهي پر خصوصیت رکهتا هی * اور اِس بات سے ثابت هوتا هی ، که محمد اور خدا ایک هی * اِس حالت میں محمدي اُس کو رسول الله کیونکر کهه سکتے هیں ؟

ساتویں یهه — لکها هی ، که فارقلیط ابد تک تمهارے ساتهه رهیگا * سو اگر محمد فارقلیطِ موعود هی ، تو مطابق اِس قول کے ثابت هوا ، که وه اپني تولد سے چهه سو سال آگے اُن بارهه حواریوں میں رهه کر اُن کو تسلي دیتا تها ؛ اور سوا اِس کے که وه آج تک اپنے تمام پیرؤں کے ساتهه زنده ، وتسلي بخشتا هی * اِس سے بهي اُس کو خدا جاننا لازم آویگا *

آتهویں یهه — اگر محمد فارقلیط هی ، تو چاهئے که جو باتیں اِنجیلِ مقدس کي اور آیتوں میں فارقلیط کي بابت مندرج هیں ، اُن کا بهي مدعا محمد هو * اُن میں چار پانچ آیتوں پر اِنصاف سے نظر کریں ؛ —

اعمال کے ۸ باب ۱۸ و ۱۹ آیتوں میں هی ، جب شمعون نے دیکها ، که رسولوں کے هاتهه رکهنے سے روح القدس بخشي جاتي هی ، تو اُن کے لئے مال لاکے کها ، مجهه کو بهي یهه قدرت دو ، که جس پر میں اپنے هاتهه رکهوں ، وه روح القدس کو پاوے * سو به قول محمدیوں کے اُس کا مطلب یهه هوگا ، جب شمعون نے دیکها ، که

یعنے آنجیل کے، محمد نے چار نکاح کرنا، اور بعضے مقاموں میں جھوٹھہ بولنا، روا رکھا؛ اور محمدي بالاجماع قرآن کو شرع، جدید کہتے ہیں؛ تو اِس قول کي صداقت کہاں رہي، کہ وہ سب باتیں، جو کچھہ میں نے تمھں کہي ہیں، یاد دلایگا؟ کیا روح القدس خداوند کو جھٹلاوے؟ ہرگز نہیں *مگر محمد نے خداوند کے کفارہ ہونے، اور اُس کي اُلوہیت سے منکر ہو کر تمام اِنجیل، مقدس کو جھٹھلایا ہی؛ جس سے کہ صاف روشن ہی، کہ وہ سچا پیغمبر نہیں؛ وبس *

پانچویں یہہ، کہ اِن آیتوں میں تحریر ہی، کہ دنیا اُس کو، یعنے فارقلیط کو، نہیں دیکھتي، اور نہیں جانتي؛ پر محمد تو بہت بڑا بادشاہ اور تمام عالم میں مشہور ہوا؛ تو اُس کو بن دیکھے اور بے جانے ہوئے فارقلیطِ مذکور سے کیا نسبت؟

چھٹویں یہہ — اِن آیتوں میں لکھا ہی، کہ فارقلیط تم میں، یعنے حواریوں میں رہتا ہی *اب جاننا چاہئے، کہ خداوند کے بارہ حواري تھے؛ اور اگر محمد فارقلیطِ موعود ہو، تو لازم ہی، کہ اُس کي روحیں بارہ ہوں، کہ وے روحیں ایک ایک حواري میں موجود ہوتیں * یا اگر محمد کي ایک ہي روح اُن سب پر نازل ہو کر اُن میں رہتي، تو اِس سے اُس کي اُلوہیت لازم

تعجب کا مقام ہی، اور کون اِس بات کو راست و درست سمجھیگا ؟

تیسرے یہہ — اُن آیتوں میں ہی، کہ وہ، یعنے فارقلیط، تمھیں آیندہ کي خبریں دیگا * پس، اگر محمد و فارقلیط ایک ہیں، تو اُس نے حواریوں کو کون کون آیندہ باتوں کي خبریں دیں ؟ تجویز کا مقام ہی، کہ اِن آیتوں میں خداوند عیسیٰ مسیح اپنے حواریوں سے فرماتا ہی، کہ خاص یے برکتیں تمھیں کو ملینگي، یعنے روح القدس کي تاثیر سے آنیوالي باتوں کي خبر: سو اگر یے برکتیں حواریوں کو نہ ملیں، تو خداوند کے وعدے کو سچائي کہاں رہي ؟ پر یہہ برکت اُن کو محمد سے کیونکر پہنچي ؟ اِس لئے، کہ اُس زمانے میں وہ پیدا نہ ہوا تھا، کہ برکتِ موعود حواریوں کو اُس سے ملتي: پر جب کہ یے برکتیں حواریوں کو محمد سے نہ ملیں، تو راقم کا قول محض غلط و سراسر بھول ہی *

چوتھے یہہ، کہ خداوند نے فرمایا، کہ فارقلیط میري سب باتیں، جو کچھہ تمھیں کہي گئي ہیں، یاد دلایگا * سو اگر فارقلیط محمد ہی، تو چاہئے تھا، کہ قرآن میں سوا حکموں اور نصیحتوں خداوند کي دوسري بات نہ ہوتي ؟ — مگر اِس کا کیا ذکر ؟ برخلاف اُس کے

یعنے خداوند عیسا میں الوهیت هی * پر محمدیوں کے نزدیک محمد خداوند عیسی مسیح پر فضیلت رکھتا هی، که جس سے لازم آیا، که محمد خدا پر بهي فوق رکھتا هی؛ عیاذ بالله!

دوسرے یہه — فارقلیط موعود کے آنے سے مدعا یہه هی، که حواریوں کو نصیحت دینا، جیسا که مرقوم هی، یعنے وہ تمهیں سب چیزیں دکھلائیگا * بهلا، محمد اُس زمانے میں موجود تها، که جس سے یہه قول پورا هوا؟ اور اگر قبول کریں، که فارقلیط مذکور وهي هی، تو اِس سے لازم آویگا، که وہ اپني پیدایش سے چهه سو سال پیشتر ظاهر هو کر لوگوں کو نصیحت دیتا * اور قول اُس کا، وہ میری بزرگي کریگا، اِس لئے، که وہ میري چیزوں سے پاویگا، اور تمهیں دکهلاویگا، دیکهو، اِس سے لازم آتا هی، که اگر محمد فارقلیط هی، تو وہ فقط خداوند هي کي بابت نصیحت کرتا، اور خداوند عیسی مسیح کي بزرگي کرتا؛ مگر یہه تو محمد سے کبهي نه هوا * برخلاف اِس کے اُس نے اِنجیل مقدس کو منسوخ کهه کر نئے حکم جاري کئے * سوائے اِس کے اپنے نام کے لئے درود نازل کي؛ اور راقم بهي لکهتا هی، که مسیح چاند اور محمد سورج هی؛ مگر تماشا هی، که چاند نے سورج کو اپنا رسول کرکے بهیجا * بڑے

روح القدس، اور جہان کا سردار ایک ہي ہی، اور اُس سے مراد محمد ہی * کہتا ہوں میں، کہ پہلے مدعي نے یے آیتیں اپنے رسالے میں اپنے مطلب کے لئے غلط کرکے لکھیں؛ چنانچہ یہہ لفظ کہ توبیخ کریگا، نہ انجیل مقدس کي اصل، اور نہ کسي ترجمہ میں پائي جاتي ہی؛ اور اُس لفظ سے اُس کي مراد یہہ ہی، کہ محمد نے بہت سي توبیخ و تہدید کي ہی؛ پر ایسي غلطي ناپسندِ خاطر ایمانداروں اور خدا ترسوں کي ہی؛ تو بھي دس جوابِ کامل اُس کے ایک سوال کے لکھینگے، کہ جس سے بخوبي معلوم ہوگا، کہ یہہ خبر کسي طور سے محمد کي نہیں ہوسکتي * خدا سے برحق ہمارا مددگار ہو!

پہلے یہہ — ظاہر ہی، کہ خداوند عیسیٰ مسیح نے بعد اُپنے جانے کے فارقلیط کو حواریوں پر بھیجا؛ کیونکہ اِن آیتوں میں وہ اُس کے بھیجنے کا صاف وعدہ کرتا ہی * پس، اگر فارقلیطِ مذکور محمد ہی، تو اہلِ اسلام کو لازم ہی، کہ اُسے رسول اللہ کہنا موقوف کرکے رسولِ مسیح کہیں؛ کس لئے، کہ مسیح نے اُسے بھیجا * یا اگر رسول اللہ نام محمد پر جایز جانیں، تو رسول اللہ و رسولِ مسیح کے ایک معنے سمجھیں، کہ جس سے عیسائیوں کي تحصیلِ حاصل لازم آوے،

یعنے روح، صدق، کہ باپ سے نکلتا ہی، آوے، تو وہ میرے
لئے گواہي دیگا * اور ۱۶ میں ہی، کہ تمھارے لئے میرا
جانا ہي سودمند ہی؛ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں، تو
فارقلیط تمھارے پاس نہ آویگا؛ پر اگر میں جاؤنگا، تو
اُسے تمھارے پاس بھیجونگا؛ اور جب وہ آویگا، جہان
کو توبیخ کریگا، اور اِلزام دیگا بہ سبب گناہ کے، کیونکہ
وہ مجھہ پر ایمان نہ لائے؛ اور اِلزام دیگا بہ سبب عدالت
کے، کیونکہ میں باپ پاس جاتا ہوں، اور تم مجھے پھر
نہ دیکھوگے؛ اور اِلزام دیگا بہ سبب حکم اور جزا کے،
کیونکہ اِس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی * اور
ہنوز بہت سي باتیں ہیں، کہ میں تم سے کہوں؛ پر تم
اُن کي برداشت کر نہیں سکتے؛ لیکن جب وہ روح،
قدس آویگا، وہ تمھیں ساري سچائي کي راہ بتاویگا؛
اِس لئے، کہ وہ اپني نہ کہیگا، لیکن جو کچھہ سنیگا،
سو کہیگا؛ اور تمھیں آیندہ کي خبریں دیگا * وہ میري
ستایش کریگا؛ اِس لئے، کہ وہ میري چیزوں سے پاویگا،
اور تمھیں دکھلاویگا * سب چیزیں، جو باپ کي ہیں،
میري ہیں؛ اِس لئے میں نے کہا، کہ وہ میري
چیزوں سے لیگا، اور تم کو دکھلاویگا * تمام ہوئي بعینہ
عبارت اُس کي *

راقم اُس رسالے کا سمجھتا ہی، کہ یہہ وکیل، یعنے

محمد کي رسالت سے کیا علاقہ ؟ افسوس ، اقسوس ! یہہ خبر ، جو کہ خاص خداوند عیسي مسیح کي ہی ، محمدي اُس کو اپني چشم اِنصاف بند کرکے محمد سے نسبت دیتے ہیں * اِسي طرح سے ہنود بھي اگر چاہیں ، تو اپنے دسوں اوتار محمدیوں کي کتاب سے ثابت کر سکتے ہیں *

پھر مدعي کہتا ہی ، کہ یوحنا کے ۱۴ میں ہی ، اگر تم مجھے عزیز جانتے ہو ، تو میرے حکموں کو یاد رکھو * میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا ، وہ تمہیں دوسرا وکیل دیگا ، جو ابد تک تمہارے ساتھہ رہے ، یعنے فارقلیط ، روح صدق ، جسے دنیا قبول نہیں کر سکتي ، کیونکہ اُسے دیکھتي نہیں ، اور اُسے جانتي نہیں ، لیکن تم اُسے جانتے ہو ، کیونکہ وہ تمہارے ساتھہ ہي رہتا ہی ، اور تم میں ہوویگا * وہ فارقلیط روح القدس ہی ، اُسے باپ میرے نام سے بھیجیگا ، اور جو کچھہ میں نے تم سے کہا ہی ، وہ سب تمہیں یاد دلاویگا ، اور میں نے قبل ازوقوع تمہیں خبر کر دي ہی ، تا کہ تم بعد از وقوع اِیمان لاؤ * بعد اِس کے میں تم سے بہت کلام نہ کرونگا ، اِس لئے ، کہ اِس جہان کا سردار آتا ہی ، اور اُس کي مجھہ میں کوئي چیز نہیں * اور ۱۵ میں ہی ، کہ جب وہ وکیل شافع ، جسے میں تمہارے لئے باپ کي طرف سے بھیجونگا ،

جو کہ اِبراهیم سے اِسحاق کے حق میں هی، کس طرح پورا هوا ؟ اِس سے خدا کو، کہ وہ صادق ولاتغیر هی، جھوٹھا سمجھنا لازم آویگا؛ کیونکہ مدعي کي تحریر سے واضح هی، کہ اِسحاق کے حق میں عہد باندھہ کر وعدہ کے موافق سلوک نہ کیا * معاذاللہ! مگر محمدي اِعتراض کرکے کہتے هیں، کہ اِسي مقام سے اِسماعیل کي افزایش نکلتي هی * اِس کا جواب یہہ هی، کہ جو برکتیں اِسماعیل سے اُس جگہہ وعدہ هوئیں، سو ظاهرا اُن کو چند مدت میں ملیں؛ یعنے، وے بارہ رئیس، کہ جن کا ذکر اِن آیتوں میں هی، اور جن کو، کہ محمدي غلطي کرکے بارہ اماموں سے نسبت دیتے هیں، سو پیدا هوئے * دیکھو، پیدایش کے ۲۵ باب میں اُن کے نام بھي درج هیں، اور وہ یے هیں —
اِسماعیل کا پہلوٹھا نبیط، و کیدار، و ادبیل، و مبسام، اور مسمع، اور دومہ، اور منشا، اور حدر، اور طیما اور اِطور، اور نفیس، اور قدمہ؛ یے اِسماعیل کے بیٹے هیں، اور اُن کے نام اُن کي بستیوں اور اُن کے قلعوں میں یے هیں؛ اور یہہ اپني اُمتوں کے بارہ رئیس هیں * پس، اِس سے ظاهر هوا، کہ یہہ برکتِ موعود اِسماعیل اور اُس کي اولاد کو محمد کي پیدایش کے دوهزار پانچ سو سال پیشتر حاصل هو گئي؛ سو اِن معاملوں اور

کہہ، بلکہ سارہ ہی؛ اور میں اُسے برکت دونگا، اور اُس سے بھي تجھے ایک بیٹا بخشونگا؛ میں اُسے برکت دونگا، کہ وہ قومون کي ما ہوگي، اور ملکوں کے بادشاہ اُس سے پیدا ہونگے * تب ابراہیم منہہ کے بل گرا، اور ہنس کے دل سے کہا، کیا سوبرس کے مرد کے بیٹا پیدا ہوگا؟ اور کیا سارہ، جو نوے برس کي ہی، جنیگي؟ اور ابراہیم نے خدا سے کہا، کاش إسماعیل تیرے حضور جیتا رہے * تب خدا نے کہا، کہ بے شک تیري جورو سارہ تیرے لئے ایک بیٹا جنیگي؛ تو اُس کا نام إسحاق رکھنا؛ اور میں اُس سے، اور بعد اُس کے اُس کي اولاد سے، اپنا عہد، جو ہمیشہ کا عہد ہی، کرونگا * اور إسماعیل کے حق میں میں نے تیري سني؛ دیکھہ، میں اُسے برومند کرونگا، اور اُسے بہت بڑھاؤنگا؛ اُس سے بارہ رئیس پیدا ہونگے، اور میں اُسے بڑي قوم بناؤنگا؛ لیکن میں إسحاق سے، جس کو سارہ دوسرے سال إسي وقت جنیگي، اپنا عہد کرونگا * پس، إس سے ثابت ہوا، کہ بني إسحاق خدا کو بني إسماعیل سے زیادہ تر پسندیدہ تھے، اور خدا کي بڑي نعمت، یعنے نجات کا عہد، اُس سے کیا گیا * پر اگر محمد نبي موعود اور سب سے بزرگ ہی، اور بقول محمدیوں کے نبوت کا تاج بني إسرائیل سے جاتا رہا، تو خدا کا وعدہ،

علاوہ اِس کے یہہ خبر محمد کي اِس لئے بھي نہیں ہو سکتي، کہ اِس میں دو شرطیں ہیں، یا عمل کرے، یا مٹایا جاوے؛ پر محمد نے تین شرطیں مقرر کیں؛ ایک عمل، دوسري جزیہ، تیسري قتل * بھلا، اِس حالت میں غور کیجئے، کہ اِس بات کيَ سچائي کہاں رہي، کہ جو اُس کي نہ سنیگا، قوم سے مٹایا جائیگا * محمد نے اُن کا مال یا خدمت لیکر اُن کو اپني بیعت سے رہائي دي؛ اِس سے ثابت ہی، کہ محمد وہ نبي موعود نہیں، کہ جس کي خبر خدا نے موسیٰ کي معرفت دي ہی؛ کیونکہ اگر ہوتا، تو لوگوں سے محصول لیکر اُن کو خدا کي بندگي سے ہرگز رہائي نہ دیتا؛ اِس لئے، کہ اِیمان و دینداري ایسي چیز نہیں، کہ اُس کو زر سے نیلام کریں *

اور یہہ خبر پھر اِس لئے بھي محمد کي نہیں ہو سکتي، کہ تمام بیبل مقدس میں کہیں مرقوم نہیں، کہ بني اِسرائیل بني اِسماعیل سے برکت پاوینگے؛ برخلاف اِس کے پیدایش کے ۱۷ باب سے صریح روشن ہی، کہ خدا کي بڑي بڑي نعمتوں کا عہد نامہ، جو کہ اُس نے ابراہیم سے باندھا تھا، سو سارہ کي نسل، یعنے اِسحاق سے واسطہ ہی، نہ کہ اِسماعیل سے * دیکھو، یوں لکھا ہی، اور خدا نے ابراہیم سے فرمایا، کہ تو اپني جورو کو سري مت

اِس کا پہلا جواب یہہ ھی، اگر کوئي ملکِ عرب یا فارس میں نمود ھو کر محمدیوں کو خبر دے، کہ خدا تیرے لئے تیرے ھي درمیان سے تیرے بھائیوں میں سے ایک نبي قایم کریگا، کیا محمدي اِس خبر سے یہہ مطلب نکالینگے، کہ نبي موعود کسي اور ولایت میں، بني اِسماعیل سے نہیں، بني اِسرائیل سے، پیدا ھوگا؟ ھرگز نہیں * سو جب کہ خدا نے موسیٰ کي معرفت یہودیوں سے فرما دیا ھی، کہ میں تیرے لئے تیرے ھي درمیان سے تیرے ھي بھائیوں میں سے ایک نبي قایم کرونگا، تو اِن باتوں کو اور کسي قوم سے، یا اور ولایت سے نسبت دینا محض زبردستي وگمراھي ھی *

اور دوسرا جواب، کہ ابراھیم کے اور بھي بیٹے تھے، جو کہ اسماعیل کي طرح بني اِسرائیل کے بھائي ھیں؛ اور اُن کا نام یہہ ھی، زمران، و یقسان، و میدان، و مدیان، و اِسباق، و شوج * دیکھو پیدایش کے ۲۵ باب ۲ آیت میں * پس، مدعي کے زبردست نمونہ پر اُن سب سے اِس وعدے کو نسبت دیکر کہہ سکتے ھیں، کہ نبي موعود اُن سے پیدا ھوگا؛ مگر کون مانیگا؟ کس لئے، کہ خدا کا خاص وعدہ بني اِسرائیل سے ھی، اور کسي قوم سے نہیں؛ وبس *

کے عہد میں، جو کہ اُس پر اعتقاد نہ رکھتے تھے، صحیح و سالم اپنے خاندان میں مرگئے، اور کچھہ بھي ضرر نہ اُٹھایا * لیکن یہہ خبر صاف و صریح عیسیٰ مسیح کي ہی؛ کیونکہ حشر کو اُن سب کو، جو اُس پر ایمان نہ لائے، اُس کي قوم، یعنے مبارک بندوں سے جدا کرکے دوزخ میں ڈالیگا، جہاں رونا اور دانت پیسنا ہی * پھر یہہ خبر اِس واسطے بھي محمد کي نہیں ہو سکتي، کہ اُسي باب کي ۱۵ آیت میں یوں لکھا ہی، کہ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہي درمیان سے تیرے ہي بھائیوں میں سے، میري مانند ایک نبي قایم کریگا؛ پر محمد یہودیوں کے درمیان میں پیدا نہیں ہوا، مگر ملکِ عرب میں؛ لیکن یہہ خبر اُس شخص کي ہی، جو کہ خاص یہودیہ میں بني اِسرائیل سے پیدا ہوا * اور بموجب اُس خبر کے ہمارے خداوند نے تولد پایا، کہ جس کي پیدایش کے وقت ہزارہا یہود شہرِ بیتِ اللہم میں جمع تھے، اور اُن سبھوں کے سامنے خدا نے اپنے اِس وعدے کو وفا کرکے یہہ نبي موعود، یعنے خداوند عیسیٰ مسیح کو ظاہر کیا * پر محمدي کہتے ہیں، کہ قول اُس کا، تیرے بھائیوں میں سے، یہہ قول بنيِ اِسمائیل سے نسبت رکھتا ہی، اور بنيِ اِسرائیل سے نہیں *

کوئي اُس نبي کي نه سنيگا، قوم سے کاٹ ڈالا جائيگا؛
اور ميں اُس سے اِنتقام لونگا * مدعي يہہ نبي، موعود
محمد کو بتلا تا ھی * مگر بڑا تعجب ھی؛ کيونکہ يہہ
درست نہيں ھو سکتا؛ کس لئے، کہ اعمال کے ۳
ميں يہہ پيش خبر خاص خداوند عيسيٰ مسيح کي
ھی؛ چنانچہ پطرس حواري اِلہام سے فرما تا ھی، اور
وہ اُس عيسیٰ مسيح کو، جس کي خبر آگے سے تمھيں
دي گئي ھی، بھيجيگا، کہ جب تک سب باتيں،
جو خدا نے اپنے سارے پاک نبيوں کي معرفت پہلے سے
کہي ھيں، پوري نہ ھو جاويں، اُس کا آسمان پر
رھنا ضرور ھی؛ کيونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا،
کہ اللہ، جو تمھارا خدا ھی، تمھارے بھائيوں ميں سے
تمھارے لئے ايک نبي ميري مانند ظاھر کريگا؛ جو
کچھہ وہ تمھيں کہے، اُس کي سب سنو؛ اور ايسا ھو گا
کہ ھر ايک، جو اُس نبي کي نہ سنے، وہ قوم سے
مٹا يا جائيگا * پس، خدا نے فرما ديا ھی، کہ يہہ خبر
خداوند عيسیٰ کي ھی * پھر آدمي کي کيا مجال،
کہ دم مارے، يا اُس ميں گفتگو کرے؟ اور يہہ الٰہي
خبر کسي طور سے محمد کي خبر نہيں ھو سکتي؛
کيونکہ لکھا ھی، کہ جو اُس نبي کي نہ سنے، قوم سے
مٹا يا جائيگا * ھر کوئي جانتا ھی، کہ بہت آدمي محمد

نام و نشان اپني کتاب مقدس سے نکالا هو؟ پس، هزار هزار حمد و شکر هی اُس قادر کو، که اُس کے پاک نوشتوں کي صداقت و غیر تبدیل هونا اِبتدا سے اِنتها تک آفتاب سا روشن هو کر پایۂ ثبوت کو پهنچا *

چوتهي قصل

اُن آیتوں کے جواب میں، که جن کو وہ مصنف محمد کے حق میں پیشیں گویاں بتلاتا هی

اور اِس مقدمه میں اُس نے بهت سا طول کلام کیا هی * سو اُس طول کو به لحاظ تکلیف پڑهنے والوں کے چهوڑ کے هم فقط اِتنا هی جواب میں لکهینگے، که جس سے منصفوں اور خدا پرستوں کے روبرو اُس کي زبردستي و گمراهی ظاهر هو *

اور اُس کے رسالے کے ۱۲ صفحه پر مسطور هی، که اِستثنا کے ۱۸ باب میں هی، که بني اِسرائیل کے واسطے اُن کے بهائیوں میں سے تیري مانند ایک نبي قایم کرونگا؛ اور اپنا کلام اُس کے منهه میں ڈالونگا؛ اور جو کچهه میں اُسے فرماؤنگا، وہ اُن سے کهیگا؛ اور جو

کہ خداوند مرکر جہنم میں گیا * پس، غور وإنصاف چاہئے، کہ مدعي کے اُس قول کي راستي، کہ عیسائي باالاجماع کہتے ہیں، کہ عیسیٰ مرکر جہنم میں گیا، ہماري نجات کے واسطے، کہاں رہي * اگرچہ میں کہوں، کہ محمدي سب متفق ہو کر تعزیہ کي پرستش کرتے، اور مقبروں میں جانے کي عادتوں کو خدا کي معرفت کا وسیلہ جانتے ہیں، تو کیا اہلِ إنصاف میرے کلام کو معتبر جانینگے ؟ ہرگز نہیں؛ بس *

حاصلِ کلام — إتني ہي مختصر میں راقم کي سب مشکلات حل ہوئي؛ اور صاف معلوم ہوا، کہ ہماري پاک کتابیں ہرگز مختلف نہیں * سواے شخص، تیرا متہم کرنا پاک نوشتوں کو ثابت نہ ہوا * برخلاف إس کے بہت غور و منصفي کا مقام ہی، کہ اُن آیتوں سے، جو کہ مدعي کو بلحاظِ تلفظ کے مختلف معلوم ہوتي ہیں، اُنہیں آیتوں سے پاک کتابیں زیادہ تر اعتبار کے لایق ٹہہریں؛ کس لئے، کہ جو یہود و عیسائیوں نے اپني مقدس کتاب کي کسي جگہہ کو بدلا ہوتا، تو ضرور ایسي ایسي مختصر باتوں کو، کہ جن سے اکثر محمدي ٹھوکر کھاتے ہیں، بدل کر اُس ٹھوکر کي باعث کو دور کرتے؛ پر خوفِ خدا کرکے اُنہوں نے یہہ فعلِ بد نہ کیا * تو اِس بات کا کیا ذکر ہی، کہ اُنہوں نے محمد کا

بعد ازاں ایک نے پچھتا کر معافي مانگي؛ تب خداوند نے فرمایا، کہ آج تو میرے ساتھہ فردوس میں ہوگا *
پس، ظاہر ہوا، کہ اِن دونوں صحیفوں میں اِختلاف نہیں *

پھر مدعي کہتا ہی، یہاں سے ثابت ہوا، کہ حضرت عیسیٰ جس دن مرا، اُسي دن بہشت میں جا رہا؛ اور نصاریٰ باالاجماع کہتے ہیں، کہ عیسیٰ مر کر جہنم میں گیا، ہماري نجات کے واسطے *

جواب یہہ — تمام بیبل میں کہیں مذکور نہیں، کہ خداوند مر کر جہنم میں گیا؛ اور جس بات پر، کہ راقم اُس رسالہ کا اِعتراض کرتا ہی، حال اُس کا یہہ ہی، — شاید کہ راقم نے بیبلِ مقدس کے انگریزي ترجمہ میں ہیل کا لفظ، کہ جس کے معنے دوزخ ہیں، مطالعہ کیا ہو؛ مگر مراد مترجموں کي اُس لفظ سے دوزخ نہیں؛ کیونکہ عبراني زبان میں اصل اُس کي شعول ہی، اور یوناني میں ہادیز، کہ جس کے خاص معنے برزخ، یا عالمِ ارواح ہیں؛ سو لفظِ ہیل کي انگریزي ترجمہ میں، مطابق محاورہ اُس ایام کے، درج ہوئي؛ اِس لئے، کہ اُن دنوں میں اِس لفظ کے معنے برزخ تھے؛ اور صرف وے لوگ، کہ جو خدا کے کلام کي زبان، اصلي سے ناواقف ہیں، اِس لفظ سے ایسا نتیجہ نکالینگے،

اورون کی گواهي اعتماد و اعتقاد کے لایق نهیں *
پهر مدعي کهتا هی، که یهاں سے نکلتا هی، که خدا
مرد هی * افسوس، هزار افسوس! اُس مقام کو جو
کوئي پڑهیگا، وہ صاف معلوم کریگا، که یهہ بات اُس
جگهہ ضرب المثل هی، گویا که خدا فرماتا هی، اگر
تمهاري شرع میں دو مردوں کي گواهی درست هی،
تو بطریق اولیٰ خدا اور خداوند کي زیادہ معتبر هی *
اور جولوگ که اپني هلاکت سے خوف نه کرکے خدا
کے کلام کے اصلي معنے کو بگاڑ کے اپنے مطلب کے موافق
بیان کرتے هیں، فقط اُس مقام سے وهي یهہ نتیجہ
نکالیگا، که خدا مرد هی *

بارهویں — مدعي کهتا هی، که متي کے ۲۷ اور
مرقس کے ۱۵ میں لکها هی، که عیسیٰ کے ساتهہ
دو چور صلیب پر کهینچے گئے؛ سو وہ دونوں اُسے ملامت
کرتے تهے؛ اور لوقا نے ۲۳ میں اِس بات سے اِنکار کرکے
کها، که ایک نے اُسے ملامت کي، اور دوسرے نے
تعریف؛ سو عیسیٰ نے تعریف کرنیوالے سے کها، که آج
تو میرے ساتهہ فردوس میں هوگا *

جواب یهہ — اگرچہ یهہ آیتیں بہ لحاظ الفاظ کے
مختلف معلوم هوتي هیں، پر حقیقت میں ایسي نهیں؛
کیونکہ متي کے مطابق دونوں نے پهلے ملامت کي، پر

موعود یہي ھی * اور یہہ بھي بیان ھی، کہ جب یحییٰ قیدخانہ میں تھا، تو اُس کے شاگرد بہت ملول و دلگیر تھے * شاید کہ اُن کي تشفي کے لئے خداوند کے پاس اُن کو بھیجا ھو، کہ اُس خوشخبري کو سن کر خوش ھوں؛ بلکہ یہہ بیان اُس بیان سے زیادہ تر معقول ھی؛ فقط *

گیارھویں یہہ — مدعي کہتا ھی، کہ یوحنا کے ۸ میں ھی، مسیح نے فرمایا فروسیوں سے، میرے سچے ھونے پر دو گواہ ھیں؛ ایک میں، اور میرا باپ، جس نے مجھے بھیجا؛ اور دومردوں کي گواھي تمھاري شرع میں درست ھی * یہاں سے معلوم ھوتا ھی، کہ اگر یحییٰ نے مسیح کے سچے کے ھونے پر گواھي دي ھوتي، تو وہ ضرور کہتا، کہ میرے سچے ھونے پر دوگواہ ھیں، ایک خدا، اور ایک یحییٰ؛ اور آپ کو گواہ نہ بتاتا، کس لئے، کہ مدعا علیہ کي گواھي نادرست ھی *

جواب یہہ، — کہ آپ کو گواہ کہنا خداوند کے لئے مناسب تھا؛ کیونکہ اُس نے بہت معجزے دکھلائے، کہ کسي نے اُن کي مانند نہ دیکھا تھا * اِس واسطے اُس کي گواھي درست ھی * اور باوجودیکہ ھزارھا گواہ موجود تھے، تو بھي آپ کو اور خدا کو گواہ بتلا کے اُن کا نام نہ لیا؛ اِس لئے، کہ بہ نسبت اُن دونوں کے

تھا؛ کیونکہ جب مسیح نے اُس سے اِصطباغ مانگا، تو یحییٰ نے کہا، کہ میں تجھہ سے اِصطباغ کا محتاج ہوں، اور تو میرے پاس آیا ہی؛ حالانکہ اُس نے روح، قدس کو ہنوز اُس پر اُترتے نہ دیکھا تھا *

جواب یہہ، — کہ یحییٰ عیسیٰ کو وہي وعدہ کیا گیا مسیح نہ جانتا تھا، جب تک کہ اُس نے روح کو اُترتے اُس پر دیکھا، لیکن وے باہم قرابت رکھتے تھے، اور یحییٰ نے اُس کو کوئي بڑا بزرگ نبي سمجھہ کر کہا، کہ میں تجھہ سے اِصطباغ کا محتاج ہوں؛ پر بعد اُس ماجرے کے، جب روح اُتري، تب بخوبي اُس نے معلوم کیا، کہ یہہ وہي مسیح، موعود ہی، کہ جس کے منتظر تمام یہود تھے * اِس لئے اُس نے دریافت کیا؛ کیونکہ یہہ نشان روح اُترنے کا اللہ نے آگے سے بتلایا تھا * پر پوچھا جائیگا، کہ یحییٰ نے کیوں اپنے شاگردوں کو بھیج کر یہہ بات پھر دریافت کي، کہ آیا جو آنیوالا تھا، تو ہي ہی، یا ہم دوسرے کي راہ دیکھیں ؟ کیا اِس سے ظاہر نہیں، کہ یحییٰ شک میں تھا ؟

جواب یہہ، — کہ یحییٰ آدمي تھا، اور دریافت کرنے کے وقت دیر سے مقید تھا؛ سو تعجب نہیں، کہ شیطان کے بہکانے سے اُس کے دل میں شک آیا ہو، باوجودیکہ اُس نے اِبتدا میں جان لیا تھا، کہ مسیح،

ھی ، گویا کہ اُن کا نام ھی ؛ اور اُس بارہ کے نام ھے وے مشہور تھے ؛ سو اگرچہ بعد یہوداے اسکریوطي کے ملعون ھونے کے گیارہ رہے ، تو بھي اطلاق بارہ ھي کا دیا جاتا ھی *

نوبں یہہ ، — کہ مدعي کہتا ھی ، کہ مرقس نے لکھا ، کہ صلیب دینے کے وقت لوگ عیسیٰ کے پاس شراب لیگئے ؛ اور تینوں نے لکھا ، کہ سرکہ *

جواب یہہ ، — ھر ایک کو معلوم ھوگا ، کہ اُس زمانے کي شراب انگور کا عرق تھا ؛ اور بھي اُسي کا سرکہ * سو جب کہ وہ عرق تلخ ھوگیا ، تو چاھو سرکہ کہو ، یا شراب ؛ کیونکہ اصل اُس کي ایکہي ھی * شاید کہ اِس سبب سے مرقس نے شراب لکھي ، اور دوسرے نے سرکہ * اور بلکہ اِس سے علاوہ بطریق اُولیٰ یہہ بھي بیان ھوسکتا ھی ، کہ لوگوں نے دونوں چیزیں دیں ؛ پر مرقس نے خاص ایک کا مذکور کیا ، اور تینوں نے دوسري کا *

دسویں یہہ — مدعي لکھتا ھی ، یوحنا کے ۱ باب میں ھی ، کہ یحییٰ نے خداوند کو اِسي طرح سے معلوم کیا ، کہ اُس نے روح کو کبوتر کي مانند اُس پر اُترتے دیکھا ؛ اور متي کے ۳ سے معلوم ھوتا ھی ، کہ یحییٰ نے آگے اُس سے ، کہ روح اُس پر اُتري ، اُس کو پہچانتا تھا ،

زندہ اور موجود تھے، کہ بعد خداوند مسیح کے ایک برس کے پنتي کوست کا دن، کہ جس کا ذکر اعمال کے ۲ باب میں ہی، روح القدس اپني تمام شوکت و قدرت سے اُن پر اُترا، اور اُسي دن پانچ ہزار آدمي عیسائي ہوئے * علاوہ اُس کے بعضے اُس وقت حاضر تھے، کہ جن کي زندگي میں مذہب عیسوي تمام سرحد روم میں پھیل گیا، اور لاکھوں نے اُس کو اِختیار کیا * پس، ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کا قول راست ودرست ہی، کہ اُن میں سے، جو اُس وقت حاضر تھے، بعضے تھے، کہ جو نہ مرے، جب تک خداوند کو اپني روحاني بادشاہت میں آیا ہوا نہ دیکھا * اِسي طرح مدعي کي یہہ حجت ضعیف بھي بے بنیاد ہوئي *

آٹھویں یہہ — مدعي کہتا ہی، کہ مرقس و لوقا کہتے ہیں، کہ عیسیٰ بعد مرنے کے گیارھوں کو دکھائي دیا؛ اور قرنتیوں کے پہلے خط میں ہی، کہ بارھوں کو دکھائي دیا *

جواب یہہ — بلحاظ ظاہري اِس میں فرق تو ہی، مگر اِنجیل کي معتبري میں اِس سے قصور نہیں آیا؛ کیونکہ ہر زبان میں یہہ دستور ہی، کہ بیس آدمي یا پچیس نے دیکھا، یا سنا، وغیرہ؛ اور اِنجیل میں یہہ لقب و یہ بارہ خاص خداوند کے حواریوں سے خصوصیت رکھتا

وخبرداري سے رکھتے تھے ؛ اور ھميشہ محمديوں کي طرح اِنجيل کے غلط کرنے پر مستعد رھتے تھے * سو اگر اُن نسب ناموں ميں غلطي ھوتي ، تو يہود بالضرور اُس کو دريافت کرکے اُن مصنفوں کو بدنام کرتے * کيا ھي قريب القياس ھی ، کہ مصنف اِنجيل کے اُس نسب نامے کو فريب ياغلطي سے بيان کرتے ، تو يہود اُس کو سمجھہ کر اُن کا يہہ عيب ظاھر کرنے سے خاموش و ساکت نہ رھتے * ھرگز نہيں *

ساتويں يہہ ، — مدعي لکھتا ھی ، کہ متي کے ۱۶ ميں ھی ، کہ مسيح نے فرمايا ، اُن ميں سے ، جو يہاں کھڑے ھيں ، بعضے ھيں ، جو موت کا مزہ ، جب تک اِبن آدم کو اپني بادشاھت ميں آيا نہ ديکھہ ليں ، نہ چکھينگے ؛ ليکن وے سب کے سب مرگئے ، اور اٹھارہ سو برس گذر گئے ، کہ حضرت عيسیٰ اپني سلطنت ميں نہ آئے *

جواب يہہ —اِس کے آگے اِنشاء اللہ تعالیٰ خداوند عيسیٰ مسيح کا بادشاہ ھونا ، اور اُس کي خصوصيت و الوھيت ھم بيان کرينگے ؛ يہاں فقط ايک دو باب پر اکتفا کيا ؛ يعني ، اُس بادشاھت سے مراد روحاني سلطنت سے ھی ، نہ کہ بادشاھت دنيا سے ؛ اور وہ مطلب بھي پورا ھوا ؛ کيونکہ حواري اور بہت لوگ

زمانے تک اُن کے نسب نامے یکساں ہیں؛ لیکن تب سے خداوند کے عہدِ ظہور تک تفاوت ہی، اِس سبب سے، کہ متي نے یوسف کا اور لوقا نے مریم کا، نسب نامہ لکھا ہی * اور سچ ہی، کہ وے دونوں اولادِ داؤد سے تھے؛ مگر اِس لئے، کہ داؤد کے کئي بیٹے تھے، اور اُن میں سے ایک کي اولاد یوسف، اور ایک کي اولاد مریم تھي، اِس سبب سے خدا نے اُن دونوں کے نسب نامے کو اپنے الہام سے لکھوایا، تا کہ اُس کے وعدے کے پورے ہونے میں، کہ مسیح مقرر اولادِ داؤد سے پیدا ہوگا، کسي طرح کا شک و شبہہ نہ ہو * پھر اِس بات کا بیان اور طرح بھي ہوسکتا ہی؛ یعنے، کہ یعقوب و ہیلي، جو دونوں یوسف کے باپ کہلاتے ہیں، ہو دونوں بھائي تھے، اور جب کہ ہیلي بیاہ کرکے بے اولاد مرگیا، تب یعقوب نے اُس کي جورو سے بیاہ کیا، اور یوسف پیدا ہوا؛ سو حقیقت میں یوسف یعقوب کا بیٹا تھا، لیکن یہود کي رسم کے موافق ہیلي کا ورثہ دار بن کر اُس کا بھي فرزند کہلایا * پس، ظاہر ہوا، کہ اُن دونوں صحیفوں میں اِختلاف نہیں *

اب یہہ بھي خیال کیا چاہئے، اگر وے مصنف عام کو فریب دیا چاہتے، تو ایسے مقام میں ہرگز جھوٹھہ نہ لکھتے؛ کیونکہ تمام یہود اپنے اپنے نسب نامے بڑي ہوشیاري

بھي اِس لحاظ سے، کہ محمدي ٹھوکر نہ کھاویں، ہم پر واجب ہی، کہ کچھہ نہ کچھہ بیان کریں * جیسا کہ تحریف کے رد کے مقام میں بیان ہوچکا، جو صحیفہ کہ متي، و مرقس، و لوقا، و یوحنا کي معرفت اِلہام سے ظاہر ہوا، وہ فقط ایک حصہ، گویا کہ ایک ایک سورۂ اِنجیل کي ہیں * اور تماشا ہی، کہ محمدي ایسے سببوں سے اِنجیل پر تہمت کرتے ہیں، کہ اُس کا تمام مطلب ایک ہي صحیفہ میں نہیں * تو کیا محمدي ایسي وجہوں سے قرآن کو نہ مانینگے، کہ اُس کي تمام باتیں ایک ہي سورہ میں نہیں، و یا کہ ایک ہي رات کو نازل نہیں ہوا؟ ہرگز نہیں * تو چاہئے، کہ ہماري کتابِ مقدس پر ایسي تہمت بے بنیاد نہ لگاویں *

چھتویں یہہ — مدعي کہتا ہی، متي کے پہلے باب میں ہی، کہ یوسف، جو مریم کا شوہر تھا، یعقوب کا بیٹا تھا، اور یعقوب متن کا، اور متن العاذر کا؛ اور لوقا کے ۳ میں ہی، کہ مسیح بیٹا یوسف کا، اور وہ بیٹا ہیلي کا، اور وہ بیٹا مطثا کا، اور وہ بیٹا لوئي کا؛ پس، اُن میں اِختلاف ہی *

جواب یہہ ہی، کہ متي اور لوقا کے کلام پر غور کرنے سے ظاہر ہوگا، کہ ابراہیم کے وقت سے داؤد کے

اور اِس مقام سے مجھے اپني کتبِ مقدسہ ین کے غیر تبدیل ہونے کي بہت دلیل قوي ہاتھہ آئي؛ یعنے، یہ قول محمدیوں کے، کہ یہود و عیسائیوں نے محمد کا نام اپني کتابوں سے نکال ڈالا؛ پر بڑي حیرت ہی، کہ اِس مختصر بات کو، کہ جس سے بلحاظ کم وزیاد ایک حرف کے تھوکر کھاتے ہیں، بجاے یرمیا کے ذکریا نہ لکھا * اِس سے بخوبي جانا گیا، کہ جن لوگوں نے خوفِ خدا کرکے اِس تھوڑي بات کو نہ بدلا، تو محض غلطي اور نا ممکن ہی، کہ ایسے بڑے پیغمبر کي خبر کو اپني کتابِ الہي سے نکالتے * یہہ تو قریب الفہم نہیں * مگر یقین ہی، کہ محمد جب کہ کسي طور سے اپني رسالت کو ثابت نہ کر سکا، تو اِس باطل خبر کو مشہور کیا * کیا ایسے افترا ایمانداري کے لایق ہیں؟

پانچویں یہہ — مدعي کہتا ہی، کہ یوحنا کے ۲ باب میں ہی، کہ عیسیٰ نے معجزے سے پاني کو شراب بنایا، پر باقي تینوں انجیلوں میں یہہ ذکر نہیں * اور یوحنا کے ۱۳ میں ہی، کہ مسیح نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوے، اور لنگي سے پونچھے؛ یہہ بھي اُن تینوں میں نہیں لکھا *

جواب یہہ، — یہہ تو محض حجتِ ضعیف ہی، کہ جس کا جواب بھي تحریر کرنا کچھہ ضرور نہیں * تو

چوتھے یہہ، کہ مدعي لکھتا ہی، متي کے ۲۷ میں ہی، کہ یرمیا نے خبر دي تھي، کہ لوگوں نے اُس کي قیمت میں تیس درم لئے، اور کمہار کے کھیت کي قیمت میں دیئے۔ سو اِس بات کا نام و نشان صحیفۂ یرمیا میں نہیں *

جواب یہہ، کہ اُس کا بیان صحیفۂ ذکریا میں ہی: اور اُس کے بیان میں ہمارے مفسریں کہتے ہیں، کہ اگلے زمانے میں صحیفۂ یرمیا نبیوں کي کتاب کا صحیفہ اول تھا، اور متي کا اُس کے نام لینے میں فقط یہہ مطلب تھا، کہ یہہ بات نبیوں کي کتاب میں ہی * لیکن اور بھي کہتے ہیں، کہ یہہ قول حقیقتا یرمیا کے ہیں، لیکن صحیفہ ذکریا میں مندرج ہوئے، جیسا کہ محمد کی بہت باتیں ہیں، پر اکثر لکھا ہی، کہ روایت کي ابن، مسعود و یا ابوہریرہ نے، و غیرہ * پھر اور بھي مفسرین لکھتے ہیں، کہ یہہ نام، یعنے یرمیا و ذکریا، زبان، یونان میں فقط ایک ہي حرف کا تفاوت رکھتا ہی: اور اگر کاتبوں نے اُس کو غلطي سے چھوڑ دیا ہو، تو تعجب نہیں: کیونکہ آدمي کا فعل کامل نہیں ہوتا: پس، اگر کاتبوں کي خطا سے بجائے ذکریا یرمیا لکھا گیا ہو، تو بھي مناسب نہیں، کہ محمدي اِس دلیل، مجہول سے ہماري انجیل، شریف کو تہمت لگاویں *

نیسرے — مدعي کہتا ھی، کہ پیدایش کے ۴ باب میں ھی، خدا نے فرمایا، میں آدمي کو بنانے سے پچھتاتا ھوں؛ حالانکہ وھاں ندامت کا دخل نہیں * جواب یہہ، ھر زبان میں اِسي طرح اِستعمال کیا جاتا ھی، کہ خدا دیکھتا اور سنتا ھی، خدا نے کیا، خدا آیا، وغیرہ * کیا سب قومیں اِن باتوں سے یہہ مطلب نکالتي ھیں، کہ خدا آنکھہ، کان، ھاتھہ، پاؤں، رکھتا ھي ؟ ھرگز نہیں * لیکن محاورۂ گفتگو یونہیں ھی * اِس سبب سے ایسي باتیں اِستعمال ھوتي ھیں * سو خدا جب کہتا ھی، کہ میں پچھتاتا ھوں، وہ آدمي سے آدمي کي طرح کلام کرتا ھی * مطلب یہہ، کہ اِنسان، کم فہم اُس کے کلام، پاک کو سمجھیں * اور اِس لئے، کہ اکثر آدمي اپنے دل میں پچھتا کر اپني رسم، ظاھري کو تبدیل کرتے ھیں، سو جب خدا کے اصورات میں تغیر معلوم ھوتا ھی، تو آدمي کو یونہیں نظر آتا ھی، کہ گویا خدا پچھتاتا ھی؛ حالانکہ یہہ سب جانتے ھیں، وھاں ندامت کا دخل نہیں * اور قول اُس کا، پچھتاتا ھوں، اُس سے یہہ مراد ھی، کہ خدا نے برتر نے اِنسان سے، اُس کي بدکاري و شرارت کے سبب، ناراض ھو کر رحم دکھلانا موقوف کرکے ھلاکت میں ڈالا؛ مگر نوح کا خاندان بچ گیا *

کوشش کرتا، اور دوسرا گنہگار تھا * دیندار نے گنہگار سے کہا، اپنے گناہوں سے باز آ * اُس نے جواب دیا، کہ مجھکو میرے پروردگار پر چھوڑ دو * آخر اُسے ایک دفعہ بہت بڑا گناہ کرتے پایا؛ اور پھر اُسے کہا، تو گناہ سے باز آ * گنہگار نے جواب دیا، میرے پروردگار پر مجھے چھوڑ دو؛ تو کیا میری نگہبانی کے واسطے بھیجا گیا ہی ؟ دیندار نے کہا، میں خدا کی قسم کھاتا ہوں، کہ وہ ہمیشہ تیرے گناہ کو معاف نہ کریگا، اور تجھے بہشت میں نہ لیجاویگا * تب خدا نے ایک فرشتہ بھیجکر دونوں کی جان لی، اور وے دونوں خدا کے پاس پہنچے * خدا نے گنہگار سے کہا، تو بہشت میں جا؛ اور دوسرے سے کہا، کیا تو مجھے اپنے بندے پر رحم کرنے سے روک سکتا ہی ؟ اُس نے جواب دیا، ای میری پناہ، میں نہیں منع کرسکتا ہوں * خدا نے فرشتوں سے کہا، اُس کو دوزخ کی آگ میں لیجاؤ * افسوس، ہزار افسوس! ایسی باتوں سے خدائے عادل کی عدالت کہاں رہی ؟ جبکہ یہہ باتیں اُن کی کتابوں میں موجود ہیں، تو ہماری کتابِ مقدس کو کیوں تہمت لگاتے ہیں ؟ ای عزیزو، پہلے لٹھے کو اپنی آنکھہ سے نکالو؛ تب اُس تنکے کو، جو تمہارے بھائی کی آنکھہ میں ہی، اچھی طرح نکال سکوگے *

اور دوسري خدا کي عدالت کو واضح کرتي هی ؛ دونون راست اور درست هيں *

تو بهي اِن آيتوں کا بيان ، جو کسي طرح سے نهيں هوسکتا تها ، تو مناسب نهيں ، که محمدي اُس سے تهوکو کهاويں ؛ کيونکه اُن کي کتابوں ميں ايسي اِختلاف کثرت سے مندرج هيں ، که جو سراسر خلافِ مدل خداے عادل کي هی * مثلاً حديث ميں آيا هی ، که ابنِ مسعود بيان کرتا هی ، که رسول الله نے کها ، وه عورت ، که جس نے اپنے لڑکے کو زنده دفن کيا ، وه اور اُس کا لڑکا ، جو دفنايا گيا ، دونوں دوزخ ميں هيں * پس ، وه لڑکا کيون دوزخي هوا ؟ اور دوسري جگهه روايت هی ، که خديجه کے دو لڑکے محمد کے کهنے کے موافق دوزخ ميں هيں ؛ کيونکه وے ايامِ جاهليت ميں پيدا هوئے * پر خديجه کا وه بيٹا ، جو محمد سے پيدا هوا بهشت ميں هی ، اِس لئے که وه ظهورِ اِسلام کے بعد پيدا هوا * علاوه اِس کے مسلمانوں کے لڑکے بهشت ميں داخل هوتے ، اور اوروں کے دوزخ ميں ڈالے جاتے ؛ کيونکه خدا کي يهي مرضي هی * اور پهر حديث ميں يهه قصه هی * ابوهريره نے کها ، که رسول نے فرمايا ، بني اِسرائيل ميں دو آدمي تهے ، جو آپس ميں بڑے دوست تهے * ايک اُن ميں سے طاعت ميں

پر اور هماري اولاد پر هووے؛ سو وے تمام ملکوں میں تتر بتر و پریشان هوکر مثل آتش کے پر کالوں کے پھرتے هیں * دیکھو، کہ اِس دم تک اُن کے باپ دادوں کي سزا اُن کي اولاد کو ملتي هی * پس، اِن نشانوں سے صاف ظاهر هی، کہ جو بیبلِ مقدس میں مرقوم هی، سو في الواقعہ واقع هوتا هی * اور بقول مدعي کے یہہ بات خلافِ عدل هو، تو خاص کرکے عیسائیوں کے لئے مشکل نہیں؛ پر جتني قومیں، کہ خدا کو عادل و منصف جانتي هوں، اُن سبھوں پر فرض هی، کہ اُس کو صاف بیان کریں * سو دیکھا چاهئے، کہ محمدي کیا بیان کرتے هیں * سواے اِس کے، کہ جس طرح خدا نے عضوِ بدن میں ایسا علاقہ دیا هی، کہ اُن میں اگر ایک کو بھي ایذا پہنچے، تو سارا بدن بیقرار هوتا هی، باپ دادے اور اولاد سے بھي ایک علاقہ هی، کہ ایک کو دوسرے کے گناہ کي سزا پہنچتي هی؛ تس پر بھي اِس دنیا کے بادشاهوں کے حق میں خدا! فرماتا هی، کہ اولاد کے بدلے باپ دادے مارے نہ جاویں، نہ باپ دادے کے بدلے اولاد؛ اور عاقبت میں ایساهي هوگا، کہ هرایک اپنے کام کا حساب دیگا، اور اُس کا اجر پاویگا * پس، ظاهر هوا، کہ یے آیات بہ نظر تامل باهم مختلف نہیں؛ کیونکہ ایک اِس دنیا سے متعلق هی،

هرایک اپنے گناهوں کے سبب مارا جاویگا؛ وصحیفۂ حزقیال کے ۱۸ باب میں هی، که نه بیٹا باپ کي عوض گرفتار هوگا، نه باپ بیٹے کي عوض، الی آخرہ *

جواب یهه، که مشهور هی، که باپ کے گناهوں سے بیٹے کو، اور بیٹے کے گناهوں سے باپ کو ایذا ملتي هی؛ اور قول اُس کا باپ دادے کے گناهوں کو اُن کے لڑکوں سے مطالبه کرونگا، مراد یهي هی، یعنے خدا باپ دادے کے گناهوں کي سزا اکثر وقت اُن کے لڑکوں پر بهیجتا هی؛ اور برعکس اُس کے اولاد کے گناه کي سزا باپ دادوں پر * اور اِس بات کا نه محمدي، اور نه هندو اِنکار کر سکتے هیں؛ کیونکه سب کے روبرو حقیقت میں ایساهي هوتا هی * مثلا باپ نے غفلت کرکے کسي طرح کي بد فعلي کي، که جس سے لڑکے بهوکے یا پریشان هوئے؛ تو نتیجه یهه، که باپ کے گناهوں کي سزا اُن کو ملي * اِسي طرح اگلے زمانے میں هندو راجاؤں نے گناه کیا، اور خدا بادشاهت اُن کے قبضۂ قدرت سے نکال کر آج تک اُن کي اولاد کو غلامي میں پیدا کرتا هی؛ سو باپ دادوں کے گناه کي سزا اُن کي اولاد کو پهنچتي هی * پهر ایسے هي قوم یهود نے خداوند عیسیٰ مسیح کے مقدمے میں کها، که اُس کا خون هم،

جورؤں میں سے ایک نے اُسے ملامت کي، تو اُس نے قسم کھائي، اور پھر اپني لذتِ نفساني کے لئے اپني قسم توڑ کر رات کو آیت نازل کي، جیسا کہ سورۂ تحریم کي پہلي آیت میں لکھا ہی؟ پھر کس نے اپني اُمت کے واسطے یہ فعل، کہ جو اُوپر مذکور ہوئے، جائز و روا کئے؟ وہي، کہ جس کو اہلِ اسلام رسول اللہ وختم الانبیا کہتے ہیں * اُس نے اُن کاموں کو جواز و درست رکھا * افسوس، افسوس! ہاں، اگر ختم الانبیا سے یہہ مراد ہو، کہ محمد نے سب اگلے نبیوں کو گاڑکے، اور اُن کي قبروں پر پتھر رکھکر اپني نفساني خواہشوں کے موافق نئے حکم جاري کئے، تو ہم مان لینگے * پر بڑا تعجب ہی، کہ محمدي، جو ہماري پاک کتابوں پر تہمت لگاتے ہیں، اپني کتابوں میں ایسي باتیں جائز و درست جانتے ہیں، کہ جس کو خدا کا کلام، پاک مطلق گناہ ٹھہراتا ہی *

دوسري مشکل یہہ، کہ مدعي کہتا ہی، کہ کتاب الحساب کے ۱۴ باب میں ہی، کہ میں باپ دادے کے گناہوں کو اُن کے لڑکوں سے مطالبہ کرتا ہوں، حالانکہ یہہ خلافِ عدل ہی؛ اور خلاف اُس کے اشعیاء کے ۲۴ میں ہی، کہ اولاد کے بدلے باپ دادے مارے نہ جاویں، نہ باپ دادے کے بدلے اولاد قتل کي جاوے؛

ھی، کہ یعقوب کي بیٹي سے شخام نے زنا کیا؛ اور ۱۹ میں ھی، کہ لوط کي بیٹیاں لوط سے ھم بستر ھوئیں * اِن باتوں کے سبب معلوم ھوتا ھی، کہ مدعي کي دانست میں ھماري کتابیں خدا کا کلام نہیں *

جواب یہہ — اگر جواز ایسے کاموں کا لکھا ھوتا، تو قول اُس کا درست تھا؛ مگر بیبلِ مقدس کے روسے یے باتیں ھرگز روا نہیں؛ برعکس اِس کے زنا کرنا ھرجگہہ منع ھی؛ اور تمام مسیحي اُس کو گناہ سمجھتے ھیں * سو لوط کي بیٹیاں اور شخام بھي گنہگار ھوئے؛ کچھہ ھم یا ھماري کتاب اُن کي طرفداري نہیں کرتي * سواے اِس کے بیبل کے اور مقاموں پر لکھا ھی، کہ ابراھیم جھوٹھہ بولا، اور نوح نشہ میں تھا، داؤد نے زنا کیا، وغیرہ؛ سو اُن سبھوں کا بھي بیان ھی، کہ وے اُن کاموں سے گنہگار تھے؛ اور اگر اپنے گناھوں سے پشیمان ھو کر خدا سے معافي نہ پاتے، تو ضرور دوزخ میں ڈالے جاتے * پر اگر بیبلِ مقدس اُن کے فعل کو روا رکھتا، تو محمدیوں کو چاھئے نہ تھا، کہ اُس پر اعتراض کریں؛ کیونکہ خود اُنھیں کي کتابوں میں ایسي باتیں بکثرت مندرج اور روا بھي ھیں * خیال کرو، کس نبي نے اپنے لیپالک بیٹے کي جورو سے نکاح کیا؟ کون نبي اپني لونڈي سے ھمبستر ھوا، اور جب اُس کي

اور بغیر لہو بہانے کے معافي نہیں ہوتي * پس، ثابت ہوا، کہ اِنسان کي نجات کے واسطے خداوند ہوا * پر محمد نے کہا، کہ خداوند نہیں ہوا، اور خدا نے اور کسي کو اُس کي صورت دے کر یہودیوں کے حوالہ کیا، اور اُس کو زندہ آسمان پر بلا لیا * پس، اِس سے محمد تمام اِنجیل غلط و تباہ کرکے نجات کي اُمید بالکل نفي کرتا ہی * واہ، واہ! ایسے شخص پر کیا اِعتقاد ہی؟ فقط اِسي اِختلاف سے ظاہر ہی، کہ وہ رسول اللہ نہیں؛ اور جو کہ رسول اللہ نہ ہو، اُس کے دین پر کیا اعتبار؟ وہ تو اِسي سے محض نادرست و بے بنیاد ٹھہرا * اِس لئے اب اور زیادہ دلیل لانا کچھ ضرور نہیں؛ تو بھي اِنسان کي ہدایت کے لئے، کہ ہم پر فرض ہی، اِن باتوں کو چھوڑ کر اُن مختلف باتوں کا جواب، کہ جن کا مذکور مصنف رحمۃ اللہ الضیغم نے کیا ہی، اِس مختصر میں لکھیں * خداے قادر مدد گار ہو *

تیسري فصل

اُن آیتوں کے جواب میں، کہ جن کو وہ مصنف مختلف گمان کرتا ہی *

پہلے وہ لکھتا ہی، کہ پیدایش کے ۳۴ باب میں

میں نہ چاہئے، کہ محمدی ہماری بغیر بدلی پاک کتابوں کو تحریف کی تہمت کریں، اور اپنی اُس کتاب کو، کہ اُس پر تحویل وتحریف ہوئی ہی، عیب سے پاک ومبرا بتلاویں *

قطع نظر اِس بات کو ثابت کرکے، کہ مقدس کتابیں آج تک بے تحریف وتبدیل ہیں، اُن سے بالضرور یہہ نتیجہ نکلتا ہی، کہ اگر قرآن اُن سے برخلاف ہو، تو وہ ہرگز کلام اللہ نہیں ہی؛ پر ظاہر ہی، کہ قرآن ہرتاسر بیبلِ مقدس کے برعکس و برخلاف ہی * اِس کی بہت امثل نکال کر بیان کرسکتے ہیں؛ مگر خوفِ طول سے ایک دو ہی پر مختصر کرینگے؛ — مثلاً بیبلِ مقدس میں سے آفتاب ساں روشن ہی، کہ خداوند عیسیٰ مسیح نے گنہگاروں کے بدلے اپنی جان دی، اور نجات اُسی پر موقوف ہی؛ دیکھو متی کے ۲۷ باب ۵۰ آیت میں ہی، تب عیسیٰ نے بڑے شور سے چلا کر جان دی؛ اور پھر مرقس کے ۱۵ باب ۳۷ آیت میں، اور لوقا کے ۲۳ باب ۴۶ آیت میں بھی یہی خبر ہی؛ پھر رومیوں کے ۵ باب ۸ آیت میں ہی، لیکن خدا نے اپنی محبت ہم پر یوں ظاہر کی، کہ جب ہم گناہ کرتے چلے جاتے تھے، مسیح ہمارے واسطے مرا۔ پھر خطِ عبرانیوں کے ۹ باب ۲۲ آیت میں ہی،

عین الحیات کے ۲۸ صفحہ میں ایک حدیث لکھی
ھی، کہ امام جعفرنے فرمایا ھی، کہ سورۂ احزاب
میں قریش کے مرد و عورتوں کی، اور اوروں کی، بہت
رسوائیاں تھیں؛ اور سورۂ بقر بہت بڑی تھی؛ لیکن
کم کر ڈالی، اور تحریف کی *

اور مشکات المصابیح میں قرآن کی فضیلتوں کی
کتاب کے ۳ باب کی ۳ فصل میں ھی، کہ محمد نے
نہیں، بلکہ ابوبکرنے، زید ابن ثابت کی مدد سے، قرآن کی
پراگندہ آیتوں اور حصوں کو خرما کے پتوں، اور سفید
پتھروں سے، کہ اُن پر لکھی تھیں، اور لوگوں کے سینوں
سے، جو اُن کو یاد رکھتے تھے، جمع کیا، اور ایک
جلد میں لکھوایا * جب کہ عثمان کے زمانے میں
قصہ برپا ھوا، اُن مروج نقلوں، اور اُس کی آیتوں کے
پڑھنے کے طور میں اختلاف پڑا؛ کیونکہ اُس وقت تک
بے نقطوں اور بے اعراب کے تھا؛ تب عثمان نے
اوروں کی مدد سے قرآن میں نظر ثانی کی؛ اور وہ
اُسے قریش کی زبان میں لایا؛ اور اُس قرآن کی
نقلیں، جس پر نظر ثانی ھوئی تھی، اسلام کے سب
ملکوں میں بھجواکر اگلی نقلوں کے جلانے کا حکم کیا *
جس صورت میں قرآن کو ایسا کرڈالا، تو شبہ جاتا ھی،
کہ اور سورہ بھی جلائی ھوویں * پس، اس حالت

کہ مرام و جہل ہمارے چلانے کو نہایت دلیلِ کافي سمجھینگے *

اب بخوبي ثابت ہوا، کہ محمدي اپنے اِس دعوے کو، کہ کتابِ الہي پر تحریف و تبدیل ہوئي، ہرگز معقول و صحیح دلیلوں سے ثابت نہیں کر سکتے، بلکہ تحکم و زبردستي سے کہتے ہیں، کہ عہدِ عتیق و عہدِ جدید کي کتابوں پر تبدیل و تحریل واقعہ ہی؛ پر برخلاف اِس کے عیسائي حقیقتا صحیح دلیل، و وجوہات سے اِس کو کہہ سکتے ہیں، کہ قرآن پر تبدیل ہوئي ہی؛ اور جو قرآن کہ اب محمد کي اُمت میں ہی، اہل قرآن نہیں ہی؛ جیسا کہ کتاب میزان الحق کے ۲۹ و ۴۰ صفحہ میں لکھا ہی؛ کیونکہ پہلے ابوبکر نے اُس کے جمع و درست کرنے میں قدم بڑھایا؛ اُس کے بعد عثمان نے اُسے دیکھہ کر اِصلاح دي؛ اور حالانکہ شیعون نے اُن شخصوں کو کافر و بے دین گنا، اور کہتے ہیں، کہ عثمان نے کتني سورتوں کو، جو علي کي طرف اِشارہ تھا، قصد کرکے قرآن سے نکال ڈالا ہی؛ اور ایسا ہي کتابِ دبستاں والے نے، جس کا تخلص فاني ہی، لکھا، کہ کہتے ہیں، عثمان نے قرآن کو جلا کر بعضي کو اُن سورتوں میں سے، جو علي کي شان اور اُن کي اولاد کي بزرگي میں تھیں، پھینک دیں؛ اور کتابِ

تباہ و خراب کیا؟ ہرگز نہیں * وے تو اِس مقدمہ میں بالکل خاموش ہیں * اِس لئے صاف ظاہر ہی، کہ محمد نے اپنی نبوتِ رسالت کے لئے یہہ تازہ بہتان یہود و عیسائیوں پر لگا دیا * سو کون اِس بات کو درست کہیگا؟ البتہ یہہ حیلہ کی بات ہی، گویا کہ چور اپنے گواہ کو کہے، کہ تو جھوٹھا ہی * شکر اللہ کا، کہ جس نے اپنے پاک نوشتوں کو محفوظ رکھہ کر اُن کے دشمنوں کو ایسی جہالت و گمراہی میں چھوڑا ہی، کہ اُن کی باتیں ہر ایک کے روبرو خلافِ قیاس و راستی کے جانی جاتی ہیں * تو چاہئے، کہ اہلِ اسلام، جو محض تحکم کی راہ سے اور صرف اپنے مذہب کی حمایت کے واسطے اِنجیل و توریت کو متحرف بتلاتے ہیں، یا تو اِس تہمت کا مذکور موقوف کریں، و یا اُس کو واجب وصحیح دلایل سے ثبوت پہنچاویں * اگر اِس کو ثابت کرسکتیں، تو اُن کے لئے نہایت مفید ہوگا؛ کیونکہ اِس پر اُن کی اور مسیحیوں کی بحث کا خاتمہ ہی * لیکن وے تو ہرگز اِس بات کو ثابت نہیں کرسکتے؛ اور ایک دلیلِ صحیح بھی نہیں لاتے؛ مگر اپنے ہی چلانے پر، کہ اِنجیل تحریف ہوئی، اِنجیل تحریف ہوئی؛ توریت نے تبدیل پائی، توریت نے تبدیل پائی؛ فقط اِس بیہودہ گفتگو پر زور مارتے ہیں، اِس امید پر

هی ، تو اُس کي ایک سچي نقل محمدي دکھلاویں ، تاکہ مقابلہ کرکے اُس کي کمي و بیشي جانچي جاوے * غور و انصاف کا مقام هی * اگر عیسائي کہیں ، کہ جس کو محمدي قرآن شریف کہتے هیں ، سو في الحقیقة وہ کتاب نہیں هی ، کہ جس کو محمد نے ظاهر کیا ، تو مسلمان دعوی کرینگے ، کہ سچا قرآن کہاں هی ؟ اُسے لاؤ ، تو معلوم هوگا ، کیا هم اور کسي دوسري کتاب کو قرآن سمجھہ کے إیمان رکھتے هیں * پس ، اگر عیسائي اُس سچے قرآن کو پیش نہ کرسکیں ، اور نہ اپنے دعوے کو ثبوت پہنچا سکیں ، تو اُن کا کہنا ضرور جھوٹھہ اور بد خواهي ٹھہریگا * سو اگر محمدي ایک سچي نقل هماري کتاب الهي کي نہ دکھلا سکیں ، تو اُن کا دعوی محض غلط و بے اعتبار سمجھینگے *

دوسرے یہہ ، کہ کس نے پہلے اِس بات کا تذکرہ کیا ، کہ کتاب الهي پر تحریف هوئي ؟ دیکھو ، قوم یہود سب کے روبرو إبتدا سے ملعون تھے ؛ سو إسي طرح هرایک قوم عیسائیوں کو حقیر و ناچیز جانتي تي . اور اکثر نے اُن کي تحقیر کے لئے بڑي محنتیں و مشقتیں کیں ، کہ جن کي حجتوں کي کتابیں آج تک موجود هیں ؛ سو کیا اُن کتابوں میں کسي مقام پر لکھا هی ، کہ یہود و عیسائیوں نے اپنے پاک نوشتوں کو بدل کر

یہہ تو بہت محال ھی * ویا اگر یہ قول محمدیوں کے ھوا ھو، تو ضرور اُن کا یہہ فعلِ بد مشہور ھوگا؛ کیونکہ بہت سي تفسیریں ھیں، کہ وہ محمد کي پیدایش سے کئي سو برس پیشتر تصنیف کي گئیں، کہ جن میں اِنجیل کے آیتیں ایسي کثرت سے مندرج ھیں، کہ جو اِنجیل کي ھرایک جلد جلائي گئي ھوتي، تو بھي اُنھیں تصنیفوں سے فصل بہ فصل و آیت بہ آیت ترتیب دے سکتے ھیں *

اور پوشیدہ نہ رہے، کہ اِنجیل کي بہت جلدیں ھیں، کہ جو محمد کے زمانے سے پہلے مسطور ھوئیں، اور وہ جلدیں آج کي جلدوں سے تفاوت نہیں رکھتیں * اب آفتاب سا روشن ھوا، کہ تحریف و تبدیل اِن پاک کتابوں کي کسي زمانے میں نہیں ھوئي * برخلاف اِس کے، جیسا کہ خدا نے اِبتدا میں اُن کو اپنے اِلہامِ سے سنوارا، ویسا ھي اِس دم تک فضلِ کامل اُس خدا نے برحق سے محروس و محفوظ رھیں * بلا شک وے سب کي سب سچائي کي کسوٹي پر زرِ خالص کے طرح پاک و مبرا ھیں * تو بھي مضبوطي ھي کو زیادہ تر مضبوط کرنے کے واسطے اور بھي دو ایک سوال اِس مقدمہ میں کیا چاھئے *

کہ جو بیبلِ مقدس حقیقت میں بے تبدیل نہیں

هی ، که یہود بھي اُس امر بد کو تمام عالم میں مشہور کرتے * علاوہ اِس کے عیسائیوں کو کبھي ایسي قدرت نہ ہوئي ، که خدا کے کلام کو بدل ڈالیں ؛ کیونکہ مسیح کے بعد تھوڑے عرصہ میں اُن کي جماعت ایسي بڑھ گئي تھي ، که بیحد و بیشمار تھي ؛ اور سب ملکوں میں جا بسے تھے ؛ اور اُن کے بیچ میں بہت جلدیں اِنجیل کي موجود تھیں * سو اگر کسي روسیاہ گنہگار بد کار نے ایسي حرکت کي ہوتي ، تو ممکن نہ تھا ، که وہ تمام نسخے کتاب کے یکساں بدل جاتے * پھر اگو یہود و عیسائي متفق ہوکر چاہتے ، که اُس بد کام کو کریں ، یہہ بھي محال ہی ؛ کس لئے ، که وے بیشمار ہوکر دنیا کي چاروں طرف زندگي کرتے تھے ، اور زمانِ پیشین سے آج تک بحث کرتے آئے ہیں ؛ سو اُن میں کیونکر ایسا اِتفاق ہوا ، که کتابِ الہي کو بدل ڈالیں ؟ پس ، صاف روشن ہوا ، که خدا نے یہود و عیسائیوں کو اِس کام سے مبرا رکھہ کر اپنے کلامِ مقدس کو اِس دم تک محفوظ رکھا ہی *

مگر کہہ دیا ہوگا ، که محمد کے زمانے میں ، یا بعد اُس کے ، یہہ کام واقعہ ہوا * تو وہي بات پھر پوچھتا ہوں میں ، که تمام جلدیں کتابِ الہي کي ، جو که تمام دنیا میں پھیل گئی تھیں ، وہ سب کیونکر بدل گئیں ؟

ہی * اگر کوئي عیسائي ایسي دلیل پیش لاکر محمدیوں سے گفتگو کرے، تو ضرور اُس کي باتوں پر سب ہنسینگے * لیکن محمدي اُس ضعیف دلیل سے اپنے مذہب کو ثابت کیا چاہتے ہیں * افسوس! وہ کیا دین ہی، کہ جس کي ثبوت کو ایسي مجہول دلیلیں لاتے ہیں! یہاں مجھے ایک مثل یاد آئي ہی، کہ ڈوبتا آدمي تنکے کو پکڑتا ہی *

دوسرا جواب یہہ، کہ خداوند کے زمانے میں بھي یہودي ولاطیني مورخ تھے؛ اور تب ہي سے نسلا بعد نسلا اہلِ تاریخ قلمبند کرتے آئے ہیں * سو اُن سب مورخوں میں سے کون دلیلِ تحریف کو ثابت کرتا ہی؟ محمدیوں کو فرضِ عین ہی، کہ جس نے یہہ فعلِ بد کیا ہو، و یا جس مولفِ تواریخ نے لکھا ہو، اُس کا نام بیان کریں؛ نہیں، تو گفتگوے زباني پر کیا اعتماد؟

سواے اِس کے بعد خداوند کے اگر یہود اپني اصلي کتاب کسي مقام پر بدلتے، تو اُن کي بدي چھپي نہ رہتي؛ کیونکہ عیسائي اُن کي اِس شرارت سے واقف ہوکر جلد ظاہر کرتے؛ کس لئے، کہ یہود وعیسائي قدیم سے بحث کرتے آئے ہیں * یا اگر عیسائي بھي اپني کتابِ مقدس کو کسي مقام پر بدلتے، تو یقین

میں ڈھونڈھو؛ کیونکہ تم گمان کرتے ھو، کہ اُن میں ھمارے لئے ھمیشہ کی زندگی ھی؛ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے، تو تم مجھہ پر ایمان لاتے؛ کیونکہ اُس نے میرے حق میں لکھا ھی؛ لیکن جب تم اُس کی لکھی بات پر ایمان نہیں لاتے، تو تم میری باتوں پر کیونکر ایمان لاؤگے؟ پس، ایسی ایسی دلیلوں سے ثابت ھوا، کہ مسیح کے عہد تک بھی بیبلِ مقدس پر تحریف وتبدیل واقعہ نہیں ھوئی *

پھر، اگر محمدی کہیں، کہ خداوند کے بعد اُس پر تحریف ھوئی، تو ھمارا ایک مختصر سوال یہہ ھی، کہ وے جلدیں، جو کہ عبرانی و یونانی زبان میں پھیل گئی تھیں، سو کیا ھوئیں؟ کیا وے سب کی سب قہرِ آسمانی سے جلائی گئیں، یہاں تک، کہ کسی یہود وعیسائی کے پاس اُن کی ایک جلدِ اصلی بھی باقی نہ رھی؟ غور کیجئے؛ قرآن زبانِ اُردو و انگریزی میں ترجمہ ھوکر بہت ملکوں میں پھیل گیا ھی؛ سو اگر کوئی بادشاہِ عظیم الشان چاھے، کہ اُس کو بدلے، یا یہہ، کہ سنی و یا شیعہ حسبِ مطلب اپنے بناویں، تو کیا اُن کا مطلب پورا ھو سکتا ھی، حتیٰ کہ ایک قرآن صحیح بھی نہ ھو، اور نہ اُن کی اُس کوشش کا مذکور تواریخوں میں ھو؟ ھرایک کے خیال میں یہہ محال

کرینگے ؛ پر عقلمند اُس کو مطلق انہونی سمجھینگے *
دوسرا جواب — جب تک بني اِسرائیل کا آخري نبي ملاخي اِس دنیا میں تھا ، تب تک کسي کا مقدور نہ تھا ، کہ کلام اللہ بدل ڈالے ؛ کیونکہ اگر کوئي بھي خوفِ خدا چھوڑ کر یہہ کام کرتا ، تو ضرور وہ نبي اُسے اِلزام دے کر ملامت کرتا * مگر اُس کے صحیفہ میں کہیں یہہ خبر پائي نہیں جاتي * پھر اُس آخري نبي کے بعد ، اور ایامِ مسیح سے تین سو برس پیشتر تمام توریت ، وزبور ، ونبوت کے صحیفہ عبري زبان سے یوناني میں ترجمہ ہوکر بہت جلدیں تیار ہوئیں * سو بعد اُن ترجموں کے بھي جو کسي مقام کو بدل کیا ہوتا ، تو ضرور ہی ، کہ خلاف ترجموں کا ہوکر اُن کا یہہ عیب تمام عالم میں مشہور ہوتا * کسي کے نزدیک یہہ ممکن نہیں ، کہ یے سب جلدیں عبراني جلدوں سمیت ، جو کہ بہت ملکوں میں پھیل گئي تھیں ، سب کے سب ایک ہي مقام وایک ہي طور سے بدل ہوجاتیں * علاوہ اِس کے اگر یہود نے ایسا امرِ بد کیا ہوتا ، تو خداوند عیسیٰ مسیح ضرور اُن کي یہہ شرارت ظاہر کرتا ؛ لیکن اِنجیلِ مقدس میں کہیں یہہ خبر پائي نہیں جاتي ، کہ یہود نے کتابِ الہي کو بدل ڈالا ؛ بر خلاف اُس کے خداوند نے یوحنا کے ۵ باب ۹ و ۱۳ آیت میں یوں فرمایا ، کتابوں

باشندوں کو بہت فایدہ بخشیگا، تو إنصاف سے سوچو، کہ اُن کا کیا مطلب اور کیا فایدہ تھا، کہ اُس خبر کو اپني کتابِ مقدس سے نکالتے * ایسي شرارت ونادانی کا کام کب ہوسکتا ہی ؟ مثلاً محمدی یقین کرتے ہیں، کہ زمانِ آیندہ میں مہدي آویگا، اور اُن کي قوم کو بہت عزت دیگا؛ سو کیا ممکن ہی، کہ وے إس خبر کو بے سبب اپني کتاب سے دور کریں ؟ عقل کے خلاف ہی * إسي طرح یقین ہی، کہ یہودیوں سے یہہ کام کبھي سرزد نہ ہوا ہو * اب منصفوں سے سوال ہی، کہ جب إبراہیم کا جھوٹھہ بولنا، اور یہودا اور داؤد کا زنا کرنا، اور نوح کا نشہ میں ہونا باالکل توریت میں مندرج ہی، تو ظاہر ہوا، کہ وہ لوگ اپني کتاب کي تبدیل میں، اگر خدا سے نہ ڈرتے، تو ضرور ایسي باتوں کو ہرگز اپني کتابِ مقدس میں نہ رکھتے؛ اور جب کہ یہود نے خوفِ خدا کرکے یہہ باتیں اپني کتاب سے نہ نکالیں، تو کیا ممکن ہی، کہ ایک بزرگ نبي کي خبر کو اپني کتاب سے نکالیں ؟ ہرگز نہیں * پس، عقلمندوں اور منصف مزاجوں کے نزدیک دلیلِ قاطع بے تبدیل وبے تحریف ہونے کي یہہ ہی؛ ہاں، ضعیف الاعتقاد، اور وہ لوگ، کہ جو اپنے مطلب کے واسطے تحریف کے مدعي ہیں، سو یقین

یہہ بھي خیال کیا چاہئے، کہ مسلمان محمد کي بہت تعریف اور بزرگي کرکے اُسے سب نبیوں، بلکہ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح سے افضل بوجھتے ہیں؛ اور کہتے ہیں، کہ جو فایدہ اہلِ دنیا کو اور سب پیغمبروں سے حاصل ہوا، اُس کي نسبت زیادہ ظہورِ محمد سے * اور یہہ بھي کہتے ہیں، کہ اُس کے نبي ہونے کي خبر موسیٰ، بلکہ ابراہیم کے عہد سے مشہور ہی؛ مگر یہودیوں نے اُس کو اپني کتاب سے نکال ڈالا * پس، اگر ہم مان لیں، کہ یہود نے اُس خبر کو اپنی کتاب سے دور کیا ہو، تو سوال یہہ ہی، کہ اُن کو اُس کام سے کیا فایدہ؟ اِنصاف کا مقام ہی * کیا کوئي شخص بے سبب اپنا خون کرتا ہی؟ یا کوئي بے وجہہ اپنے بزرگوں کا نام اپنے نسب نامے سے نکالتا ہی؟ ہرگز نہیں * وے تو اِس بات پر فخر کرتے تھے، کہ خداے کریم اُن کے واسطے پیغمبروں کو بھیج کر اُن کے لئے نجات کي خوشخبریاں بھیجتا * سو دیکھو، جب اللہ تعالیٰ نے خداوند عیسیٰ مسیح کے بھیجنے کا وعدہ کیا، تو تمام یہود اِس اُمیدِ عام پر، کہ اِسرائیل کو بہت فایدہ ہوگا، اُس کے منتظر تھے؛ نہ کہ اُس خبر کو اپني کتاب سے نکالتے * سو بھي اگر اُن کي کتاب میں لکھا ہوتا، کہ ایک نبي محمد نام آویگا، جو کہ اُن کي قوم اور تمام دنیا کے

نہ کرے، کہ کس زمانے میں، یا کس شخص نے تحریف کي ہی، تو اہلِ انصاف ہرگز اُس کي تہمت کو پسند نہ کرینگے * مثلاً اگر ہنود کہیں، کہ ہمارے دسوں آوتار کي خبر قرآن میں تھي، پر محمدیوں نے اُس کو نکال ڈالا، تو محمدي اُن کي باتوں کو معتبر نہ جان کے سوال کرینگے، کہ اِس کہے کو ثابت کرو، کہ کس زمانے میں یہہ کام ہوا؟ نہیں، تو تم جھوٹے ٹھہروگے * سو اِسي طرح چاہئے، کہ محمدي اِس دعوے کو، کہ کتابِ الہي پر تحریف وتبدیل واقعہ ہوئي، ثبوت پہنچاویں؟ نہیں، تو ہر کوئي اُن کو تہمتي وحیلہ ساز کہیگا * اگر وے کہیں، کہ یہہ کام یہود سے واقعہ ہوا، تو سمجھا چاہئے، کہ ساڑھے تین ہزار برس کے عرصہ میں توریت مسطور ومشہور ہوئي؟ تب سے بہت پشتیں گذریں؟ سو میں پوچھتا ہوں، کہ کس زمانے میں یا کس یہود نے یہہ فعلِ بد کیا؟ اغلب ہی، کہ جس مورخ نے تحریف کي خبر دی ہی، اُس نے یقینا نامِ فاعل ونشانِ زمانہ بھي لکھا ہو * پھر اگر کہیں، کہ قبل آنے خداوند عیسیٰ مسیح کے تبدیل ہوئي، تو بھي پندرہ سو برس کا عرصہ باقي ہی؟ اور پھر بھي سوال ہی، کہ کس نے تحریف کي، اور کس مقام پر ہوئي؟

جانا چاهئے، که مدعي کا چار توريت بيان کرنا محض غلطي اور بهول ميں پڑنا هی؛ اِس لئے که چار نهيں هيں، اور اگر هوتيں، تو اُن سے دليل لانا فعلِ عبث هی؛ کيونکه عيسائي فقط اُس اصلي توريت پر ايمان رکهتے هيں * اور قراسيوں کا نام کسي تواريخ ميں بهي دکهلائی نه ديا؛ سو هم اُس کا جواب کيونکر لکهيں؟ شايد يهه مصنف کي ايجاد هی؛ يا اُس نے کوئي حديث، جس کي کچهه حقيقت نهيں هی، پاکے کتاب ميں درج کيا *

دوسري فصل

اِس جواب ميں، که توريت و انجيل پر تحريف واقعه نهيں هوئي *

مدعي اور سب محمدي اِس بات پر متفق هيں، که يهود وعيسائيوں نے اپني کتابِ مقدس کو بدل ڈالا؛ اور باعثِ تبديل يهه هی، که محمد کا نام اُن سے نکال ڈاليں * جواب يهه هی، که يهه امر کس زمانے ميں واقعه هوا، اور کس ملک ميں؟ جواب اِس سوال کا محمديوں پر نهايت فرض هی؛ کيونکه کچهه مشکل نهيں، که کوئي شخص اپنے غرض کے لئے ايسي تهمت لگاوے، که کتاب پر تحريف هوئي؛ مگر جب تک که صاف صاف بيان

پڑي، اور اُن کي هيکل ڈهائي گئي * جب وے اُسے پهر تعمير کرنے لگے، اور سامريوں کو، بسبب اُن کي بت پرستي کے، شريک هونے کے مانع هوئے، تب اُنهوں نے حسد سے دوسرے پهاڑ پر دوسري هيکل بنائي؛ اور اپني کمک کے لئے توريت ميں ايک بات بدلي، که جس سے معلوم هووے، که يهه وهي جگهه هی، جهاں خدا نے فرمايا تها، که ميري عبادت کرني چاهئے؛ پس، يهود کي توريت اور سامريوں کي توريت کا فقط يهي فرق هی؛ اور اُن دونوں کو مقابله کرنے سے صرف يهه حجت هوسکتي هی، که خدا کي هيکل کهاں بنانا چاهئے؛ — اور سب باتوں ميں سامري توريت هماري کتاب کے موافق هی * اور يهه تبديل موسیٰ کے مرنے کے بعد کچهه زياده پانچ سو برس کے واقعه هوئي * مگر هماري توريت اصلي حضرت موسیٰ کے وقت سے اِس دم تک محفوظ ومحروس هی * پر عيسائي اُس سامريوں کي بدلي هوئي توريت کو نهيں مانتے * سو اُنهيں معقول کرنے کے لئے يهه دليل لانا خلاف اِنصاف کے هی * مثلاً اگر بهت سے بدلے هوئے قرآن هوتے، اور هم اُن ميں سے کوئي نص نکال کر ديں، محمدي کو رد کرتے، تو اهلِ اسلام کب قايل هوتے؟ وے ضرور کهتے، که هم کو اُس سے کيا سروکار هی؟ پس،

جس حالت میں کہ یہہ کتابِ مقدس تمام اِسرائیلیوں کے پاس ساڑھے تین ہزار برس سے ، اور عیسائي کے پاس ظہورِ مسیح سے ، موجود ہی ، اور بلکہ دوہزار برس سے زبانِ یونانی میں ترجمہ ہوکر ساري قوموں میں مشہور ومعروف ہی ، تو کیا محمدي سچائي وشرم دونوں کو چھوڑ کر کہینگے ، کہ یہود وعیسائي کتابِ مقدس ، یعنے توریت کے برخلاف جلدیں رکھتے ہیں ؟ ایسا نہو *اگر کسي کو اِس بات میں شک ہووے ، تو یہودیوں سے پوچھے *

اور جوتوریت ، کہ سامریوں کے پاس ہی ، اُس کا حال یہہ ہی ، — جب کہ سلیمان کے بیٹے رہابعام کے وقت میں یہود کے بارہ فرقوں میں جدائي پڑي ، جیسا کہ سلاطین کي پہلي کتاب کے ۱۲ باب میں مذکور ہی ، اور اُن میں دس فرقہ اورشلیم کو چھوڑ کر دوسري بادشاہت ہوگئي ، اور اُن کے بادشاہ نے دو بت مقرر کئے ، کہ لوگ عبادت کے لئے اورشلیم کو جایا نہ کریں * بعد اُس کے وے لوگ محض بت پرست ہوگئے ، اور اُن کي سزا کے لئے خدانے بابل کے بادشاہ کو اُبھارا ، جو اُنھیں اسیر کر کے لیگیا ؛ فقط تھوڑے آدمي ملک میں رہ گئے ؛ اور شاہ نے اور قوموں کے لوگوں کو ، جو بت پرست تھے ، اُس میں بسایا * پھر وے اِسرائیلیوں کے ساتھہ مل کے سامري کہلائے * اِتنے یہودیوں پر بھي بپت

کو إلہام ہوا، تا کہ خداوند کا کام، اور حال، اور آنے کا مطلب، اور مرنے کا سبب تفصیلا بیان کریں * تو ثابت ہوا، کہ مدعي جہالت سے دھوکھا کھاکے إن چار صحیفوں کو چار إنجیلیں مختلف بتاتا ہی * پس، غور کیا چاہئے، کہ جب حجت اول میں یہہ حال ہی، تو آخر کیا ہوگا *

دوسرے، مدعي اُس ہي صفحہ پر لکھتا ہی، کہ توریت بھي چار ہیں؛ ایک قراسیوں کے پاس، ایک ربانیوں کے پاس، ایک سامریوں کے پاس، ایک نصرانیوں کے پاس *

جواب یہہ، کہ مصنف اُس رسالہ کا اپنے کہنے کو ثابت نہ کرکے ایک دلیل صحیح بھي نہیں لاتا؛ کیونکہ یہہ کتابیں بموجب اُس کے کہنے کے موجود ومشہور نہیں ہیں؛ اور وہ توریت، کہ جو ربانیوں اور نصرانیوں کے پاس ہی، وہ ایک ہی؛ یعنے وہي، جو حضرت موسیٰ کے وقت سے آج تک ہی، بني إسرائیل کے ہاتھہ میں ہی، جس کو اُنھوں نے اپني آنکھہ کي پتلي کي طرح بفضل الہي محفوظ رکھا؛ ہاں، شکر خداتعالیٰ کا، کہ وہي کتاب اقدس گویا آفتاب الہي کي مانند اپنے وقت ظہور سے إس دم تک بے تحریف وتبدیل چمک رہا ہی؛ اور روز حشر تک غروب نہ ہوگا * پس،

پہلي فصل

اِس حجت کے جواب میں، کہ توریت بھي چار ھیں، اور اِنجیل بھي چارھیں *

مدعي کے رسالے کے ۳ صفحہ پر مرقوم ھی، کہ نصاریٰ کہتے ھیں، کہ توریت واِنجیل بھي قرآن کي مانند تحریف سے مبرا ھیں؛ سو اِنجیلیں چار ھیں، اور چاروں باھم مختلف *

جواب یہہ، کہ اِنجیل لفظِ یوناني ھی، اور معنے اُس کے خوشخبري؛ اور اِس بات کو اگر مدعي جانتا، تو ھرگز نہ کہتا، کہ اِنجیلیں چار ھیں؛ کیونکہ حقیقت میں اِنجیل اُس تمام وثیقہ کو کہتے ھیں، کہ جو بیبلِ مقدس میں مندرج ھی، کہ جس سے نجات حاصل ھوتي ھی * اور جانا چاھئے، کہ یہہ وثیقۂ نجات، یعنے اِنجیل، کئي آدمیوں کي معرفت اِلہام سے ظاھر ھوا؛ اور اُن سب میں سے یہہ چار ھیں، کہ جن کے صحیفوں کو مسیحي اِنجیل کہتے ھیں؛ یعنے متي، ومرقس، ولوقا، ویوحنا؛ پر اُن کو عیسائي اِس لئے اِنجیل کہتے ھیں، کہ اُن میں نجات دھندۂ موعود کا مفصل بیان ھی، نہ یہہ، کہ کوئي اُن کو علحدہ علحدہ قیاس کرے * وہ تو فرد فرد اِنجیلیں نہیں ھیں، مگر چار گواہ ھیں، کہ جن

الغرض سنه ٦٢٢ عيسوي کے قريب ايک شخص ملک عرب ميں ظاهر هوا، که جس نے آپ کو نبي کهه کر ايک نيا مذهب جاري کيا، يعنے محمد؛ اور تب هي سے دين محمدي مشهور هی، اور جس طرح که محمدي مسيحيوں سے دشمني کرتے، اور اُن کو مار بهي ڈالتے آئے هيں، سو بهي ظاهر هی * تو بهي شکر الله کو، که اُن کي کوششيں باطل محض هوئيں؛ کيونکه آج تک دين عيسوي پهيلتا هي رها؛ مگر افسوس، که محمدي اِس خوشخبري پر، که حقيقي هی، اِعتقاد نه رکهه کر بالعکس اُس کے اُس کو رد کيا چاهتے هيں * چنانچه حال ميں ايک کتاب زبان اُردو کي چهاپي هوئي لکهنؤ کے چهاپے خانے کي، اِس مصنف کو ملي، که منشاء اُس کا سوائے تحقير مذهب عيسوي کے اور کچهه نه تها؛ اور لکهنے والا اُس کا آپ کو مصنف خلاصه صولة الضيغم بيان کرتا هی؛ اور کهتا هی، که يهه خلاصه اُس کا اِس لئي چهپوايا، که اُس کا هاتهه آنا هر ايک کو بسبب کثرت کے مشکل تها * حامل کلام يهه، که اُس خلاصه کا جواب ميں لکهتا هوں * خدائے برتر مهربان اپني روح القدس کو نازل کرے، که هم اور پڑهنے والے اُس کے دل کي سچائي سے مطالعه کرکے راه راست کو اِختيار کريں *

وکمر بستہ ہیں ؛ چنانچہ خاص اُس زمانہ میں ، کہ یہہ نجات دہندہ مذکور ، یعنے خداوند عیسیٰ مسیح اِس دنیا میں تھا ، تو لوگوں نے اُس کے ستانے میں قصور نہ کیا ، اور اُس کو مصلوب کرکے چاہا ، کہ اُس کے دین حق کا نشان بھي نہ رہے * پھر بعد اُس زمانے کے بھي اکثر بادشاہان روم نے عیسائیوں کے ستانے میں ایسي کوششیں کیں ، کہ سب جانتے ہیں ، اور کچھہ حاجت بیان کي نہیں ؛ پر بادشاہوں کے بادشاہ کا روم کے رئیس اور پیادے کیا کرسکتے ہیں ؟ تعجب تو یہہ ہی ، کہ اُن کي دشمني اِنجیل کے پھیل جانے کا سبب ٹھہرا ، یہاں تک ، کہ یہہ مثل تب ہي سے مشہور ہی ، کہ شہیدوں کا خون کلیسیا کا بیج ہی ؛ یعنے ستانے کے سبب سے خداوند کے شاگردوں نے اپنے وطن کو چھوڑ کے اور ملکوں میں جاکر منادي کي ؛ اور خدا کے فضل سے لاکھوں غیر ملکیوں نے مسیحي دین کو قبول کیا ؛ پر بعد اُس کے اوروں نے اِس ارادہ سے ، کہ مسیحیوں کو نجات کي راہ سے گمراہ کریں ، ہرطرح کے جھوٹھہ ، اور فریب بیان کرکے اُن کے گرد پیش کے ملکوں میں ظاہر کیا ، کہ میں مسیح اللہ ہوں ، یا نبي یا مرسل ؛ لیکن وے سب کے سب مرگئے ؛ فقط اُن کے نام تواریخوں میں لکھے ہیں *

رسالہ جواب صولتہ الضیغم میں،

موسوم بہ دافع البہتاں

---

۱۰۳ زبور — ای میری جان، خداوند کو مبارک باد کہہ: اور وہ سب، جو مجھہ میں ہو، اُس کے مقدس نام کو * خداوند کو مبارک باد کہہ، ای میری جان، اور اُس کی سب نعمتوں کو فراموش نہ کر * وہ تیرے سارے گناہوں کا بخشنے والا ہی: وہ تیری جان ہلاکت سے بچاویگا * جیسا کہ لوقا کے ۲ باب ۱۱ آیت میں ہی، آج تمہارا ایک بچانے والا پیدا ہوا: وہ مسیح خداوند ہی * سو خدا کو آسمان پر تعریف، اور زمین پر سلامتی، اور آدمیوں سے رضامندی ہووے، آمین * لیکن افسوس، ہزار افسوس! کہ جب سے یہہ خوشخبری آسمان سے سنائی گئی، تب سے منافق، اور خداوند کے مخالف، اور سچائی اور راستبازی کے دشمن، وے سب کے سب جتنے ہیں، اُس کی مخالفت وخصومت پر مستعد

صفحہ

علاوہ اُس کے اِس باب میں ظاہر ہی، کہ
مدعي خدا کے کلام سے کئي ایک مقاموں کو
اِنتخاب کرکے، کہ جن میں کسي پیغمبر کا
ذکر نہیں، اُن کو کمال زبردستي و تحکم سے
محمد کي خبر بتاتا ہی، ۶۰

پھر اُسي باب میں ظاہر کیا گیا ہی، کہ
في الحقیقت خدا کے کلام پر تبدیل واقع ہوئي،
اور فاعلِ اُس فعلِ بد کا مصنف خلاصہ
صولۃ الضیغم کا ہی، ۷۰

پانچویں فصل، خداوند عیسی مسیح کے بادشاہ
ہونے پر شامل ہی، ۷۴

چھٹھویں فصل، جہاد کي بابت میں، ۸۳

ساتویں فصل، محمد کے معجزوں کے جواب میں، ۸۸

آٹھویں فصل، توحید و تثلیث پر شامل ہی* ۱۰۳

نویں فصل، نسخ و منسوخ کے جواب میں، ۱۳۹

فہرست

صفحہ

پہلي فصل، اِس حجت کے جواب میں، کہ
توریت چار ہیں، و اِنجیل بھي چار ہیں ۴

دوسري فصل، اُس کے ثبوت کے جواب میں،
کہ توریت و اِنجیل پر تحریف واقعہ نہیں
ہوئی، ۸

تیسري فصل، اُن آیتوں کے جواب میں، کہ جن
کو وہ مصنف مختلف گمان کرتا ہی، ۴۲

چونھي فصل، اُن آیتوں کے جواب میں، کہ جن
کو وہ مصنف محمد کے حق میں پیشین
گوئیاں بتلاتا ہي، ۲۴

ظاہر کیا گیا ہی، کہ مدعي نے محض زبر
دستي و تحکم سے بعضی آیتوں کو، کہ جو
خداوند عیسیٰ مسیح سے نسبت رکھتي ہیں،
محمد کا اِشارہ بتلایا ہی، اور اُسي باب میں
فارقلیط کا بیان ہی، ۵۵

ANSWER

TO

SAULAT UZ ZAIGAM.

BIBLIOTHECA
REGIA
MONACENSIS.

ANSWER

TO

SAULAT UZ ZAIGAM.

رساله جواب صولة الضيغم مين

موسوم

به دافع البهتان

پادري رانكين صاحب كي تصنيف

اِله آباد مشن پريس مين

سنه ١٨٤٥ ع

ANSWER

TO

SAULAT UZ ZAIGAM.

زساله جواب صولة الضيغم ميں

موسوم

به دافع البهتان

پادري رانكين صاحب كي تصنيف

اله آباد مشن پريس ميں

سنه ١٨٤٥ ع

BUCHBINDE
LEO HUENA
MÜNC

BSB Bayerische StaatsBibliothek
MDZ Münchener DigitalisierungsZentrum Digitale Bibliothek

Answer to Saulat uz Zaigam, Risala Ischawabi Saulat uz Zaigam (v. Ranken.) od. Ranguin

Allahabad 1845

A.or. 2750
urn:nbn:de:bvb:12-bsb10250378-8